

طالبان معرفت اور تشنگان طریقت کے لئے رہنما اصول

رسالۃ المسٹر شدین  
اردو ترجمہ

# نصاب المریدین

امام ابو عبد اللہ حارث بن اسد المحاسبی رضی اللہ عنہ  
(متوفی 273 ہجری)

کتاب محلّ

عطاء سسی مظہری  
پی ایچ ڈی اسکالر



طالبان معرفت اور تشنگان طریقت کے لئے رہنما اصول

رسالة المسترشدين

اردو ترجمہ

# نصاب المریدین

امام ابو عبد اللہ حارث بن اسد المحاسبی رضی اللہ عنہ  
(متوفی 273 ہجری)

مترجم:

عطاء المصطفیٰ مظہری

پی ایچ ڈی اسکالر

کتاب محلّ

11-288360

DATA ENTERED

# جملہ حقوق ترجمہ بحق مترجم محفوظ ہیں

نام کتاب: نصاب المریدین

مصنف: امام ابو عبد اللہ حارث بن اسد المحاسبی رضی اللہ عنہ

مترجم: عطاء المصطفیٰ مظہری

سن طباعت: ۲۰۱۷ء

قیمت: 300/-

297-62  
ع 155  
159329  
را

## کتاب میل

نئی و پرانی عربی، فارسی، اردو اور انگریزی کتب کا مرکز  
اپنی کتابیں پرنٹ کروانے کیلئے رابطہ فرمائیں  
مسودہ دیں تیار کتاب لیں

0300-4827500, 0321-8836932  
0348-4078844, 0311-7004893

در بار مارکیٹ لاہور

## انتساب

سلطان العلماء، استاذ الاساتذہ

حضرت صاحبزادہ محمد عبدالمالک چشتی نظامی مدظلہ عالی

(مہتمم دارالعلوم جامعہ اکبریہ، میانوالی)

کے نام

مولانا محمد عظیمی

مَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا  
وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا  
وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا  
وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ

## فہرست مضامین

صفحہ	عنوان
۹	پیش لفظ
۱۱	تعارف مصنف
۱۹	مقدمۃ الکتاب
۲۱	معرفت خدا اور صاحبان عقل
۲۲	صوفیہ کا نصاب العمل: کتاب و سنت کی پاسداری
۲۴	نیت: اساس عمل
۲۶	محاسبہ نفس
۲۷	مصائب و آلام پر صبر کی روش
۲۹	فقر و غنا اور تقسیم خدا
۳۰	واعظ بے عمل کا وبال
۳۱	بہترین مجالست
۳۳	ناصحانہ اسلوب و طریق کی فضیلت
۳۴	تصور خیر و شر
۳۵	فکر آخرت اور اس کے ثمرات
۳۷	امور دینیہ میں جنگ و جدال سے اجتناب
۳۸	خواہشات نفسانی اور ان سے اجتناب
۴۰	قرب خدا کے حصول کا ذریعہ

۴۱	مختصر مگر جامعیت سے بھرپور نصح
۴۲	علم بصیرت سے حصول عرفان
۴۳	معرفت خداوندی اور عقل و علم کا رابطہ
۴۴	اصول احوال کی اساس
۴۵	سالکان طریقت کیلئے راہنما اصول
۴۷	خصائل حمیدہ تک رسائی کا ذریعہ
۴۹	خاصانِ خدا کے اوصاف
۵۱	امراض قلب، اسباب اور علاج
۵۲	فساد قلب کا بنیادی سبب
۵۳	قبولیت توبہ کی شرائط
۵۴	حواس سبعہ اور ان کے فرائض
۶۰	نصاب صوفیہ پر عمل کا طریقہ کار
۶۶	محاسبہ نفس ذریعہ نجات
۷۰	قربت خدا کا راستہ
۷۲	احوال و مقامات صوفیہ
۷۷	خوف و خشیت کا تقاضا
۷۸	تصور محبت کی تفہیم
۸۰	مراقبہ کا حصول



## پیش لفظ

الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على سيد الانبياء والمرسلين

اما بعد! فعوذ بالله من الشيطان الرجيم

بسم الله الرحمن الرحيم

امام ابو عبد اللہ حارث بن اسد المحاسبیؒ کا شمار متقدمین صوفیہ میں کیا جاتا ہے اور آپ کو علم تصوف پر تصنیف و تالیف کا کام کرنے والے اولین لکھاریوں میں شامل کیا جاتا ہے۔ آپ امام احمد بن حنبلؒ کے ہم عصر تھے اور امام احمد بن حنبلؒ نے بعض دفعہ آپ کی مجالس و وعظ و تذکیر میں شرکت بھی کی تھی۔ امام سبکیؒ نے آپ کی دو سو کتابیں شمار کی ہیں۔ امام غزالیؒ نے آپ کی تصانیف سے بہت زیادہ استفادہ کیا ہے۔

جہاں تک زیر نظر ”رسالة المستر شدين“ کا تعلق ہے اسے امام محاسبیؒ کی انتہائی اہم تالیفات میں ذکر کیا جاتا ہے ترجمہ و تحقیق کے لیے ہم نے اپنے پیش نظر اس نسخہ کو رکھا ہے جس پر تحقیق و تعلق کا کام شیخ عبدالفتاح ابو عذرة نے کیا ہے۔ رسالة المستر شدين پہلی مرتبہ تحقیق و تخریج کے ساتھ ۱۹۶۴ء میں حلب سے شائع ہوا جبکہ پانچویں مرتبہ یہ ۱۹۸۳ء میں قاہرہ سے شائع ہوا۔ ہمارے پیش نظر مکتب المطبوعات الاسلامیہ، حلب کا شائع کردہ نسخہ ہے۔ شیخ عبدالفتاح نے اس رسالة المستر شدين پر تحقیق و تخریج کے کام میں شرح و بسط سے کام لیا ہے۔ انھوں نے

بعض مقامات اور مباحث پر اس قدر تفصیل سے کلام کیا ہے کہ انھیں دیکھ کر اگر اسے شرح الرسالۃ المستر شدین کہا جائے تو بیجا نہ ہوگا۔ بعض مباحث کی طوالت کی وجہ سے شیخ حارث المحاسبی کے اختیار کردہ مضامین سطح ذہن سے اوچھل ہو جاتے ہیں۔ بہر حال احادیث کی تحقیق و تخریج میں شیخ عبدالفتاح کی محنت قابل ستائش ہے۔ راقم الحروف نے صرف ”رسالہ“ کے اصل متن کے ترجمہ پر اکتفا کیا ہے اور احادیث کی تخریج میں شیخ عبدالفتاح کی تحقیقات پر اعتماد کیا ہے۔ اور جہاں تک ذیلی عنوانات کا تعلق ہے تو وہ قارئین کی سہولت کے لیے مترجم کی طرف سے ہیں۔

آخر میں انتہائی قابل احترام جناب محمد فہد صاحب کا مشکور ہوں کہ انھوں نے ادارہ کتاب محل کے ذریعے الرسالۃ المستر شدین کی اشاعت کا اہتمام کیا ہے۔ اللہ پاک ان کے علم و عمل اور جان و مال میں برکت عطا فرمائے۔

عطاء المصطفیٰ

پی ایچ ڈی اسکالر

0332-7664592



## تعارف مصنف

طائفہ محاسبیہ کے سرخیل، امام ابو عبد اللہ حارث بن اسد المحاسبی بصرہ میں پیدا ہوئے، آپ امام احمد بن حنبل کے معاصرین میں سے ہیں، کثرت محاسبہ کی وجہ سے ”محاسبی“ کے لقب سے مشہور ہوئے، تاریخ ولادت معلوم نہ ہو سکی مگر تاریخ وفات ۲۴۳ ہجری ہے اور بغداد میں آپ کا مزار ہے، آپ کے حالات زندگی الرسالة القشیریہ، طبقات الصوفیہ لسلیمی، کشف المحجوب، نفحات الانس، طبقات الشافعیہ الکبریٰ السبکی وغیرہ میں تفصیلاً ذکر کیے گئے ہیں، آپ شافعی المذہب تھے جس کی تصریح امام تاج الدین السبکی الشافعی نے کی ہے۔ امام محاسبی فقہ، حدیث، تصوف اور علم کلام کے امام مانے جاتے ہیں، حجۃ الاسلام امام محمد بن محمد الغزالی نے آپ کی تصانیف سے بہت استفادہ کیا، حافظ ابن حجر عسقلانی نے النکت علی کتاب مقدمۃ ابن الصلاح میں شیخ محاسبی کو علم حدیث و کلام کا امام کہا ہے۔

شیخ ابوالقاسم عبدالکریم بن ہوازن القشیری آپ کے حالات کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

”آپ کے متعلق بیان کیا جاتا ہے کہ آپ کو والد کی طرف سے بطور وراثت ستر ہزار درہم ملے، لیکن آپ نے ان میں سے کچھ نہ لیا، اس کی وجہ یہ بتائی جاتی ہے کہ آپ کے والد تقدیر کے منکر تھے لہذا آپ نے اس میراث کو لینا خلاف تقویٰ جان کر چھوڑ دیا، زہد و تقویٰ کی بدولت اللہ پاک نے آپ کو وہ مقام

عطا فرمایا تھا کہ جب آپ ایسے کھانے کی طرف ہاتھ بڑھاتے جس میں شبہ ہوتا تو آپ کی انگلیوں پر پسینہ حرکت کرنا شروع کر دیتا اور آپ وہ شے کھانے سے رک جاتے، حضرت ابو عبد اللہ بن خفیف فرمایا کرتے کہ ہمارے مشائخ صوفیہ میں سے پانچ کی اقتداء و پیروی کرو اور دیگر کو ان کے حال پر چھوڑ دو، وہ پانچ درج ذیل ہیں۔

حضرت حارث المحاسبی، شیخ جنید بغدادی، شیخ رویم، شیخ ابو العباس بن عطا، شیخ عمرو بن عثمان مکی رحمہ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین۔

صوفیہ میں آپ سے منسوب طائفہ محاسبیہ کا تعارف کراتے ہوئے حضرت علی بن عثمان معروف بہ داتا گنج بخش علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

اما المحاسبیہ تولى محاسبیان بابی عبد الله الحارث بن اسد المحاسبی است رضى الله عنه ودى باتفاق هم اهل زمانه خود مقبول النفس و مقتول النفس بود و عالم بعلوم اصول و فروع و حقایق و سخن وی اندر تجرید توحید بود بصحت معاملات ظاہری و باطنی و نادرۃ مذهب وی آنست کہ رضارا از جمله مقامات نیوید و پوید کہ آن از جمله احوال است

”طائفہ محاسبیہ کی نسبت حضرت ابو عبد اللہ حارث بن اسد المحاسبی رضی اللہ عنہ سے ہے وہ باتفاق مقبول النفس اور مقتول النفس (قاطع النفس) تھے، آپ کا علم حقائق توحید خالص اور اس کے اصول و فروع کو بیان کرتا ہے، آپ کے معاملات ظاہری و باطنی درست تھے، آپ کے مذہب کی خصوصیت یہ ہے کہ آپ ”رضا“ کو مقامات کے بجائے احوال میں شمار فرماتے تھے۔“

آپ ظاہری و باطنی علوم سے آراستہ و پیراستہ تھے اور آپ میں اخلاق و

مروت کا مادہ کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا اور آپ کی تصانیف بھی بہت سی موجود ہیں۔  
 شیخ فرید الدین عطار نے تذکرۃ الاولیاء میں آپ کے حالات میں حسب  
 ذیل امور کا ذکر کیا ہے۔

جب بھی آپ کسی مشتبہ کھانے کی جانب ہاتھ بڑھاتے تو انگلیاں شل ہو  
 جاتی تھیں، جس کی وجہ سے آپ کو کھانے کے اشتباہ کا پتا چل جاتا تھا۔ چنانچہ آپ  
 ایک مرتبہ بھوک کی حالت میں جنید بغدادی کے ہاں پہنچے اور وہاں اتفاق سے کسی  
 شادی میں سے کھانا آیا ہوا تھا۔ لہذا جب وہ کھانا حارث محاسبی کے سامنے پیش کیا  
 گیا تو ہاتھ بڑھاتے ہی انگلیاں شل ہو گئیں۔ لیکن بطور تواضع ایک لقمہ آپ نے  
 منہ میں رکھ ہی لیا اور جب وہ حلق سے نیچے نہ اترتا تو باہر جا کر اگل دیا اور وہیں سے  
 رخصت ہو گئے، پھر کچھ عرصہ کے بعد حضرت جنید سے ملاقات ہوئی اور انہوں نے  
 گذشتہ واقعہ کے بارے میں آپ سے دریافت کیا تو آپ نے فرمایا کہ مجھ پر خدا  
 کا کرم ہے جب میرے سامنے مشتبہ کھانا آتا ہے تو ہاتھ بڑھاتے ہی انگلیاں شل  
 ہو جاتی ہیں۔ چنانچہ اس روز بھی یہی ہوا لیکن دل شکنی کے سبب میں نے ایک لقمہ  
 منہ میں رکھ لیا مگر وہ حلق سے نیچے نہ اتر سکا اور مجھ کو باہر جا کر اگل دینا پڑا۔ لہذا آپ  
 بتائیے کہ وہ کھانا کہاں سے آیا تھا؟ حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: پڑوسی کے  
 یہاں سے شادی کی تقریب سے آیا تھا۔ پھر حضرت جنید نے اصرار فرمایا کہ آج  
 میرے ہمراہ تشریف لے چلئے پھر آپ کو گھر لے جا کر جو کی خشک روٹی آپ کے  
 سامنے رکھ دی اور آپ نے شکم سیر ہو کر فرمایا کہ فقراء کی تواضع اس طرح کی جاتی ہے۔

ارشادات و اقوال

☆ آپ فرمایا کرتے تھے کہ ابتدا میں جب کسی کو نماز پڑھنے پر فخر کرتے دیکھتا  
 تو یہ شبہ ہوتا کہ نہ جانے اس کی نماز قبول بھی ہوئی یا نہیں لیکن اب یقین کے ساتھ

کہہ سکتا ہوں کہ ایسے شخص کی نماز ہرگز قبول نہیں ہوتی۔

☆ اور فرمایا: مراتب عالیہ کے حصول کے لیے چند خصائل کا ہونا ضروری ہے

اور وہ یہ ہیں:

کبھی قسم نہ کھائے۔ کبھی دروغ گوئی سے کام نہ ہے۔ وعدہ کر لینے کے بعد اس کو ایفاء کرے۔ کسی سے بدلہ نہ لے۔ کسی کے لیے بدو عانہ کرے اور کسی کے کفر و نفاق پر شاہد نہ بنے۔ گناہ سے کنارہ کش ہو کر ظاہری و باطنی کسی طرح بھی قصد گناہ نہ کرے۔ لالچ کو ختم کر کے لوگوں سے ناامید رہے۔ سب کو اپنے سے زیادہ بہتر تصور کرتے ہوئے کسی جاہ و مرتبت کا خواہاں نہ ہو اور اگر کوئی ان تمام چیزوں پر عمل پیرا ہو جائے تو انشاء اللہ اس کے لیے سود مند ثابت ہوگا۔

☆ قرب الہی کی منزل میں قلب علم کا رقیب بن جاتا ہے۔

☆ احکام الہی کی بجا آوری کا نام صبر ہے۔

☆ مصائب پر شا کر رہنے اور ان کو منجانب اللہ تصور کرنے کا نام تسلیم ہے۔

☆ خدا کے دشمنوں سے انقطاع تعلق کا نام حیا ہے۔

☆ ترک دنیا کا نام حب الہی ہے۔

☆ محاسبہ کے ڈر سے گناہ نہ کرنے کا نام خوف ہے۔

☆ مخلوق سے فرار کا نام انس خالق ہے۔

☆ جو مخلوق کے برا سمجھنے پر بھی اظہار مسرت کرے اس کو صادق کہا جاتا ہے۔

☆ بذریعہ ریاضت نفس کو پاکیزہ بنانے سے راہ راست مل جاتی ہے۔

☆ جو شخص دنیا ہی میں جنتوں کی نعمت کا طلبگار ہو اس کو صالح اور قانع لوگوں

کی صحبت اختیار کرنی چاہیے۔

☆ عارفین خندق رضا میں اتر کر اور بحر صفا میں غوطہ زنی کر کے وفا کے موتی

حاصل کر لیتے ہیں اور پھر حجاب خفا میں واصل باللہ ہو جاتے ہیں۔ شفقت و وفا کے حصول کے بعد اس سے فوائد حاصل کر لیتے ہیں اور میں محروم ہوں۔

☆ آپ کوئی کتاب لکھ رہے تھے کہ کسی درویش نے عرض کیا کہ معرفت الہی کا حق بندے پر ہے یا بندہ کا حق اللہ پر؟ اگر معرفت الہی بندہ خود حاصل کرتا ہے تو اس طرح بندے کا حق خدا پر ثابت ہوگا اور بندے کا حق خدا پر ثابت کرنا حرام ہے اور اگر بندے کی معرفت پر اللہ کا حق ہے تو یہ بھی صحیح نہیں کیوں کہ ایسی شکل میں بندے کو اللہ تعالیٰ کے حق کا حق ادا کرنا چاہیے؟ اس منطقی تقریر کا مفہوم سمجھ کر آپ نے کتاب لکھنا بند کر دیا، اس کے علاوہ یہ خیال بھی پیدا ہوا کہ جب معرفت اللہ ہی کا حق ہے تو معرفت کے باب میں کوئی کتاب تصنیف کرنا لغو ہے اور اللہ تعالیٰ کا بھی یہی ارشاد ہے کہ إِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ وَلَكِنَّ اللَّهَ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ (القصص ۵۶) یعنی اے نبی! آپ اپنے کسی محبوب شخص کو ہدایت نہیں کر سکتے، بلکہ اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے، ہدایت دیتا ہے۔ پھر دوسرا خیال آپ کو یہ بھی پیدا ہوا کہ اللہ کی معرفت کا حق بندے پر ہی ہے اس لیے کہ اسی نے بندے کو معرفت کی توفیق دی لہذا بندے کو اس کا حق ادا کرنا چاہیے، اس خیال کے ساتھ ہی آپ نے پھر دوبارہ اپنی تصنیف شروع کر دی۔

وفات

انتقال کے وقت آپ کے پاس ایک درہم تک نہیں تھا، جب کہ بہت سی زمین اور جائیداد آپ کو بطور ترکہ حاصل ہوئی تھی۔ لیکن جیسا کہ ہم اوپر بیان کر چکے ہیں شریعت کی پیروی کی وجہ سے تمام تر کہ بیت المال میں جمع کر کے خود کچھ بھی نہیں لیا اور فقر و فاقہ کے عالم میں آپ دنیا سے رخصت ہو گئے۔ بغداد میں وصال ہوا اور وہیں مزار مبارک ہے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُونَ

## تالیفات حسنہ

امام تاج الدین السبکی الشافعیؒ نے آپ کی تصانیف کی تعداد دو سو سے زیادہ ذکر کی ہیں، چند مشہور تصانیف درج ذیل ہیں:

- ☆ الرعاية لحقوق اللہ عزوجل۔
- ☆ التوہم۔
- ☆ رسالۃ المسترشدين۔
- ☆ رسالۃ الوصایا۔
- ☆ شرح المعرفة۔
- ☆ بدء من اناب الى اللہ تعالیٰ۔
- ☆ المسائل فی الزہد۔
- ☆ المسائل فی اعمال القلوب والجوارح۔
- ☆ ماهیة العقل ومعناه واختلاف الناس فیہ۔
- ☆ البعث والنشور۔
- ☆ کتاب فی الدماء۔
- ☆ کتاب فی التفکر والاعتبار۔
- ☆ رسالۃ المراقبہ۔
- ☆ التبیہ علی اعمال القلوب فی الدلالة علی وحدانیۃ اللہ۔
- ☆ کتاب العظمتہ۔
- ☆ القصد والرجوع الى اللہ تعالیٰ۔
- ☆ کتاب النصائح۔
- ☆ مختصر کتاب فہم الصلوۃ۔



☆ کتاب الرضاء۔

☆ فہم القرآن۔

☆ فہم السنن۔

یہ فہرست شیخ عبدالفتاح ابو غدة کی تحقیق کردہ ہے جب کہ شیخ علی بن عثمان المعروف داتا گنج بخش نے آپ کی ایک کتاب ”کتاب الرغایب“ نامی بھی ذکر کی ہے۔





بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

## مقدمۃ الكتاب

تمام خوبیاں، قدیم اول اور جلیل واحد ذات، اللہ عز وجل کے لیے ہیں جو شبیہ و نظیر سے پاک ہے، میں اس کی ایسی حمد و ستائش (کی سعی) کرتا ہوں جو اس کی تمام نعمتوں کو پوری ہو اور اس کے تمام انعامات کے حق کو ادا کر سکے۔

اور گواہی دیتا ہوں کہ اللہ رب العزت کے علاوہ کوئی (دوسرا) معبود نہیں، وہ یکتا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، یہ اس کی گواہی جو اس کی ربوبیت کو جانتا ہے اور اس کی جو اس کی وحدانیت کی معرفت سے آشنا ہے اور گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اس کے (محبوب) بندے اور رسول ہیں، آپ ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے اپنی وحی کے لیے منتخب فرمایا اور آپ ﷺ پر ہی سلسلہ نبوت ختم فرمایا اور آپ ﷺ کو ہی تمام مخلوقات کے لیے رحمت قرار دیا۔

ارشاد خداوندی ہے:

”لِيَهْلِكَ مَنْ هَلَكَ عَنْ بَيِّنَةٍ، وَيُحْيِي مَنْ حَيَّ عَنْ بَيِّنَةٍ“<sup>۱</sup>  
ترجمہ: ”کہ جو ہلاک ہو تو دلیل سے ہلاک ہو اور جو زندہ رہے تو دلیل سے زندہ رہے۔“





## معرفت خدا اور صاحبانِ عقل

اور اللہ رب العزت نے اپنے مومن بندوں میں سے صاحبانِ عقل کا انتخاب فرمایا، وہی اُس کی ذات کی معرفت اور اُس کے امر کی پہچان رکھتے ہیں، اور انہیں وفا شعاری، اخلاقِ حسنہ، خوف اور خشیتِ الہی (جیسی صفات) سے متصف فرمایا۔

فرمان خداوندی ہے:

”انَّمَا يَتَذَكَّرُ أُولُو الْأَلْبَابِ الَّذِينَ يَوْفُونَ بَعْدَ اللَّهِ وَلَا يَنْقُضُونَ الْمِيثَاقَ وَالَّذِينَ يَصِلُونَ مَا أَمَرَ اللَّهُ بِهِ أَنْ يَوْصَلَ وَيُخَشُونَ رَبَّهُمْ وَيَخَافُونَ سُوءَ الْحِسَابِ“ ۱

ترجمہ: ”اور نصیحت تو صاحبانِ عقل ہی مانتے ہیں، اور وہ جو اللہ کا عہد پورا کرتے ہیں اور قول باندھ کر پھرتے نہیں، اور جس کے جوڑنے کا اللہ نے حکم دیا ہے اسے جوڑتے ہیں اور اپنے رب سے ڈرتے ہیں اور حساب کی برائی سے اندیشہ رکھتے ہیں۔“



## صوفیہ کا نصاب العمل: کتاب و سنت کی پاسداری

لہذا اللہ پاک نے جس کا شرح صدر کیا، تصدیق کو اس کے قلب میں پیوست کیا تو وہ (خدا کو پانے کے لیے) اس وسیلہ و ذریعہ کی طرف راغب ہوا۔ تو (ایسے) صاحبانِ فکر و دانش کے لیے اللہ پاک نے بطور نصاب، کتاب اللہ میں بیان کردہ شرعی حدود و قیود کی پاسداری، سنتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت اور ہدایت یافتہ آئمہ کے اجماعی امور کی رعایت کو لازم کر دیا اور اسی (منہج) کو اس صراطِ مستقیم سے تعبیر کیا جس کی طرف اپنے بندوں کو دعوت دیتے ہوئے اللہ پاک نے ارشاد فرمایا:

”وَ اِنَّ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمًا فَاتَّبِعُوْهُ ، وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيْلِهِ ذٰلِكُمْ وَصَّوْاكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ“ ۱

ترجمہ: ”بے شک یہ میرا سیدھا راستہ ہے، اس پر چلو، کسی دوسرے راستے کی اتباع نہ کرو جو تمہیں راہ خدا سے جدا کر دیں گے، یہ تمہیں حکم فرمایا شاید کہ تم تقویٰ اختیار کرو“

رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”عَلَيْكُمْ بِسُنَّتِيْ وَ سُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ مِنْ بَعْدِي ، عَضُّوا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِدْ“ ۲

ترجمہ: ”تم میرے بعد میری سنت اور خلفائے راشدین کی سنت کو لازم پکڑ لینا، اور ان کے طریقے کو مضبوطی کے ساتھ دانتوں سے پکڑ لینا۔“

۱- سورة النعام: ۱۵۳۔

۲- یہ حدیث مبارکہ درجہ حسن صحیح میں ہے اور اس کو امام احمد نے مسند میں امام ترمذی نے سنن میں روایت کیا۔

امام ابو عبد اللہ حارث المحاسبی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:  
تجھے اس بات کا ادراک ہونا چاہیے کہ کتاب اللہ کے معاملہ میں تجھ پر فرض ہے:

☆ وعدہ (ثواب) اور وعید (عذاب) کے معاملہ میں خوف اور امید کی کیفیت میں رہنا۔

☆ متشابہ امور پر ایمان رکھنا۔

☆ قرآن کے واقعات اور مثالوں پر اعتماد کرنا لہذا اگر تو نے (مذکورہ بالا) امور کو اختیار کیا ہے تو پھر تو حقیقتاً جہالت کی اندھیرنگری سے نورِ علم کی طرف، اور مصیبتِ شک سے راحتِ یقین کی طرف آیا ہے۔

اللہ جل شانہ نے ارشاد فرمایا:

”اللَّهُ وَلِيُّ الَّذِينَ آمَنُوا يُخْرِجُهُم مِّنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ“<sup>۱</sup>

ترجمہ: اللہ تعالیٰ مسلمانوں کا والی، انہیں اندھیروں سے نور کی طرف نکالتا ہے۔

وہی اہل فکر و دانش اس امتیاز کو برقرار رکھتے اور اللہ پاک کے لیے اس میں رغبت ظاہر کرتے ہیں جنہوں نے احکام ظاہر پر عمل کیا اور خود کو شبہات سے محفوظ رکھا۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”الْحَلَالُ بَيْنَ، وَالْحَرَامُ بَيْنَ، وَبَيْنَ ذَلِكَ أُمُورٌ مُّتَشَبِهَاتٌ“<sup>۲</sup>

ترجمہ: ”حلال ظاہر ہے اور حرام ظاہر ہے اور ان دونوں کے

درمیان کچھ مشتبہ چیزیں ہیں“

امور مشتبہ کو ترک کرنا اختیار کرنے سے بہتر ہے۔

۱- سورة البقرة: ۲۵۷ - ۲- بروایت حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ یہ حدیث مبارکہ مسند

احمد، بخاری و مسلم، ابوداؤد، ترمذی و ابن ماجہ میں ہے۔

## نیت: اساس عمل

امام حارث المحاسبی فرماتے ہیں:

نیت میں تفکر کر اور ارادے کی خوب معرفت حاصل کر کیونکہ جزا تو نیت

ہی کے مرہون منت ہے، محبوب خدا ﷺ نے فرمایا:

”إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ : وَإِنَّمَا لِكُلِّ أَمْرٍ مَّا نَوَى“ ۱

ترجمہ: اعمال کا مدار صرف نیتوں پر ہے اور ہر شخص کے عمل کا ثمرہ وہی ہوگا جس کی اس نے نیت کی۔

”خوف خدا کو اپنے اوپر لازم کر لو۔“

رسول پاک ﷺ نے فرمایا:

”الْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ النَّاسُ مِنْ يَدِهِ وَلسَانِهِ ، وَالْمُؤْمِنُ مَنْ أَمِنَ

النَّاسِ بِوَأَثْقَهُ“ ۲

ترجمہ: ”مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے

لوگ بچے رہیں اور مومن وہ ہے جس کے شر اور مصیبت سے

لوگ محفوظ رہیں۔“

۱- بخاری و مسلم نے صحیحین میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔

۲- یہ روایت قدرے مختلف الفاظ سے دیگر کتب حدیث میں بھی ہے، امام احمد، نسائی، ترمذی، حاکم اور

ابن حبان نے ان الفاظ کے ساتھ روایت کیا: ”الْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَ يَدِيهِ،

وَالْمُؤْمِنُ مَنْ أَمِنَهُ النَّاسُ عَلَى دِمَائِهِمْ وَ أَمْوَالِهِمْ“



حضرت ابو بکر الصدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

”اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو اطاعت کے ذریعے اور اس کی اطاعت کرو  
خوف کے پیش نظر، اپنے ہاتھوں کو مسلمانوں کے خون سے رنگین نہ کرو، اپنے  
پیٹوں کو ان کے اموال سے اور اپنی زبانوں (کے شر سے) ان کی عزت و ناموس  
کو محفوظ رکھو۔“



## محاسبہ نفس

تمام خواطر و تصورات میں نفس کی نگرانی کرتے رہو، ہر سانس میں دھیان و گیان خدا کی طرف رکھو۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

”تم لوگ اپنے نفس کا محاسبہ کرو اس سے پہلے کہ تمہارا حساب لیا جائے اور (اعمال نفس) کا موازنہ کرو اس سے قبل کہ تمہارے اعمال کا وزن کیا جائے اور خود کو بڑی پیشی کے لیے تیار رکھو، کہ جس دن کوئی چھپنے والی جان چھپ نہ پائے گی۔“ ا

دین کے معاملہ میں خدا سے ڈرتے رہو، تمام معاملات میں اسی سے امید رکھو، اور جو مصیبت تمہیں درپیش ہو اس پر صبر کرو۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا:

”اپنے گناہ کے علاوہ کسی سے خوفزدہ نہ ہو، اور نہ رب کے علاوہ کسی سے امید رکھ، جس بات کا تجھے علم نہیں کسی سے اس کے بارے میں پوچھ کر علم حاصل کرنے کے معاملہ میں شرم نہ کر، اور اگر تجھ سے کسی ایسی بات کے بارے میں سوال ہو جس کا تجھے علم نہیں تو بغیر کسی شرمندگی کے کہہ دے لا اعلم میں نہیں جانتا“

۱۔ امام ترمذی نے سنن میں ”ابواب صفة القيامة“ میں تعلیقا حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے حسب ذیل الفاظ سے یہ فرمان نقل کیا ہے: ”حاسبوا انفسکم قبل ان تحاسبوا، و تزینوا للعرض

الاکبر، و انما يخف الحاسب يوم القيامة على من حاسب نفسه في الدنيا“



## مصائب و آلام پر صبر کی روش

امام ابو عبد اللہ حارث المحاسبی فرماتے ہیں:

تجھے اس بات کا علم ہونا چاہیے

کہ صبر ایمان کے لیے ویسے ہی ہے جیسے جسم کے لئے سر، لہذا جب سر جدا ہوتا ہے تو دھڑ ختم ہو جاتا ہے اور جب تو ایسی بات سنے جو تیری عزت و آبرو کے پیرا، ہن کو تارتا کر کے تجھے غضب میں مبتلا کرے تو تو معاف کر اور درگزر کرنے کی روش اختیار کر کہ یہ عزم و ہمت والے کاموں میں سے ہے۔

حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

”خدا سے ڈرنے والا کبھی بھی غیض و غضب کے ذریعے خود کو سامان راحت و فرحت مہیا نہیں کرتا اور جس کو دولت تقویٰ نصیب ہو جائے وہ کبھی خواہشات کا پجاری نہیں بنتا اور اگر قیامت کا دن نہ ہوتا تو دنیا کا منظر نامہ مختلف ہوتا۔“

اپنی حالت کی نگہبانی کرتے رہو، دوسروں کی عیب جوئی کرنے کے بجائے اصلاح نفس میں مشغول رہو، جیسے کہا جاتا ہے کہ کسی شخص کے برا ہونے کے لیے کافی ہے کہ لوگوں کی ایسی باتوں کے اظہار کا خواہش مند ہو کہ جن کے متعلق اپنے بارے میں اخفا کا قائل ہو، اور لوگوں کی ایسی باتوں کو ناپسند کرے جو خود اس میں موجود ہوں۔ اپنے مصاحب کو اذیت سے دوچار کرے اور لوگوں سے فضول گفتگو کرے۔

ترک تدبیر کرتے ہوئے اپنی عقل کو (مشیت) خدا کے لیے استعمال کرو  
اور صرف مقادیر کے معاملہ میں اللہ پاک سے استعانت طلب کرتے رہو۔  
حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم فرماتے ہیں:

”اے ابن آدم مال و دولت (کے ملنے پر) تکبر میں مبتلا نہ ہو اور نہ فقر و  
فاقہ (کی صورت میں) مایوس ہو اور نہ ہی مصائب سے غمزدہ ہو اور نہ آسودگی  
حیات پر خوش ہو، بہر حال سونے کو آگ میں ڈال کر جانچا جاتا ہے لہذا مرد صالح  
کی پرکھ بھی مصائب کے ذریعے ہوتی ہے۔ ا

تجھے تیری مراد ترک شہوات کے ذریعے حاصل ہوگی اور تو اپنی امیدوں  
تک رسائی ناپسندیدہ امور پر صبر کے ذریعے حاصل کرے گا اور جو تجھ پر فرض ہے  
اس کی رعایت و حفاظت میں خوب خوب مجاہدہ کر اور رب کے ارادہ و مشیت پر  
راضی رہ۔



۱۔ اس مفہوم سے مشابہ حدیث مبارکہ امام حاکم نے المستدرک میں حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے  
روایت کی ہے، جس کے الفاظ حسب ذیل ہیں: ”ان اللہ لیجرب احدکم بالبلاء وهو اعلم به  
كما یجرب احدکم ذہبہ بالنار“

## فقر و غنا اور تقسیمِ خدا

حضرت عبداللہ بن مسعود نے فرمایا:

”رب کی تقسیم پر راضی ہو جاؤ لوگوں سے بڑھ کر غنی ہو جاؤ گے، رب کے حرام کردہ کاموں سے مجتنب رہو، لوگوں سے زیادہ متقی و پرہیزگار بن جاؤ گے، اور رب کے دیئے گئے احکام و فرائض کو اختیار کرو لوگوں سے بڑھ کر تمہیں زہد و عبادت کی دولت عطا ہوگی“

اپنے رحیم (و کریم) آقا کی شکایت اس سے مت کر جو تجھ پر رحم نہیں کرتا، اللہ پاک سے مدد طلب کرتے رہو تم خاصانِ خدا میں سے ہو جاؤ گے۔

حضرت عبادہ بن صامت فرماتے ہیں۔

”لوگوں کے پاس جو کچھ ہے اس سے ناامیدی ظاہر کرنا ہی (اصل) غنا ہے اور لالچ سے بچتے رہنا اور لوگوں کے سامنے اپنی ضروریات پیش نہ کرنا ہی (حقیقی) فقر ہے اور جب تو نماز پڑھ تو ایسی نماز پڑھ جیسا دنیا سے جدا ہونے والا پڑھتا ہے۔“



## واعظ بے عمل کا وبال

امام ابو عبد اللہ حارث المحاسبی فرماتے ہیں:

تجھے اس بات کا ادراک کرنا چاہیے کہ اس وقت تک حلاوت ایمان کو نہیں پاسکتا جب تک کہ اچھی اور بری تقدیر پر ایمان نہ لائے حق بات پر کار بند رہو، خدا نور بصیرت کو مزید جلا بخش دے گا اور ان لوگوں میں سے نہ ہونا جو (نیکی) کا حکم تو دیتے ہیں لیکن خود اس پر عمل پیرا نہیں ہوتے، ان کا گناہ انہیں کو پہنچتا ہے انہیں خدا کی ناراضی کا سامنا کرنا پڑے گا۔

اللہ پاک نے ارشاد فرمایا:

”كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللَّهِ أَنْ تَقُولُوا مَا لَا تَفْعَلُونَ“ ۱

”اللہ تعالیٰ کو یہ بات کیسی سخت ناپسند ہے کہ وہ بات کہو جس پر (خود عمل) نہ کرتے ہو“

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”مَنْ وَعَظَ وَكَمْ يَتَعَطُّ وَزَجَرَ وَكَمْ يَنْزَجِرُ، وَنَهَى وَكَمْ يَنْتَهِي فَهُوَ عِنْدَ اللَّهِ مِنَ الْخَائِبِينَ“ ۲

”جس نے (دوسروں کو تو) وعظ کیا لیکن خود اس سے نصیحت حاصل نہ کی، زجر و توبیخ کی لیکن خود تنبیہ حاصل نہ کی، (دوسروں کو) منع کیا لیکن خود اس سے نہ رکا تو ایسا شخص اللہ کے ہاں خسارہ پانے والوں میں سے ہے۔“



۱- سدرۃ القف: ۳-

۲- اس حدیث کے متعلق شیخ عبدالفتاح لکھتے ہیں: هذا الحديث لم اقف عليه فيما رجعت اليه من كتب الحديث الصحيح والضعيف والموضوع، فاحت اعلم به

## بہترین مجالست

صاحب عقل متقی کے علاوہ کسی سے میل جول نہ رکھ اور نہ صاحب بصیرت عالم کے کسی کی مصاحبت اختیار کر، نبی رحمت ﷺ سے پوچھا گیا:

”أَيُّ جُلَسَائِنَا خَيْرٌ؟“

کون سا ہم نشین بہتر ہے؟

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”مَنْ ذَكَرَكُمْ بِاللَّهِ رُوَيْتَهُ وَزَادَكُمْ فِي عِلْمِكُمْ مَنْطِقَهُ وَذَكَرَكُمْ بِالْآخِرَةِ عَمَلَهُ“ ۱

”جس کے دیدار سے تجھے خدا کی یاد آ جائے، جس کی گفتگو

تیرے علم میں اضافہ کرے اور جس کا عمل یوم آخرت یاد دلا

دے۔“

امام حارث المحاسبی فرماتے ہیں:

حق کے سامنے تواضع اختیار کرتے ہوئے سرنگوں ہو جا، یادِ خدا پر ہمیشگی

اختیار کر کہ اس سے قربِ خدا نصیب ہوگا۔

رسول پاک ﷺ نے فرمایا:

”جُلَسَاءُ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْخَاضِعُونَ الْمُتَوَاضِعُونَ الْخَائِفُونَ

الذَّاكِرُونَ اللَّهَ كَثِيرًا“

۱- اس حدیث مبارکہ کو امام جلال الدین سیوطی نے الجامع الصغیر میں بھی ذکر کیا۔

۲- یہ حدیث مبارکہ صرف کتب صوفیہ میں مذکور ہے۔

”قیامت کے دن اللہ رب العزت کے ہم نشین خشوع و خضوع کرنے والے، اس سے خائف رہنے والے اور کثرت سے اس کا ذکر کرنے والے ہوں گے۔“





## ناصحانہ اسلوب و طریق کی فضیلت

نصیحت و خیر خواہی کو اللہ جل جلالہ اور مومنین کے ساتھ مخصوص کر لو، اپنے  
(ہر) معاملہ میں پیکر ان خشیت الہی سے مشاورت کرو۔

اللہ پاک نے ارشاد فرمایا

”إِنَّمَا يَخْشَى اللَّهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ“

ترجمہ: ”اللہ تعالیٰ سے اپنے بندوں میں علماء ہی ڈرتے ہیں“

اور نبی رحمت ﷺ نے فرمایا:

”الدين النصيحة“ ۲

”دین تو سراسر خیر خواہی ہے“

امام حارث المحاسبی فرماتے ہیں:

تجھے یہ بات معلوم ہونی چاہیے کہ

جس نے تجھے نصیحت کی تو فی الحقیقت اس نے تجھ سے محبت اور دوستی کی

اور جس نے تیری خوشامد کی تو اس نے تجھ سے دھوکہ کیا اور جو تیری نصیحت کو قبول

نہ کرے وہ تیرا بھائی نہیں۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

اس قوم کے لیے کوئی بہتری نہیں جس میں نصیحت کرنے والے نہ ہوں

اور نہ اس قوم کے لیے کوئی خیر خواہی ہے جو ناصحین کو پسند نہ کرتے ہوں۔



۱- سورة فاطر: ۳۸۔

۲- یہ حدیث صحیح مسلم میں بروایت حضرت تمیم الداری رضی اللہ عنہ ہے۔

## تصورِ خیر و شر

(زندگی کے) ہر مرحلے پر سچائی کا دامن تھام لو، خلاصی پا جاؤ گے، فضولیات سے بچو، سلامتی سے رہو گے بلاشبہ سچائی نیکی کی طرف اور نیکی رضائے خدا کی طرف ہدایت عطا کرنے والی ہے جب کہ جھوٹ، فسق و فجور تک پہنچاتا ہے اور فسق و فجور خدا کی ناراضی لاتا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

بے مقصد کلام (کسی سے) نہ کرو، نہ تو کم عقل سے اور نہ ہی حلیم الطبع سے، اپنے بھائی کو ایسے یاد کرو جیسے تیری خواہش ہے کہ وہ تجھے یاد کرے۔  
اس شخص کی طرح عمل کرو جو اس بات سے باخبر ہے کہ  
نیکی و احسان پر صلہ و جزا ہے جب کہ  
جرائم پر مواخذہ و سزا ہے۔

تسلسل کے ساتھ شکر خدا بجالاتے رہو، اپنی امیدوں کو کم کرو، حصول عبرت کے لیے قبروں کی زیارت کرو اور زمین پر اس طرح چلو کہ قلب و باطن (کی دنیا) میں خود کو میدان محشر میں محسوس کرو۔

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

عمل یوں کرو گویا کہ خدا کو (بے حجاب) دیکھ رہے ہو، خود کو مردوں میں شمار کرو، اس بات کو جان لو کہ برائی کبھی بھلائی نہیں جاتی اور نہ ہی نیکی کو فنا ہے اور اس بات کو بھی (ذہن نشین) کر لو کہ  
تھوڑا سا (مال) جو تمہیں بے نیاز کر دے اس زیادہ سے بہتر ہے جو خدا کا  
باغی بنادے اور مظلوم کی آہ سے بھی بچو۔



## فکر آخرت اور اس کے ثمرات

لہذا سفر آخرت کے لیے سامان اور زاد راہ کا بندوبست کر لو، اپنے نفس کو خود وصیت کرنے والے بن جاؤ اور ان لوگوں میں سے نہ ہو جاؤ جن کو (دوسروں) کی وصیت درکار ہوتی ہے۔

اپنے معاملہ میں تفکر کرو اور غفلت کی نیند سے بیدار ہو جاؤ کیونکہ تجھ سے تیری عمر کے بارے میں سوال ہوگا۔

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

کہ اگر ابن آدم حصول معرفت خدا کے لیے تفکر و تدبر کرے تو یہ جہد (مسلل) اس کے لیے بہتر ہے۔

حضرت امام ابو عبد اللہ حارث المحاسبی فرماتے ہیں:

تجھے اس بات کا ادراک بھی ہونا چاہیے:

کہ جس نے فکر آخرت کو اپنا لیا تو دنیاوی معاملات میں اس کے لیے اللہ

جل شانہ کافی ہے جس طرح رسول پاک ﷺ نے فرمایا:

”تَفَرَّغُوا مِنْ هُمُومِ الدُّنْيَا مَا اسْتَطَعْتُمْ ، فَإِنَّهُ مَنْ كَانَتْ

الدُّنْيَا أَكْبَرَ هَمِّهِ أَفْشَى اللَّهُ عَلَيْهِ ضِيعَتَهُ ، وَ جَعَلَ فَقْرَهُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ ، وَ

مَنْ كَانَتْ الْآخِرَةُ أَكْبَرَ هَمِّهِ جَمَعَ اللَّهُ لَهُ ، أَمْرَهُ ، وَ جَعَلَ غِنَاهُ فِي

قَلْبِهِ وَ مَا أَقْبَلَ عَبْدٌ بِقَلْبِهِ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ إِلَّا جَعَلَ اللَّهُ قَلْبَهُ

الْمُؤْمِنِينَ تَنْقَادًا إِلَيْهِ بِالرَّحْمَةِ وَ الْمَوَدَّةِ“ ۱

۱۔ امام جلال الدین سیوطی نے الجامع الصغیر میں بھی اس حدیث کو روایت کیا۔

ترجمہ: ”جس قدر ہو سکے تفکرات دنیا سے فراغت حاصل کرو، کیونکہ جس کو سب سے زیادہ فکر و غم دنیا کا ہوگا تو اس کے معاملات کو اللہ پاک اسکے سامنے کھول دے گا اور اپنے فقر و افلاس کا وہ عینی شاہد ہوگا اور جس کو سب سے زیادہ فکر آخرت لاحق ہوگی تو اللہ پاک اس کے معاملہ کو مجتمع فرمائے گا اور اس کے دل کو غنی کر دے گا اور جو اپنے قلب و باطن کے ساتھ بارگاہ خدا کا قصد و ارادہ کرے گا تو اللہ تعالیٰ اہل ایمان کے قلوب کو اپنی رحمت و مودت سے اس کا فرمانبردار بنا دے گا“



## امور دینیہ میں جنگ و جدال سے اجتناب

اے بھائی قرآن میں شک و شبہ دین کے معاملہ میں جنگ و جدال اور کلام میں تحدید سے بچو اور ان لوگوں میں سے ہو جاؤ جن کے بارے میں اللہ پاک نے ارشاد فرمایا:

”وَإِذَا خَاطَبَهُمُ الْجَاهِلُونَ قَالُوا سَلَامًا“ ۱

ترجمہ: ”اور جب جاہل ان سے بات کرتے ہیں تو وہ کہتے ہیں بس سلام“۔

ادب کو لازم کر لو، غصہ اور خواہشات سے خود کو جدا کر لو، اسباب بیداری پر کار بند رہو، نرمی کو ہتھیار بنا لو۔

اور سلامتی کو جائے پناہ سمجھو، فراغت کو غنیمت جانو، دنیا کو سواری اور آخرت کو منزل سمجھو۔



## خواہشات نفسانی اور ان سے اجتناب

حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

اللہ جل شانہ نے مومن کے لیے سوائے جنت کے کہیں راحت نہیں رکھی۔  
نفس کی جھوٹی امیدوں، نفسانی خواہشات کے حملوں، شدتِ شہوت،  
فریب دشمن اور مقاماتِ غفلت سے (کلیتاً) مجتنب رہو۔

رسول پاک ﷺ نے فرمایا:

”أعدى أعدائك نفسك التي بين جنبيك“ ۱

”تیرا دشمن تو (خود) تیرا نفس ہے جو تیرے پہلو کے درمیان ہے“

ہر وہ معاملہ جس میں تجھ پر حق (کی حقانیت) واضح نہ ہو پارہی ہو تو اسے  
کتاب اللہ، سنت رسول اللہ ﷺ اور آدابِ صالحہ پر پیش کرو اور اگر پھر بھی  
معاملہ پردہٴ اخفاء میں رہے تو پھر ان لوگوں کی رائے کو اختیار کرو جن کے دین اور  
عقل و دانش پر تجھے اعتماد ہو۔

امام حارث المحاسبی فرماتے ہیں:

اس بات کا علم بھی تجھے ہونا چاہیے کہ بہر صورت قبولِ حق کی شہادت خود تیرا  
نفس دے گا، کیا تو نے محبوبِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان میں نظر نہیں کیا؟

”اسْتَفْتِ قَلْبِكَ وَإِنْ افْتَاكَ الْمُفْتُونَ“ ۲

۱- امام بیہقی نے اس حدیث کو کتاب الزہد میں روایت کیا۔

۲- امام بخاری نے التاریخ الکبیر میں حضرت وابصہ بن معبد الاسدی سے اس حدیث کو روایت کیا۔

”اپنے دل سے فتویٰ طلب کر، چاہے اصحاب فتویٰ تجھے فتویٰ دیتے رہیں۔“

مضبوط علم کے ساتھ اپنے اعضا و جوارح کو مقید رکھو، معرفتِ قربِ خدا کی بدولت اپنے احوال کی نگہبانی کرو، اور خود کو اس کی بارگاہ میں یوں کھڑا کرو جیسے کہ ”عبد متجیر“ (اگر ایسا کرو گے تو پھر ضرور) اسے شفقت و رحم کرنے والا پائے گا۔



## قرب خدا کے حصول کا ذریعہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَنْزِلُ الْعَبْدَ مِنْ نَفْسِهِ بِقَدْرِ مَنْزِلَتِهِ مِنْهُ“

ترجمہ: ”بے شک اللہ جل شانہ کسی شخص کو اپنی بارگاہ میں اتنی ہی قدر و منزلت عطا کرتا ہے جتنی کہ وہ شخص اپنے (قلب و باطن) میں خدا کو دیتا ہے۔“

اور یہ وصف خشیت الہی اور اللہ پاک کی ذات کے متعلق علم و معرفت سے

پیدا ہوتا ہے۔

یہ بات بھی معلوم ہونی چاہیے کہ جس نے (اطاعت کے لیے) اللہ رب العزت کا انتخاب کیا تو اللہ پاک اسے اپنی (رضا و قرب) کے لیے خاص کر لیتا ہے جس نے اس کی اطاعت کی تو وہ اسے اپنا محبوب بنا لیتا ہے اور جس نے اس کے لیے کوئی شے ترک کر دی تو وہ اسے (کبھی) بھی عذاب نہیں دے گا۔ جیسا کہ محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”دَعِ مَا يَرْيَبُكَ إِلَىٰ مَا لَا يَرْيَبُكَ“ ۲

”مشتبہ کو چھوڑ کر غیر مشتبہ شے کو اختیار کرو“

لہذا جو شے تم خدا کے لیے ترک کرو گے تو اس سے محروم نہیں ہو گے۔



۱- ابن ابی الدنیا، بزار، طبرانی اور بیہقی نے اس کو روایت کیا اور کہا کہ یہ روایت صحیح الاسناد ہے۔

۲- مسند احمد۔ سنن نسائی، سنن ابن ماجہ، صحیح ابن حبان اور مستدرک الحاکم میں یہ حدیث مبارکہ ہے۔



## مختصر مگر جامعیت سے بھرپور نصائح

امام حارث المحاسبی فرماتے ہیں:

دل کو سوئے ظن (بدگمانی) سے بچا کہ حُسنِ تاویل کو اپناؤ، اپنی امیدوں کو کم کر کے حسد کو دور کرو اور سلطنتِ خدا کا تصور کر کے تکبر سے نجات پاؤ اور جو فعل تجھے عذر خواہی پر مجبور کرے اسے چھوڑ دو اور تکلف میں ڈالنے والی ہر حالت سے اجتناب کرو۔

اپنی امانت کی حفاظت طلب علم سے کرو، اور اپنی عقل و دانش کو اہلِ حلم (بردبار لوگوں) کے آداب میں قلعہ بند کرو، ہر موقع پر صبر کے لیے مستعد رہو، ذکرِ خدا کے لیے خلوت کو لازم کر لو، نعمتوں پر شکر بجالاتے رہو، ہر معاملہ میں خدا سے استعانت چاہو، ہر حال میں اللہ سے استخارہ کرو، اپنے ہر معاملہ میں اللہ جل شانہ کے ارادہ (ومشیت) پر نکتہ اعتراض نہ اٹھاؤ، خدا کی ملاقات کا سبب بننے والے ہر محبوب و پسندیدہ عمل کو اپنے اوپر لازم کر لو، ہر وہ بات جو دوسروں میں تجھے ناپسند ہے اسے اپنے اخلاق و عادات سے جدا کر لو، ہر اس شخص کی صحبت سے کنارہ کشی اختیار کر لو جس کی معیت ہر گزرتے دن کے ساتھ تیرے اندر (جذبہ) خیر و بھلائی کو مزید جلانہ بخشنے، عفو و درگزر کو اپنا شعار بنا لو۔

اس بات کو بھی ذہن نشین کر لو کہ مومن کی سچائی کو ہر حال میں پرکھا جاتا ہے اور مصائب پر صبر کے لیے بطور آزمائش اس کا نفس ہمہ وقت مطلوب رہتا ہے، اپنے نفس پر اللہ کے لیے نگہبان ہوتا ہے، دلیلِ حق پر ثابت قدم رہو کہ یہی ذریعہ نصرت ہے۔



## علم بصیرت سے حصول عرفان

علم بصیرت تو صرف علم کی سچی تڑپ سے عطا ہوگا، علم و عرفان کے چشمے ابل پڑیں گے، اور پھر خالص توفیق والے علم کی تمیز تم خود کر لو گے، سبقت تو عمل کرنے والے کے لیے ہے۔ خشیت تو صاحب علم کے لیے ہے، توکل، صاحب اعتماد کے لیے ہے، خوف صاحب یقین کے لیے اور انعام الہی میں اضافہ تو شکر کرنے والے کے لیے ہے، اس بات کو ذہن نشین رکھو کہ انسان کو فہم و فراست (کی دولت) اس کی عقل اور علم کے حساب سے دی جاتی ہے لہذا تقویٰ و اطاعت اللہ کے لیے ہے۔ مباحث صدق کے ساتھ تفکر کے مواقع میں (نظر کرنے سے) مقام صدق حاصل ہوگا۔ اللہ عز و جل نے ارشاد فرمایا:

”وَكَذَلِكَ نُرِي إِبْرَاهِيمَ مَلَكُوتَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ  
وَلِيَكُون مِنَ الْمُوقِنِينَ“ ۱

”اور اس طرح ہم ابراہیم (علیہ السلام) کو زمین اور آسمان کی بادشاہت دکھاتے ہیں تاکہ وہ عین الیقین والوں میں سے ہو جائے۔“ ۲

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے:

”تَعْلَمُوا الْيَقِينَ فَاِنِّي اتَعْلَمُهُ“

علم یقین حاصل کرو کہ میں بھی اسے حاصل کرتا ہوں۔



۱- سدرۃ الانعام: ۴-

۲- ابو نعیم نے حلیۃ الاولیاء میں قدرے مختلف الفاظ سے روایت کیا ہے اور بعض نے اسے کسی صوفی بزرگ کا قول بھی شمار کیا ہے۔

## معرفت خداندی اور عقل و علم کا رابطہ

امام ابو عبد اللہ حارث المحاسبی فرماتے ہیں:

اس بات کا بھی ادراک کرنا چاہیے کہ ہر وہ فعل جو تین چیزوں کی صحبت و معیت سے خالی ہو، وہ فریبی اور مکار عقل ہے جس میں معصیت کو اطاعت پر، جہالت کو علم پر اور دنیا کو دین پر برتری دے۔ اور ہر وہ علم جو تین اشیاء کی سنگت سے محروم ہو تو اس پر حجت زیادہ ہے۔ قطع رغبت کے ساتھ ایذا دینے سے رک جانا، خشیت کے ساتھ عمل کا وجود، شفقت و رحمت کے ساتھ انصاف کرنا۔

جاننا چاہیے کہ عقل سے بڑھ کر حصول زینت کا کوئی ذریعہ نہیں اور لباس علم سے بڑھ کر کوئی لباس خوبصورت نہیں، کیونکہ معرفت الہی صرف عقل سے حاصل ہوتی ہے اور اطاعت خداوندی محض علم سے ممکن ہے۔



## اصول احوال کی اساس

امام ابو عبد اللہ حارث المحاسبی فرماتے ہیں:  
تجھے اس بات کا علم بھی ہونا چاہیے کہ اہل معرفت نے اصول احوال کی  
بنیاد شواہد علم پر رکھی اور فروعات میں تفقہ کیا، کیا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
کا یہ قول نہیں دیکھا:

”مَنْ عَمِلَ بِمَا عِلْمٌ. وَرَّثَهُ اللَّهُ عِلْمَ مَا لَمْ يَعْلَمْ“<sup>۱</sup>  
ترجمہ: جس نے اپنے علم پر عمل کیا، اللہ تعالیٰ نے اسے اس علم کی  
وراثت بھی عطا کر دی جسے وہ نہیں جانتا تھا۔

اور اس کی علامت عنایت خدا کے سبب علم کا ترقی پانا اور اتباع شریعت  
کے ذریعے علم کا زیادہ ہونا ہے، لہذا جس کا علم زیادہ ہو تو اسی کو زیادہ خوف خدا ملا  
اور جس کا عمل بڑھا تو اسی کو عجز و انکساری میں ترقی ملی۔



۱- ابو نعیم نے الحلیۃ الاولیاء میں اسے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے قول کے طور پر ذکر کیا ہے۔

## سالکان طریقت کیلئے راہنما اصول

اور وہ اصل جو (خاصان خدا) کے طریقے کی بنیاد ہے وہ یہ ہے کہ سچائی کے ساتھ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا التزام کرنا، لذات نفسانی پر علم کو مقدم رکھنا اور تمام مخلوقات سے مستغنی ہو کر خالق (سے لو لگانا) پس تو ان لوگوں کے آثار و شواہد کو ڈھونڈ جن کے علم سے خوف، عمل سے بصیرت اور عقل سے معرفت میں اضافہ ہو، لیکن اگر ادب کا فقدان تیرے لیے ان کے منہج و طریق سے رکاوٹ بنے تو پھر ملامت نفس کی طرف پلٹ یہ بھی یاد رکھ اہل علم پر صاحبان اخلاص کے اوصاف مخفی نہیں رہ سکتے یہ بھی جان لے کہ ہر فکر ادب سے لبریز اور ہر علم اشارات سے بھرپور ہوتا ہے، اس کا امتیاز اسی کو نصیب ہوتا ہے جو مراد خدا سے آگاہ اور اس کے خطاب اور کلام سے فوائد یقین (کے موتی) چن سکتا ہو، بندہ صدق و صفا کی علامات (حسب ذیل ہیں) اس کا مشاہدہ عبرت سے بھرپور، اس کی خاموشی فکر و تدبیر سے معمور، اس کا کلام ذکر خدا سے (مخمور) ہو، جب کسی شے سے روکا جائے تو صبر کا دامن تھام لے، جب اسے کچھ عطا کیا جائے تو شکر (کے طریق پر گامزن ہو) مصیبت میں مبتلا ہونے پر رجوع الی اللہ کرے، جب اس کی ذات کا انکار کیا جائے تو حلیم و بردبار بن جائے اور جب اسے جان لیا جائے تو منکسر المزاج بن جائے۔ جب وہ کسی کو سکھائے تو نرمی سے اور جب اس سے سوال کیا جائے تو سخاوت کا مظاہرہ کرے۔ محبت خدا کا ارادہ کرنے والے کے لیے شفاء، طالب ہدایت کا معاون بنے، سچائی اختیار کرنے والے کا ساتھی، نیکو کار کے لیے

جائے پناہ، حق نفس کے معاملہ میں قریب الرضا جب کہ حق خدا کے بارے علو  
ہمت رکھنے والا (ہوتا ہے)۔

یہ بھی یاد رکھ کہ:

اس کی نیت عمل سے بہتر، عمل اس کے قول سے فائق تر ہو، حق اس کی  
آماجگاہ، حیاء اس کی جائے پناہ، اس کے ورع و پرہیزگاری سے اس کا علم مترشح  
ہوتا ہو، تقویٰ اس پر شاہد، نور بصیرت سے بھرپور اس کی بصارت حقائق علم سے پُر  
اس کی گفتگو اور اس کے دلائل پختہ یقین سے عبارت ہوں۔



## خصائل حمیدہ تک رسائی کا ذریعہ

خصائل حسنہ تک اسی کو رسائی ملتی ہے جو مجاہدہ نفس کرے، اطاعت پر استقامت اس کی نیت ہو، اللہ تعالیٰ سے سرّاً اور اعلانیہ (ہر دو حالتوں) میں خائف رہے، امیدوں کو کم کرے بحر ابھال (آنسوؤں کا سمندر) کے ذریعے نسیم نجات کو قلعہ بنائے۔

اس کے اوقات غنیمت، احوال سلامت ہوں، نہ فریبی دنیا کی آرائش و زیبائش اسے دھوکے میں مبتلا کرے اور نہ ہی سراب نسیم کی چمک دمک میدان محشر کی ہولناکی سے غافل کرے۔

یہ بھی یاد رکھو کہ:

عاقل، جب علم صحیح اور یقین ثابت سے ہمکنار ہوتا ہے تو جان جاتا ہے کہ ماسوائے صدق و سچائی کے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے کوئی شے اسے نجات نہیں دلوائے گی، سچائی کی طلب اور ایسے اوصاف و اخلاق کے حامل لوگوں کی رغبت رکھتا ہے تاکہ مہمات سے قبل حیات حاصل کر سکے۔ اور وفات کے بعد دار آخرت کے لیے مستعد ہو سکے۔ جب سے اس نے خدا کے اس فرمان کو سنا، اس نے اپنا نفس و مال اس کی بارگاہ میں فروخت کر دیا:

”إِنَّ اللَّهَ اشْتَرَى مِنَ الْمُؤْمِنِينَ أَنفُسَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ بِأَنْ لَهُمُ الْجَنَّةُ“

”بے شک اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں سے ان کے مال اور جان

جنت کے بدلے خرید لیے ہیں“

پس وہ جہالت کے بعد وحشت کے انس و محبت سے سرشار ہوا، بعد کے بعد قرب نصیب ہوا، تھکان کے بعد راحت ملی، اپنے کام کی طرف ہوا اور تفکرات کو مجتمع کیا۔





## خاصانِ خدا کے اوصاف

لہذا اس کا شعار واثق با خدا ہونا اور حال صاحب مراقبہ ہونا ہے۔ کیا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قول کو نہیں دیکھا۔

”اعْبُدُ اللّٰهَ كَاَنَّكَ تَرَاهُ ، فَاِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَاِنَّهُ يَرَاكَ“ ۱

ترجمہ: اللہ کی عبادت اس طرح کرو گویا کہ اسے دیکھ رہے ہو، اور اگر تم اسے نہیں دیکھ سکتے تو وہ تمہیں دیکھ رہا ہے۔

جاہل اسے ناواقف اور خاموش گمان کرتا ہے حالانکہ اس کی حکمت نے اسے خاموش کر دیا اور احمق انہیں بے ہودہ گفتگو کرنے والا سمجھ بیٹھا جب کہ (فی الحقیقت) اللہ تعالیٰ کی طرف جذبہ خیر خواہی نے انہیں کلام کرنے پر مائل کیا۔ اور اس نے ان کو غنی و مالدار سمجھا، جب کہ دست سوال سے بچنے کے سبب وہ غنی ہوا۔ اور انہیں فقیر سمجھا گیا جب کہ تواضع نے انہیں فقر سے (متصف کر دیا)۔ وہ نہ تو فضول کاموں میں باز پرس کریں اور نہ اپنی حیثیت سے زیادہ کا تکلف کرتے ہیں۔ (اسی طرح) نہ وہ شے لیتے ہیں جس کی انہیں حاجت نہ ہو اور نہ اس شے کو چھوڑتے ہیں جس کی حفاظت ان کے ذمے ہو، وہ خود تھکاوٹ میں رہ کر دوسروں کو راحت مہیا کرتے ہیں انہوں نے ورع و پرہیزگاری سے حرص کو موت دے دی، تقویٰ سے طمع و لالچ کو جڑ سے اکھاڑ پھینکا اور نور علم سے شہوتوں کو فنا کے گھاٹ اتار دیا پس ایسے ہی ہو جاؤ۔ ایسوں کی سنگت اختیار کرو، ان

۱۔ صحیح مسلم میں حدیث جبرائیل میں ہے۔

کے احوال و آثار کی اتباع کرو ان کے اخلاق عالیہ سے جڑ جاؤ کہ یہی خزانہ مامون ہیں۔

ان کے بدلے مصائب دنیا خریدنے والا فریب میں رہتا ہے یہی مصائب میں سامان استعداد فراہم کرنے والے ہیں، دوستوں کے لیے قابل بھروسہ ہیں اگر تجھے ان کی ضرورت ہوگی تو تجھے غنی کر دیں گے۔ اور اگر رب کی عبادت کریں تو تجھے (اپنی دعاؤں) میں نہ بھولیں گے۔

”أُولَئِكَ حِزْبُ اللَّهِ أَلَا إِنَّ حِزْبَ اللَّهِ هُمُ الْمُفْلِحُونَ“

”اور یہ اللہ کی جماعت ہے اور خبردار اللہ ہی کی جماعت کامیاب ہے“



## امراض قلب، اسباب اور علاج

امام ابو عبد اللہ حارث المحاسبی فرماتے ہیں:

اللہ تعالیٰ تیرے قلب و باطن کو فہم و فراست سے وسعت بخشتے، تیرے سینے کو نور علم سے منور کرے اور تیرے تفکرات کو یقین سے لاحق کر دے۔

میں نے قلب پر وارد ہونے والی ہر مصیبت کا ذریعہ و سبب فضول کاموں کو پایا ہے۔ اور اس کی اصل دنیا میں عدم واقفیت کی بنیاد پر داخل ہونا اور باوجود علم کے دار آخرت کو بھول جانا ہے۔ اور نجات تو ورع کے باب میں ہر مجہول کو ترک کر دینے میں اور یقینی طور پر ہر معلوم (حلال) کو اختیار کر لینے میں ہے اور میں نے فساد قلب کو دین کے بگاڑ کا ذریعہ پایا، کیا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کو نہیں دیکھا:

”الَا وَ أَنَّ فِي الْجَسَدِ مُضْغَةً إِذَا صَلَحَتْ صَلَحَ الْجَسَدُ كُلُّهُ،  
وَ إِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ كُلُّهُ، أَلَا وَ هِيَ الْقَلْبُ“ ۱

”خبردار جسم میں گوشت کا ایک ٹوٹھڑا ہے جب وہ درست ہوتا ہے تو تمام جسم درست رہتا ہے اور جب اس میں بگاڑ آئے سارا جسم برباد ہو جاتا ہے اور جان لو وہ قلب ہے۔“

اور یہاں ”جسد“ سے مراد دین ہے کیونکہ اعضاء و جوارح کی درستی و بربادی کا مدار دین پر ہے۔



۱۔ صحیحین میں حضرت نعمان بن بشیر سے مروی یہ روایت ہے۔

## فساد قلب کا بنیادی سبب

اور فساد قلب کی اصل وجہ محاسبہ نفس کو چھوڑ دینا اور لمبی امیدوں کے دھوکے میں مبتلا ہو جانا ہے اور جب تو اصلاح قلب کا ارادہ کرے تو پھر اپنے عزم و ارادہ پر ثابت رہ اور خواطر نفس کی نگرانی کر، ان میں سے (جو تفکرات و خیالات رضائے الہی کے لیے ہوں انہیں اختیار کر اور دیگر کو چھوڑ دے اور کثرتِ ذکر موت سے امیدوں کی کمی پر مدد طلب کر، میں نے فضولیات کا اصل محرک دل کو پایا ہے اور ان کا اظہار کان، آنکھ، زبان، غذا اور لباس کے ذریعے ہوتا ہے۔ فضولیات سماعت سے سہو اور غفلت جنم لیتی ہے۔ فضولیات بصارت سے حیرت اور غفلت برآمد ہوتی ہے۔ فضولیات لسان سے زیادہ سے زیادہ کی رغبت اور بدعت کا ظہور ہوتا ہے۔ فضولیات غذا سے برائی کی طرف رغبت پیدا ہوتی ہے۔ اور فضولیات لباس فخر و مباہات اور خودنمائی کا باعث بنتی ہے۔



## قبولیت توبہ کی شرائط

فضولیات کو چھوڑ دینا باعث فضیلت ہے۔ لیکن اعضاء و جوارح کی حفاظت فرض ہے اور اس سے پہلے توبہ بھی فرض ہے اور اللہ عزوجل اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو لازم قرار دیا۔ ارشاد فرمایا:

”يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا تَوْبُوا إِلَى اللَّهِ تَوْبَةً نَّصُوحًا“ ۱

”اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ کی طرف ایسی توبہ کرو جو آگے کو نصیحت ہو جائے“

اور نصوحاً کا مطلب ہے کہ جس کام سے تائب ہو پھر اس کی طرف نہ پلٹے۔

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اے لوگو اپنے رب کے حضور مرنے سے پہلے توبہ کر لو اور اپنی مشغولیت و مصروفیت سے پہلے اعمال صالح کے ذریعے اس کا قرب حاصل کر لو۔

”يَا أَيُّهَا الَّذِينَ تَوْبُوا إِلَى رَبِّكُمْ قَبْلَ أَنْ تَمُوتُوا، وَ تَقْرَبُوا إِلَى اللَّهِ بِالْعَمَلِ الصَّالِحِ مِنْ قَبْلِ أَنْ تَشْغَلُوا“ ۲

یہ بھی امر ذہن نشین رہے کہ

چار اشیاء کے بغیر توبہ درست نہیں ہوتی۔

قلب کو اصرارِ گناہ سے روکنا۔

ندامت سے استغفار (کو و طیرہ بنانا)۔

غضب کردہ حقوق کا لوٹانا۔



۱۔ سورۃ تہریم: ۸۔

۲۔ یہ حدیث سنن ابن ماجہ میں ہے۔

## حواسِ سببعہ اور ان کے فرائض

حواسِ سببعہ کے ذریعے اعضاء کی حفاظت کرنا اور (حواسِ سببعہ یہ ہیں)

کان، آنکھ، زبان، ناک، ہاتھ، پاؤں اور دل۔

### فرائضِ قلب کا بیان

دل پر ہی آبادی اور بربادی کا مدار ہے۔ کیونکہ یہی تمام اعضاء کا سردار ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہر عضو کے لیے امر و نہی کے فرائض مقرر کیے ہیں، جب کہ ان کے مابین (بعض میں) اباحت اور (بعض میں) سہولت بھی دی ہے اور بندہ خدا کے لیے ان کا ترک باعث فضیلت ہے۔ ایمان اور توبہ کے بعد دل پر حسب ذیل امور کو لازم کر دیا:

اخلاص فی العمل، بوقت شبہ حسن ظن کا اعتقاد رکھے، واثق باللہ ہو، عذاب خدا سے خائف اور فضل الہی کا امیدوار ہو۔ بکثرت روایات قلب کے معنی و مفہوم کے بارے میں روایت کی گئیں چند درج ذیل ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”إِنَّ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ مَنْ يَلِينُ لَهُ قَلْبِي“ ۱

مومنوں میں سے بعض ایسے بھی ہوتے ہیں کہ جن کے لیے میرا دل نرم و ملائم ہو

جاتا ہے۔

اور آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے یہ بھی فرمایا:

”إِنَّ الْحَقَّ يَأْتِي وَعَلَيْهِ نَوْرٌ، فَعَلَيْكُمْ بِسَرَائِرِ الْقُلُوبِ“ ۲

۱۔ امام احمد بن حنبل نے ”مسند“ میں اس حدیث کو روایت کیا۔

۲۔ یہ حدیث بھی حضرت حارث المحاسبی سے بیان کردہ ہے اور شیخ عبدالفتاح کو دورانِ تخریج نہیں ملی۔ واللہ اعلم بالصواب۔

”بے شک حق سراپا نور بن کے آتا ہے لہذا تم پر اسرار قلوب کی حفاظت لازم ہے۔“

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا:  
 ”دل کبھی راغب اور پیش قدمی پر مائل ہوتے ہیں تو کبھی اچاٹ اور پیچھے پلٹ جانے کے خواہاں ہوتے ہیں۔ ان کے رغبت و سبقت کے وقت کو غنیمت جانو اور ان کے اچاٹ ہو جانے اور پیچھے ہٹنے کے وقت چھوڑ دو“  
 حضرت عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

دل کی مثال آئینے جیسی ہے کہ زیادہ وقت ہاتھ میں رہنے سے زنگ آلود ہو جائے تو یا جانور کی طرح کہ جب اس سے غفلت برتی جائے تو سرکشی کرے۔  
 بعض حکماء نے کہا:

دل کی مثال اس گھر جیسی ہے جس کے چھ دروازے ہوں پھر تم سے کہا جائے کہ ”خبردار ہوشیار رہنا ان دروازوں میں سے کوئی داخل نہ ہونے پائے ورنہ گھر برباد ہو جائے گا۔“

پس دل وہ گھر ہے اور آنکھ، زبان، کان، ہاتھ اور پاؤں اس کے دروازے ہیں۔ لہذا اگر کوئی بھی دروازہ عدم تو جہی کی بنیاد پر کھلا رہ گیا تو گھر منہدم ہو جائے گا۔

### فرائض زبان کا بیان

امام ابو عبد اللہ حارث المحاسبی فرماتے ہیں کہ:

فرائض زبان میں سے ہے کہ حالت خوشی اور حالت غضب میں سچائی سے وابستہ رہے، ظاہراً اور باطناً دوسروں کی ایذا رسانی سے خود کو روکے اور خیر و شر میں مبالغہ آرائی کو ترک کر دے۔

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”مَنْ ضَمِنَ لِي مَا بَيْنَ لِحْيَيْهِ وَمَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ ضَمِنْتُ لَهُ عَلَى اللَّهِ الْجَنَّةَ“<sup>۱</sup>  
 ”تو جو کوئی مجھے دو جبرٹوں کے درمیان (زبان) اور دو رانوں  
 کے درمیان (شرمگاہ) کی ضمانت دے تو میں اسے جنت کی  
 ضمانت دیتا ہوں“

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے فرمایا:  
 ”وَهَلْ يَكُفُّ النَّاسَ فِي النَّارِ عَلَى مَنَاخِرِهِمْ إِلَّا حَصَائِدُ السِّتِّهِمْ“<sup>۱</sup>  
 ”لوگ محض اپنی زبانوں کی کٹائی شدہ کھیتوں کی وجہ سے  
 اوندھے منہ جہنم میں گر رہے ہیں۔“

اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”أَنْذِرْكُمْ فُضُولَ الْكَلَامِ، حَسْبَ أَحَدِكُمْ مَا يَبْلُغُ بِهِ حَاجَتَهُ،  
 فَإِنَّ الرَّجُلَ يُسْأَلُ عَنْ فُضُولِ كَلَامِهِ كَمَا يُسْأَلُ عَنْ فُضُولِ مَالِهِ“<sup>۱</sup>  
 ”میں تمہیں فضول گفتگو کرنے سے ڈراتا ہوں، تم کو بقدر  
 ضرورت ہی کلام کافی ہے، بے شک جہاں انسان سے زائد مال  
 کا سوال ہونا ہے وہیں فضول گفتگو پر بھی باز پرس ہوگی“

اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”إِنَّ اللَّهَ عِنْدَ لِسَانِ كُلِّ قَائِلٍ، فَاتَّقِ اللَّهَ أَمْرُوءَ عِلْمٍ مَا يَقُولُ“<sup>۱</sup>

۱۔ امام بخاری نے ”صحیح“ میں حضرت سہل بن سعد الساعدي رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

۲۔ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے یہ روایت مسند احمد، سنن نسائی، ابن ماجہ اور ترمذی میں ہے۔

۳۔ امام سیوطی نے الجامع الصغیر میں اور حکیم ترمذی نے نوادر الاصول میں اسے روایت کیا ہے۔



”بے شک اللہ تعالیٰ ہر کہنے والے کی زبان کے (بالکل) قریب ہے، لہذا وہی اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے جو اپنی کہی ہوئی بات کو پرکھ لیتا ہے۔“

فرائض بصارت کا بیان

اور آنکھ کے فرائض میں سے ہے کہ:

غیر محرم عورتوں کے سامنے نظروں کو جھکایا جائے اور مستورات اور پردہ نشینوں کو جھانکنے سے بچا جائے۔

اور حضرت حدیقہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:  
”النَّظْرُ سَهْمٌ مِنْ سِهَامِ ابْلِيسَ ، فَمَنْ تَرَكَهُ مِنْ خَوْفِ اللّٰهِ  
اَتَاهُ اللّٰهُ اِيْمَانًا يَجِدُ حِلَاوَتَهُ فِي قَلْبِهِ“ ا

”نظر ابلیس کے تیروں میں سے ایک تیر ہے، پس جس نے خوف خدا کی وجہ سے اسے ترک کیا تو اسے ایسا ایمان عطا کیا جائے گا جس کی حلاوت کو وہ اپنے دل میں محسوس کرے گا۔“

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

جس نے نظر کو حرام سے بچا کر نگاہوں کو جھکایا تو اس کی شادی اسی کی پسندیدہ حور عین سے کی جائے گی اور جو لوگوں کے گھروں کے اوپر سے جھانکتا ہے تو وہ حشر کے دن اندھا ہو کر آئے گا۔

اور حضرت داؤد الطائی نے ایک شخص سے (جو کسی کو بنظر غائر دیکھ رہا تھا) کہا:  
اے فلاں! اپنی نگاہیں پھیر لو، ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ فضول نظر بازی کے بارے میں بھی اسی طرح پوچھا جائے گا جیسے فضول کاموں کا سوال ہوگا۔

۱۔ حاکم نے المستدرک میں اسے روایت کیا۔

اور کہا جاتا ہے کہ پہلی نظر تو معاف ہے لیکن دوسری نہیں۔

بہر حال اچانک پڑ جانے والی نظر تو معاف ہے لیکن آزادانہ اور بے قابو

نظر بازی پر ضرور مواخذہ ہوگا۔

فرائض سماعت کا بیان:

کانوں کے فرائض کلام و نظر کے تابع ہیں تو جن امور میں کلام کرنا اور جن

چیزوں کی طرف نظر کرنا ممنوع ہے ان کو سننا اور لذت حاصل کرنا بھی حلال

نہیں ہے۔ اور جو معاملات تم سے پوشیدہ ہیں ان کے پیچھے پڑنا تجسس کہلاتا ہے۔

اور لہو و غنا کا سننا اور مسلمانوں کو ایذا دینا مردار اور خون کی طرح حرام ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

ہمیں غیبت کرنے سے اور سننے بھی منع کیا گیا اور چغلی کھانے اور دوسروں

کی چغلی سننے سے بھی منع کیا گیا

حضرت قاسم بن محمد علیہ الرحمۃ سے گانا سننے کے بارے میں پوچھا گیا تو

آپ نے فرمایا:

جب اللہ تعالیٰ حق کو باطل سے جدا کرے گا تو غناء کس طرف ہوگا کہا گیا

باطل کے پلڑے میں، آپ نے اس پر فرمایا:

”اب اپنے ضمیر سے فتویٰ پوچھو“

زبان کے بعد انسان کے لیے سب سے زیادہ نقصان دہ عضو کان ہے

کیونکہ یہی دل کی طرف تیز ترین پیغام بر اور وقوعِ فتنہ کے قریب ترین ہے۔

حضرت وکیع بن الجراح کے حوالے سے ذکر کیا گیا کہ آپ نے فرمایا:

میں نے ایک بدعتی سے ایک جملہ سنا تھا بیس سال ہونے کو ہیں آج تک

اس کو کانوں سے نہیں نکال سکا اور جب حضرت طاؤس کے پاس کوئی بدعتی آتا تو

آپ کانوں میں انگلیاں ٹھونس لیتے کہ کہیں اس کی بات سن نہ لیں۔  
قوتِ شامہ کے فرائض کا بیان:

اور ناک کے فرائض سماعت اور بصارت کے تابع ہیں، ہر وہ شے جس کا سننا اور دیکھنا حلال ہے اس کا سونگھنا بھی جائز ہے اور روایت کیا گیا کہ جب حضرت عمر بن عبدالعزیز کے پاس کستوری لائی گئی تو آپ نے خود کو اس کی خوشبو سونگھنے سے روک لیا، پوچھنے پر فرمایا ”محض اس کی خوشبو سے انتفاع ممکن ہے“ ہاتھ اور پاؤں کے فرائض میں سے ہے کہ نہ تو حرام کی طرف بڑھیں اور نہ ہی حق سے رکیں۔ حضرت مسروق نے فرمایا:

”انسان جو بھی قدم اٹھاتا ہے، اس کا اچھایا برا ہونا لکھ دیا جاتا ہے“  
بنت سلیمان نے حضرت عبدة بنت خالد بن معدان کو لکھا ”کبھی ہمیں شرف زیارت و ملاقات بخشیں“ عبدة بنت خالد نے جواباً لکھا:

”اما بعد! میرے والد حضرت خالد بن معدان اس بات کو ناپسند خیال کرتے کہ ایسا راستہ اختیار کیا جائے کہ جس میں حفاظت خدا کی ضمانت نہ ہو یا ایسا کھانا تناول کیا جائے کہ جس کے ذرائع کے بارے میں قیامت کے دن پوچھا جائے تو خبر نہ ہو، میں بھی ہر اس شے کو مکروہ سمجھتی ہوں جس سے میرے والد کراہت کرتے تھے۔ والسلام علیک!“



## نصاب صوفیہ پر عمل کا طریقہ کار

اور اگر کوئی کہے کہ اس عمل کا کیا طریقہ ہے تو اسے بتایا جائے (کہ حسب ذیل امور کو اختیار کرے)

- ☆ آئمہ متقین کے طریق و منہج کا التزام کرے۔
  - ☆ معرفت راہ کے لیے صاحبان ہدایت کے آداب کو پیش نظر رکھے۔
  - ☆ بیدار نگاہی سے محاسبہ نفس کرے۔
  - ☆ مبنی بر انصاف عمل کرے۔
  - ☆ ایذا رسانی سے بچے۔
  - ☆ ترک احسان کرتے ہوئے ضرورت سے زائد اشیاء کی سخاوت کرے۔
  - ☆ بغیر حسد کے درست سمت اختیار کرے۔
  - ☆ گمنامی کو چاہتے ہوئے قناعت اختیار کرے۔
  - ☆ سلامت روی کی خواہش سے زیادہ سے زیادہ خاموشی اختیار کرے۔
  - ☆ خلق خدا سے تواضع سے پیش آئے بغیر وحشت کے۔
  - ☆ خلوت میں ذکر خدا کو محبوب رکھے۔
  - ☆ قلب کو خدمت کے لیے فارغ کرے۔
  - ☆ مراقبہ کے ذریعے تفکرات کو مجتمع کرے۔
  - ☆ طریق استقامت سے طلب نجات کرے۔
- اللہ رب العزت نے ارشاد فرمایا:

”إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللَّهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ“ ۱

ترجمہ: بے شک جنہوں نے کہا کہ ہمارا رب اللہ ہے، پھر اس پر ڈٹ گئے تو نہ انہیں (دنیا میں) خوف ہے اور نہ وہ (آخرت میں) غمگین ہوں گے۔

حضرت سفیان بن عبد اللہ الثقفی رضی اللہ عنہ کہنے لگے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہمارے لیے ایسا امر بیان فرما دیجئے جس کے ساتھ ہم مضبوطی سے جڑ جائیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”قُلْ آمَنْتُ بِاللَّهِ ثُمَّ اسْتَقِمُ“ ۲

کہہ دو، میں اللہ پر ایمان لایا اور پھر اس پر ڈٹ جاؤ۔  
حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

”اطاعت خدا پر استقامت کرو اور مکار لومڑیوں کی طرح ادھر ادھر نہ ہو“  
حضرت ابو العالیہ الریاحی نے فرمایا:

استقامت اختیار کرو، اور دین، دعوت اور عمل کو اللہ کے لیے خالص کر لو۔  
اور اصل استقامت تو تین میں ہے۔

کتاب و سنت کی اتباع کرنا اور جماعت کو لازم پکڑنا۔

اس بات کو بھی ذہن نشین کرے کہ

بہترین طریقہ نجات یہ ہے کہ علم پر عمل پر، اجتناب معاصی بسبب خوف خدا،  
غنا باللہ ہو، اس لیے اصلاح احوال میں مشغول رہو محتاج خدا رہو، شبہات سے

۱- سورة الاحقاف: ۱۳۔

۲- امام مسلم نے اس روایت کو ”صحیح“ میں روایت کیا۔

بچو، لوگوں کے سامنے اپنی حاجتوں کو کم کر لو، ان کے لیے وہی پسند کرو جو اپنے لیے کرتے ہو، اسی پر ناپسندیدہ امور کو بھی قیاس کر لو، راز فاش نہ کیا کرو، اپنے نفس سے گناہ کی باتیں نہ بیان کیا کرو، اور نہ ہی گناہ صغیرہ پر اصرار کیا کرو، فقر و فاقہ میں خدا سے فریاد چاہو، ہر حال میں اسی کے محتاج رہو، ہر معاملہ میں توکل بر خدا کرو، ہوائے نفس سے خود کو جدا کر لو، اپنے آپ کو انتظار کی طرف آمادہ نہ کرو، تمہارا تذکرہ ”گننامی“ ہو، شکر خدا پر مداومت رکھو، کثرت سے استغفار کرو، اپنے افکار و نظریات میں تدبر کرو، مواردِ عجلت میں تجھ پر غور و فکر کرنا لازم ہے۔ لوگوں سے میل جول کے وقت حسن ادب کو اختیار کرو، اپنی ذات کے لیے لوگوں پر غصہ مت کرو مگر خدا کے لیے اپنے نفس کو ضرور ملامت کرو۔ کسی کو برائی سے بدلہ نہ دو۔ جاہل سے اپنی مدحت و تعریف سننے سے بچو اور نہ ہی کسی اور سے اسے قبول کرو۔ ہنسنا کم کرو اور مزاح سے بھی بچو۔

اپنے دکھوں کو پوشیدہ رکھو۔ (اپنے فقر کو ظاہر نہ کرو) توکل بر خدا کو چھپاؤ۔ محاسن فقر اور امید تمہارا شعار ہو، ان میں سے ہو جاؤ جو وعدہ خدا پر یقین اور وعید خدا سے خائف رہتے ہیں تم ضرور بر ضرور ایسی دشواری میں نہ پڑو جس کے تم مکلف نہیں جس کام کا مطالبہ تم سے کیا گیا وہ ذمہ داری نبھانے میں سستی نہ کرو، ہر عطا کے لیے محتاج خدا رہو، نجات کے خواہاں رہو، جو تجھ پر ظلم کرے تو اسے معاف کر اور جو تجھے محروم رکھے تو اسے عطا کر، رضائے خدا کے لیے تعلق توڑنے والے سے رشتہ جوڑ، جو الحب فی اللہ کا پیکر ہو اسے ترجیح دو، اپنے بھائیوں کے لیے اپنا جان و مال لٹا دو حقوق مولیٰ کی پاسداری کرو، نہ اپنی کی ہوئی نیکی کو عظیم و برتر سمجھو اور نہ ہی اپنے کیے ہوئے گناہوں کو حقیر جانو۔

علم کو مزین کرنے سے اسی طرح بچو جس طرح اپنے عمل پر تکبر سے بچتے

ہو، کسی ایسے باطنی ادب پر اعتقاد نہ رکھو جو علم ظاہر سے متناقض و متصادم ہو، اللہ کی اطاعت کرو چاہے لوگ ناخوش ہی کیوں نہ ہوں اور معصیت خدا کا ارتکاب کرتے ہوئے لوگوں کی اطاعت نہ کرو، اللہ کے لیے اپنے جہد میں سے کوئی شے بچا کر نہ رکھو، اپنے نفس کے محض کسی ایک عمل پر اللہ کے لیے راضی مت ہو جاؤ، ان کے سامنے اپنی نماز کے لیے قلب و نفس و عقل کے ذریعے کھڑے ہو جاؤ۔

اللہ تعالیٰ کی طرف سے فرض کی گئی زکوٰۃ کو شوق اور رغبت سے ادا کرو، اپنے روزہ کو غیبت و جھوٹ سے بچاؤ۔ پڑوسی، مسکین اور قرابت دار کے حق کا لحاظ کرو، اپنے اہل خانہ کو مودب بناؤ، غلاموں سے نرم رویہ رکھو، انصاف قائم کرنے والے ہو جاؤ جیسا کہ تمہیں حکم دیا گیا، بھلائی کے کام میں جلدی کیا کرو، مشتبہ امور کو چھوڑ دیا کرو، مومنوں کے ساتھ لازماً رحم سے پیش آؤ، ہر معاملہ میں حق بات کہو، نہ بکثرت قسمیں کھاؤ چاہے تم سچے بھی ہو، وسعت گفتار سے بچو چاہے (کتنے ہی) بلوغ ہو، دین میں تکلف سے بچو اگرچہ تم عالم ہی ہو، کوئی بھی بات کہنے سے قبل اسے علم پر پیش کرو۔

کوشش عمل کے بعد خوف خدا کو لازم کر لو، لوگوں کے ساتھ اس طرح برتاؤ کرو جس سے تمہارا دین سلامت رہے، اور اصلاً مداہنت سے بچو۔

لوگوں کے ساتھ اخلاق حسنہ سے پیش آؤ، جس چیز کا علم نہیں تو بغیر کسی شرم کے کہہ دو واللہ اعلم (اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے) ایسے شخص کے سامنے اپنی کوئی بات نہ کرو جس کو اس سے دل چسپی نہیں۔ بغض رکھنے والے شخص کے سامنے اپنے دین کی سخاوت نہ کرو، ان مشقتوں میں نہ پڑو جن کی طاقت نہیں رکھتے۔ اہانت پر آمادہ شخص کے سامنے اپنی ذات کو قابل عزت رکھو، خود کو بزرگ اہل اخلاق سے بچاؤ، صرف امانت دار سے معاملہ اخوت رکھو، اپنے راز لوگوں کے

سامنے افشامت کرو، کسی شخص کے ساتھ اس کی حالت سے تجاوز نہ کرو، اور نہ اس سے ایسے علم سے مخاطب ہو جس کی استطاعت اس کی عقل میں نہیں۔ جس معاملہ کی طرف تمہیں نہ بلایا جائے اس میں دخل مت دو، مجالس علماء کی تکریم کرو اور علماء کی قدر و منزلت پہچانو۔

احسان کرنے والے کے لیے دعا کرنا (ہرگز) ترک نہ کرو، جاہلوں سے بچو، بے وقوفوں سے بردباری کرو، اپنے معاملہ میں ان سے مشاورت کرو جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہیں، مظلوم بھائی کی مدد کرو، اگر ظالم ہو تو اسے حق کی طرف پھيرو، اس کا حق اسے دے دو اور اپنے حق کا مطالبہ نہ کرو، مقروض کو آسانی دو اور یتیموں اور بیواؤں سے نرمی کا معاملہ کرو، فقراء میں سے صابرین کو تکریم دو، اور اغنیاء میں سے مصیبت زدوں پر رحم کرو، نعمت پر کسی سے حسد نہ کرو اور نہ کسی کی غیبت کرو۔

خوف محاسبہ کے پیش نظر اپنے نفس پر سوء ظن (بدگمانی) کا دروازہ بند کر لو، اچھی تاویل کے ذریعے حسن ظن (خوش گمانی) کا دروازہ کھول لو۔

ناامیدی (سے بچتے ہوئے) لالچ کا دروازہ بند کر دو، قناعت کے ذریعے غنا کا دروازہ کھول لو: "اضافت مکارہ" سے ذکر خدا کو پاک کرو۔

اپنے اوقات (سے کچھ) حاصل کرو اور ہر گزرنے والے دن اور رات کی (قدر) پہچانو، (یعنی وقت ضائع نہ کرو)۔

ہر وقت تجدید توبہ کرتے رہو، اپنی عمر کے تین حصے کرو، ایک حصہ علم کے لیے، ایک عمل کے لیے اور ایک حقوقِ نفس اور دیگر لازمی حقوق کے لیے، ماضی سے عبرت حاصل کرو، ان دو گروہوں کے بارے تفکر کرو جن میں سے ایک تو رضائے خدا کے سبب جنت کا مستحق ہوگا جب کہ دوسرا خدا کی ناراضی کی وجہ سے جہنم جائے گا، قرب خدا کی معرفت حاصل کرو اور کراما کا تبین کی تکریم کرو، خدا کی نعمتوں



کو فہم و فراست سے استعمال کرو اور ان پر خدا کا شکر اور اس کی تعریف و ثنا کرو۔  
 بارگاہ خدا میں اپنے مقام کو دیکھ کر فریب نفس سے بچو، از روئے حقارت  
 لوگوں کے حق کو حقیر نہ جانو کہ یہ زہر قاتل ہے، لوگوں کی ناراضی کی وجہ سے ان کی  
 نظروں میں گر جانے کے خوف سے بچو، اور فقر و احتیاج کے (خوف سے بھی)  
 کہ موت تو قریب ہی ہے اور جہاں تک ممکن ہو اپنے اعمال صالحہ کو پوشیدہ رکھو۔  
 (کوئی) مشورہ طلب کرے (تو اس کی بھلائی کی خاطر) اپنی پوری  
 کوشش لگا دو، اللہ تعالیٰ کے لیے محبت کرو تو عزم صمیم سے کرو اور اس کی خوش نودی  
 کے لیے قطع تعلق کرو تو حزم و احتیاط سے کرو، دوستی متقی عالم سے کرو اور مجالست  
 صرف صاحب بصیرت عقل مند سے کرو، جو آئمہ تم سے پہلے گزر چکے ان کے  
 مقتدی بن جاؤ اور جو لوگ تمہارے بعد ہیں ان کے معلم بن جاؤ، متقیوں کے  
 لیے امام اور طالبان ہدایت کے لیے جائے پناہ بن جاؤ کسی سے شکایت کا اظہار  
 نہ کرو اور نہ دین کے بدلے دنیا کھاؤ، اپنے لیے عزت نشینی کا حصہ بھی رکھو، کسی  
 سے ماسوائے حلال کے کچھ نہ لو، اور اسراف سے بچو، دنیا سے بقدر ضرورت  
 روزی پر ہی قناعت کرو، باغات علم سے ادب (کی خیرات ضرور) حاصل کرو،  
 انس و محبت کو مقامات خلوت میں حیاء کو قبائل نفس میں، کیفیت اعتبار کو تفکر کی وادیوں  
 میں اور حکمت کو خوف کے باغات (میں ڈھونڈو) اللہ تعالیٰ کے احکامات کی مخالفت  
 کے باوجود اس کے متواتر احسانات کو، ذکر خدا سے اعراض برتنے کے باوجود اس کی  
 بردباری کو، قلت حیاء کے باوجود اپنے گناہوں کی پردہ پوشی (جیسے انعامات) کی  
 معرفت حاصل کرو، اپنی محتاجی کو اور اس کی شان استغناء کو بھی پیش نظر رکھو۔



## محاسبہ نفس ذریعہ نجات

کہاں ہیں معرفت خدا رکھنے والے؟ کہاں ہیں گناہوں کے سبب اس سے خائف ہونے والے؟ کہاں ہیں قرب خدا ملنے پر خوش رہنے والے؟ کہاں ہیں ذکر خدا میں مشغول رہنے والے؟ کہاں ہیں اس کی دوری سے ڈرنے والے؟ اے فریب میں مبتلا! مغفرت تو انہی لوگوں کا حصہ ہے کیا تجھے اس جلیل و برتر ذات نے نہیں دیکھا ہوگا جب کہ تو نے گناہوں کا پردہ پھاڑ ڈالا (یقیناً دیکھا ہوگا) اے میرے بھائی! اس بات کو بھی یاد رکھ کہ گناہوں سے غفلت جنم لیتی ہے اور غفلت سے دل سخت ہوتا ہے اور قساوت قلب خدا سے دوری کا باعث ہے اور خدا سے دوری جہنم تک لے جاتی ہے، ان باتوں میں غور تو زندہ ہی کرتے ہیں جب کہ مردے تو محبت دنیا ہی میں مر جاتے ہیں، یہ بھی جان لے کہ:

جس طرح اندھے کو دن کی روشنی کا کوئی فائدہ نہیں اسی طرح نور علم کی ضیاء پاشیاں سوائے متقی کے کسی کو حاصل نہیں ہو سکتیں، اور جس طرح مردے کو دواء سے کوئی نفع نہیں مل سکتا اسی طرح محض مدعیان (ادب) کے لیے ادب مفید نہیں۔ اور جس طرح شدید بارش سے چٹان پر کچھ نہیں اگ سکتا اسی طرح محبت دنیا کے قلب میں حکمت ثمر بار نہیں ہو سکتی، جو خواہش نفس کا پیرو ہو اس کا ادب کم ہو جاتا ہے، جو علم کی راہنمائی کی مخالفت کرے (یعنی اپنے علم پر عمل نہ کرے) اس کی جہالت میں ہی اضافہ ہوتا ہے، جسے خود کوئی دواء نفع نہ دے وہ دوسروں کا

کیا علاج کرے گا؟

یہ بھی جان لے کہ سب سے زیادہ راحت میں رہنے والے وہی ہیں جو دنیا سے زہد اختیار کرتے ہیں جب کہ سب سے زیادہ تھکن میں مبتلا ہونے والے وہ قلوب ہیں جو کثرت سے دنیا کا اہتمام کرتے ہیں۔

حصول زہد کے لیے سب سے مددگار وصف ”امیدوں کو کم“ کرنا ہے، جب کہ اہل معرفت کے حالات سے قربت عطا کرنے والا عمل ذکر خدا پر قائم رہنا ہے۔

ارشاد خداوندی ہے:

”إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا“

بے شک اللہ تعالیٰ تم پر نگہبان ہے۔

اس حقیقت کو بھی پیش نظر رکھ کہ:

ماسوائے سچائی کے قریب ترین کوئی راستہ نہیں، علم کے علاوہ کوئی دلیل کامیاب ترین نہیں اور نہ تقویٰ سے زیادہ کوئی زاد سفر ہے، وساوس کو مٹانے والی چیز میں نے فضول کاموں کو ترک کرنے سے بہتر کوئی نہ دیکھی، سلامت صدر سے زیادہ نور قلب پانے کا کوئی ذریعہ نہیں، میں نے بندہ مومن کی تکریم کو تقویٰ میں، حلم کو صبر میں، عقل کو حسن و جمال (کردار) میں، مودت کو عفو و درگزر میں اور شرافت کو عجز و انکساری اور نرمی میں پایا۔

یہ بھی یاد رکھ کہ تب بھی بربادی جب خدا بندے کے لیے ”فقر“ کو پسندیدہ جانے اور بندہ غنا و مال کو محبوب رکھے اور تب بھی بندہ اپنی جان پر ظلم کرتا ہے جب خدا بندے کے لیے ”غنا“ کا ارادہ کرے اور بندہ فقر کو محبوب جانے اور

یہ تمام قلت معرفت کے سبب شکر خدا سے دوری اور کمی علم کی وجہ سے تضحیح وقت ہے۔  
 نہ تو غنی کے ایمان کی اصلاح فقر سے ہو سکتی ہے اور نہ ہی فقیر کے ایمان  
 کی درستی مال سے ممکن ہے جس طرح کہ خبر رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں ہے کہ اللہ  
 تعالیٰ فرماتا ہے:

”أَنَّ مِنْ عِبَادِي مَنْ لَا يُصْلِحُ إِيمَانَهُ إِلَّا الْفَقْرُ، وَلَوْ أَغْنَيْتَهُ لَا  
 فَسَدَهُ ذَلِكَ وَإِنَّ مِنْ عِبَادِي مَنْ لَا يُصْلِحُ إِيمَانَهُ إِلَّا الْغِنَى، وَلَوْ  
 أَفْقَرْتَهُ لَا فَسَدَهُ ذَلِكَ“ ۱

”میرے بعض بندے ایسے ہیں کہ محض فقر ہی ان کے ایمان کو  
 درست رکھ سکتا ہے، اگر میں انہیں مالدار کروں تو یہ ان کے  
 (ایمان کے لیے) باعث فساد ہوگا جب کہ بعض بندے ایسے بھی  
 ہیں کہ ان کے ایمان کو صرف مال ہی درست رکھ سکتا ہے اور اگر  
 انہیں محتاج کروں تو یہ ان کے ایمان کو بگاڑ دے گا“

اسی طرح صحت و بیماری میں ہے پس جسے معرفت خدا نصیب ہو جاتی ہے  
 تو وہ اس پر اتہام و الزام سے بچتا ہے اور جسے بارگاہ خدا سے فہم و فراست کی دولت  
 نصیب ہوتی ہے تو وہ اس کی قضا پر راضی رہتا ہے اور اہل علم کے لیے تو محض یہ  
 آیت ہی کافی ہے:

”وَرَبُّكَ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ وَيَخْتَارُ مَا كَانَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ“ ۲

ترجمہ: تمہارا رب پیدا کرتا ہے جو چاہے اور پسند فرماتا ہے (جو  
 چاہے) انکا کچھ اختیار نہیں۔

۱- یہ حدیث قدسی کا ایک حصہ ہے جس کو مجموعہ رسائل ابن ابی الدنیا میں بھی روایت کیا گیا۔

۲- سورۃ القصص: ۶۸۔

جاہلوں کی عادات اور گناہ گاروں کی صحبت سے بچو، (نیز) متکبرین کے  
 (کھوکھلے) دعوؤں، بتلائے فریب لوگوں کی امیدوں اور مایوس ہو جانے والوں  
 کی مایوسی (سے بھی دور رہو)۔



## قربت خدا کا راستہ

عاملِ حق، واثق باللہ، اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنے والے ہو جاؤ، جس نے اللہ کے لیے صدق کو اختیار کیا، تو اللہ پاک نے اس کی خیر خواہی کی اور جو غیر کے لیے خود کو مزین کرے تو رب نے اسے ذلیل کیا، جس نے خدا پر توکل کیا وہ اس کے لیے کافی ہوا، اور جو غیر سے تعلق جوڑے تو اس نے خدا کو ناراض کیا اور جو خدا سے خائف ہو تو رب نے اسے امن و سلامتی دی، شکر کرنے والے کو اس نے مزید عطا کیا، اطاعت کرنے والے کو عزت و اکرام سے نوازا اور جس نے اسے ترجیح دی تو اللہ پاک نے اسے محبوب بنا لیا۔

خدا تعالیٰ کے ساتھ عقل والا معاملہ کرنے، اتباعِ خواہشِ نفس، ترکِ حق، اختیارِ باطل اور عدمِ توبہ کے ساتھ خواہشِ مغفرت (جیسے امور) سے بچو۔

اور یہ بھی یاد رہے کہ اللہ تعالیٰ صرف ایسے علم و عمل سے راضی ہوتا ہے جس کی جڑیں یقین کے ساتھ پیوست، شاخیں سچائی کے ساتھ بلند اور ورع کے ساتھ ثمر بار ہوں، دلیل و برہان ڈر اور حجابِ خشیت کے ساتھ قائم ہوں، نفس کی کمزوری پر راضی نہ ہونا کیونکہ تفریط (عمل میں کمی) میں کوئی عذر قابلِ قبول نہیں اور نہ کوئی خدا سے بے نیاز ہو سکتا ہے۔ اور جاننا چاہیے کہ انسان کی سعادت مندی بارگاہِ خدا کے معاملہ میں حسن نیت اور اس کے پسندیدہ امور کی توفیق سے ہے اور جس کے ساتھ رب ارادہ خیر فرماتا ہے تو اسے عقل سے نواز کر محبتِ علم سے اس کے دل کو بساتا ہے۔ اسے اللہ پاک کیفیتِ خوف عطا فرماتا ہے اور اسے

دولت قناعت سے غنی کرتا اور نرمی کا معاملہ فرماتا ہے اور اسے (وہ وصف عطا کرتا ہے کہ) وہ اپنے عیوب کو ہی دیکھنے والا بن جاتا ہے (نہ کہ دوسروں کے عیبوں کو دیکھنے والا) خدا تجھے آغوشِ رحمت عطا فرمائے۔



## احوال و مقامات صوفیہ

جان لے کہ ہر حال کی اصل صدق اور اخلاص ہے، صدق سے صبر و قناعت، زہد و رضا اور انس و محبت کے سوتے پھوٹتے ہیں اور اصل اخلاص سے یقین و خوف، محبت و عظمت اور حیاء و تعظیم کی شاخیں نکلتی ہیں، یہ تمام مقامات ہی وہ مواطن ہیں جن سے کسی مومن کے حال کا ادراک ہوتا ہے۔ جب کہا جاتا ہے (کسی مومن کے بارے) کہ وہ خائف خدا ہے تو اس میں امید بھی ہے، اور جب آسی کہا جائے تو اس میں خوف بھی ہے، صابر کہا جائے تو اس میں رضا بھی ہے، محبت کہا جائے تو اس میں حیاء بھی ہے تو بہر حال قوت و ضعف کا اعتبار بندہ مومن کی کیفیت ایمان اور معرفت کے لحاظ سے کیا جاتا ہے، احوال مذکورہ میں سے ہر اصل کی تین علامات ہیں جن سے اس حال کی معرفت ہوتی ہے۔

تکمیل صدق کا ذریعہ

بہر حال صدق کی تکمیل حسب ذیل تین سے ہے:

☆ ایمان کے باب میں صدق قلب ہو۔

☆ اعمال کے معاملہ میں صدق نیت ہو۔

اور

☆ کلام میں صدق لفظ ہو۔

تکمیل صبر کا وسیلہ

صبر بھی تین کے بغیر کامل نہیں ہوتا۔



☆ خدا کی حرام کردہ چیزوں سے صبر (رک جانا)۔

☆ حکم خداوندی کی اتباع پر صبر (کہ بجا آوری کرنا)۔

☆ بارگاہ خدا سے امید اجر پر مصائب پر صبر کرنا۔

تکمیل قناعت کا طریقہ

قناعت ان تین سے مکمل ہوگی۔

☆ وجود غذا کے باوجود اس میں قلت و کمی کرنا۔

☆ عدم اسباب یا قلت اسباب کے باوجود اظہار فقر و فاقہ سے بچنا۔

☆ فقر و فاقہ کے ہوتے ہوئے بھی عبادات سے سکون و طمانیت حاصل کرنا۔

قناعت کا اول بھی ہے اور آخر بھی، اول تو یہ ہے کہ باوجود وسعت و

فراوانی کے ترک فضول ہو، اور آخر یہ ہے کہ اسباب کے نہ ہونے کے باوجود

دولت غنی سے سرشار رہنا، یہی وجہ ہے کہ بعضوں نے قناعت کو رضا پر برتری دی

تو انہوں نے یہ بات ”قناعت تمام“ کے ارادہ کے ساتھ کی، کیونکہ رضائے الہی

پر راضی شخص منع و عطا سے تعرض نہیں کرتا، بہر حال قانع، رضائے خدا کی وجہ سے

غنی ہے جو کہ زیادہ کی خواہش نہیں رکھتا۔

مرتبہ زہد کا حصول

زہد تین اشیاء میں ہے: زہد کو انہی کی بدولت زہد کہا جاتا ہے۔

املاک کی ملکیت سے خود کو جدا کر لینا، تزکیہ نفس رزق حلال سے کرنا

کثرت اوقات (یعنی عبادت) کی وجہ سے دنیا کو بھول جانا (یعنی یاد خدا یاد دنیا

سے بے نیاز کر دے)۔

مزید تین اشیاء اور بھی ہیں جن سے انسان وصف زہد کا حامل بن سکتا ہے۔

محافظت نفس کو لازم کرنا اگرچہ حالات کے بدلنے (کا خدشہ ہو) مال و

دولت کے مقامات سے الگ رہنا اور بوقت حاجت صرف معلوم (حلال) ہی اختیار کرنا۔

### مقام انسیت

انس و محبت تین اشیاء میں ہے۔

انسیت علم اور خلوت میں ذکر خدا۔

انسیت یقین اور معرفت مع الخلوت (خلوت میں معرفت ربانی)۔

ہر حال میں اللہ تعالیٰ سے انس و محبت سے!

### مقام رضا

جبکہ

رضا، نفس توکل، نظام محبت اور روح یقین (سے عبارت رہے)

حضرت ایوب سختیانی اور حضرت فضل بن عیاض کے حوالے سے ذکر کیا

جاتا ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ رضا تو توکل ہی کا نام ہے۔

اوصاف علم سے (معلوم ہو چکا) کہ یہ تمام شعبے ”صدق“ کے ہیں،

حضرت سفیان ثوری علیہ الرحمۃ نے فرمایا کہ ”جب صادق کا صدق کامل ہوتا ہے

تو وہ اپنے مال و اسباب کا مالک نہیں رہتا۔“

### مرتبہ اخلاص کا حصول:

بہر حال جہاں تک تعلق ہے شعبہ اخلاص کا تو مخلص اس وقت تک

(حقیقی) مخلص نہیں بن سکتا جب تک اللہ پاک کو اشباہ و انداد اور ازواج و اولاد

سے پاک اور منزہ نہ سمجھے۔

پھر اقامت توحید کے ساتھ (معرفت) خدا کا ارادہ کرنا اور فرائض و

نوافل میں اپنی تمام ہمتوں کو صرف اسی کے لیے مجتمع کرنا ہے۔

## یقین کامل تک رسائی

یقین کی درستی تین اشیاء میں ہے:

واثق باللہ ہو کر سکون قلب پانا، حکم خداوندی کے سامنے سر تسلیم خم کر دینا،

لامتنا ہی علم خدا کے سبب اس سے خائف رہنا۔

یقین بھی اول و آخر رکھتا ہے، اس کا اول تو طمانیت ہے جب کہ آخر

صرف اللہ تعالیٰ ہی کو ہر کام کے لیے کافی جاننا، ارشاد خداوندی ہے:

”يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ حَسْبُكَ اللَّهُ وَمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ“<sup>۱</sup>

ترجمہ: ”اے نبی آپ کے لیے آپ کا رب اور آپ کے اتباع

کرنے والے مومنین ہی کافی ہیں۔“

یہاں ”حسب“ سے مراد کافی ہے اور مکلفی سے مراد وہ شخص رضائے

خداوندی پر راضی رہے اور ہمارے قول ”آخر الیقین“ کا تعلق مقام ایمان میں

اوصاف عبد کے وجود سے ہے نا کہ اس کا تعلق علم سے ہے کیونکہ خلق خدا میں اس

تک کسی کی رسائی نہیں۔

جس طرح کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”كُنْ يَبْلُغُ أَحَدٌ مِنْ اللَّهِ كُنْهَا : قَالُوا : يَا رَسُولَ اللَّهِ ! إِنَّا بَلَّغْنَا

أَنَّ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ يَمْشِي عَلَى الْمَاءِ؟ قَالَ : لَوْ

ازداد يقيننا و خوفنا لمشي في الهواء“<sup>۲</sup>

۱- سورة الانفال: ۶۴۔

۲- شیخ عبدالفتاح ابو غدة کی تحقیق کے مطابق یہ روایت موضوع ہے اور اس کی اسناد باطل ہیں، حافظ عراقی

اس کی تخریج کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ مشہور ہے کہ یہ ابن ابی الدنیا کی کتاب الیقین میں بیان کردہ بکر بن عبد اللہ

مزنی کا قول ہے، عراقی کہتے ہیں کہ حواریوں اپنے نبی علیہ السلام کی ملاقات کے لیے سمندر کی طرف چلے، تو انہوں

نے نبی علیہ السلام کو دیکھا کہ وہ پانی پر چلتے ہوئے آرہے ہیں، پھر حدیث ذکر کی حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا:

”اگر ابن آدم کا یقین بال برابر بھی ہو تو وہ پانی پر چلنا شروع کر دے۔“

کوئی حقیقتِ خدا تک نہیں پہنچ سکتا۔ صحابہ نے پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں یہ روایت پہنچی ہے کہ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام پانی پر چلتے تھے؟ اس پر آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا:

”اگر ان کا یقین اور خوف مزید ترقی پاتا تو وہ ہوا میں چلتے۔“

یقین کے بعد خوف کا مرحلہ آتا ہے، کیا آپ نے کبھی بغیر یقین کے کسی خائف کو دیکھا؟ (یعنی خائف تو ہو لیکن یقین نہ ہو، یہ ممکن نہیں)۔



## خوف وحشیت کا تقاضا

خوف تین اشیاء میں ہے:

خوفِ ایمان، اس کی علامت گناہ و عصیان سے مفارقت اختیار کرنا ہے اور یہ ”خوف مریدین“ کہلاتا ہے۔

(دوسرا) خوف السلف، اس کی علامت خوف خدا اور ورع و پرہیزگاری اختیار کرنا اور یہ خوف علماء ہے جب کہ (تیسرا) خوف، خوف الفوت ہے، اس کی علامت اللہ رب العزت کے اجلال و ہیبت کے ہوتے ہوئے اس کی رضا کی طلب میں جہد مسلسل کرنا اور یہ خوف صدیقین کہلاتا ہے۔

جب کہ چوتھے مقام خوف کو اللہ پاک نے انبیاء اور ملائکہ کے لیے مخصوص کر دیا ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کی عظمت کا خوف ہے حالانکہ انبیاء ملائکہ کو بارگاہ خدا کی طرف سے پرواہ امن مل چکا مگر ان کا عظمت و جلالت خدا کے پیش نظر خائف رہنا بھی عبادت ہے۔



## تصور محبت کی تفہیم

محبت تین اشیاء میں ہوتی ہے۔ ماسوا ان کے کسی کو محبت خدا کہنا روا نہیں۔ اہل ایمان سے اللہ تعالیٰ کے لیے محبت کرنا، اس کی علامت یہ ہے کہ ان کو ایذا رسانی سے رک جانا اور ان کے منفعت اور فائدہ پہنچانے کی سعی کرنا۔

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے خدا کے لیے محبت کرنا، اس کی علامت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی اتباع ہے، اللہ پاک نے ارشاد فرمایا:

”قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ“

ترجمہ: ”فرمادیتے ہیں! اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری اتباع

کر و خدا تمہیں اپنا محبوب بنا لے گا۔“

اور محبت خدا معصیت پر اطاعت کو ترجیح دینے میں (پنہاں) ہے، اور کہا جاتا ہے ”نعمت کو یاد کرنا محبت کو بڑھاتا ہے۔“

محبت کے لیے بھی اول و آخر ہے، اس کا اول (یہ ہے) اللہ تعالیٰ سے انعامات و احسانات کی وجہ سے محبت کرنا۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

جبلی طور پر قلوب ان کی محبت سے ضرور سرشار ہوتے ہیں جو ان سے حسن و خوبی سے پیش آتے ہیں: محبت کا اعلیٰ و ارفع درجہ اللہ تعالیٰ کی واجب الوجود ذات سے کرنا ہے۔

حضرت علی بن فضل علیہ الرحمۃ نے فرمایا:

بے شک اللہ تعالیٰ سے محبت اس لیے کی جاتی ہے کہ وہ ”اللہ“ ہے، کسی شخص نے حضرت طاؤس سے نصیحت کی گذارش کی تو فرمایا: میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں کہ خدا سے بڑھ کر تجھے کسی سے محبت نہ ہو اور نہ خوف خدا سے زیادہ کسی کا خوف ہو اور پھر ایسی امید خدا سے رکھو جو تمہارے اور اس خوف کے مابین حائل ہو جائے لوگوں کے لیے وہی پسند کرو جو اپنی ذات کے لیے کرتے ہو، اب جاؤ کیونکہ میں نے تمہارے سامنے تورات و انجیل اور زبور و فرقان کا جمیع علم اکٹھا کر دیا، بزرگی و تعظیم حیا کے بمنزلہ ایسے ہے جیسے جسم کے لیے سر، ان دونوں میں سے کسی ایک سے بھی کوئی مستغنی نہیں ہو سکتا، جب کوئی بندہ رب سے حیا کرتا ہے تو وہ (لازمًا) تعظیم کو بھی اپنائے گا۔ افضل حیا اللہ عز و جل کے لیے مراقبہ کرنا ہے۔



## مراقبہ کا حصول

بہر حال مراقبہ تین اشیاء میں ہے:

☆ عمل کے ساتھ اطاعت کی صورت میں مراقبہ۔

☆ ترک معصیت کرنے کی صورت میں مراقبہ۔

☆ خواطر اور تفکرات میں مراقبہ۔

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”أَعْبُدُ اللَّهَ كَمَا نَكَ تَرَاهُ، فَإِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ“

اللہ تعالیٰ کی عبادت یوں کرو گویا کہ تم اسے دیکھ رہے ہو، اور اگر یہ نہ ہو سکے تو پھر (یاد رکھو) وہ تو تمہیں دیکھ رہا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے لیے مراقبہ قلبی، انسانی بدن کے لیے قیام لیل، صیام النہار اور راہ خدا میں مال خرچ کرنے سے بھی زیادہ تھکا دینے والا کام ہے، حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے کہ زمین میں اللہ تعالیٰ کے برتن ہیں، ان برتنوں میں سے قلوب بھی ہیں، وہ اور ان میں سے صرف صاف، سخت اور نرم قلوب ہی شرف قبولیت پاتے ہیں۔

اس سے مراد یہ ہے کہ

قلب کو صاف رکھے اللہ عزوجل کے لیے مشاہدہ صدق و اشفاق اور اتباع امر و نہی کی غرض سے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے تاکہ قول و عمل اور نیت سے ان کی شریعت کو قبول کر سکے۔

مومنین کے لیے تاکہ ان کو ایذا رسانی کے بجائے نفع پہنچائے۔



اور قول علی رضی اللہ عنہ میں مذکور لفظ صلب (سختی) سے مراد یہ ہے کہ دل کو نفاذ حدود اللہ اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے معاملہ میں سخت رکھے جب کہ لفظ ”رق“ (کا جہان تک تعلق ہے) تورات کے دو مفہوم ہیں:

☆ رونے سے رقت طاری ہونا۔

☆ رحمت و رافت سے رقت پیدا ہونا۔

”و باللہ التوفیق، وهو حسبنا و نعم الوکیل“



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الْحَمْدُ لِلَّهِ الْأَوَّلِ الْقَدِيمِ، الْوَاحِدِ الْجَلِيلِ، الَّذِي لَيْسَ لَهُ شَبِيهُ

وَلَا نَظِيرٌ، أَحَدُهُ حِدَايُوَأَنِي نَعْبَهُ وَيَبْدُغُ مَدَى نَعْبَائِهِ۔

وَأَشْهَدُ: أَنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، شَهَادَةٌ

عَالِمٍ بِرَبُّوبِيَّتِهِ، عَارِفٍ بِوَاحِدَانِيَّتِهِ، وَأَشْهَدُ: أَنَّ مُحَمَّدًا

عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، اصْطَفَاهُ لِوَحْيِهِ وَخَتَمَ بِهِ أَنْبِيَاءَهُ، وَجَعَلَهُ

حُجَّةً عَلَى جَمِيعِ خَلْقِهِ، (لِيَهْلِكَ مَنْ هَلَكَ عَنْ بَيِّنَةٍ، وَيَحْيَى

مَنْ حَيَّ عَنْ بَيِّنَةٍ)

وَأَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ اجْتَبَى مِنْ عِبَادَةِ الْمُؤْمِنِينَ: ذَوِي

الْأَلْبَابِ الْعَالَمِينَ بِهِ وَبِأَمْرِهِ، فَوَصَفَهُمُ بِالْوَفَاءِ وَالْأَخْلَاقِ

الْفَاضِلَةِ وَالْخَوْفِ وَالْخَشْيَةِ، فَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ: (إِنَّمَا يَتَذَكَّرُ

أُولَئِكَ الْأَلْبَابِ. الَّذِينَ يُؤْفُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَلَا يَنْقُضُونَ الْعَيْثَ.

وَالَّذِينَ يَصِلُونَ مَا أَمَرَ اللَّهُ بِهِ أَنْ يُوصَلَ وَيَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ وَ

يَخَافُونَ سُوءَ الْحِسَابِ۔ (١)

فَمَنْ شَرَحَ اللهُ صَدْرَهُ، وَوَصَلَ التَّصَدِيقُ إِلَى قَلْبِهِ،  
 وَرَغِبَ فِي الْوَسِيلَةِ إِلَيْهِ : لَزِمَ مِنْهَا ذَوِي الْأَبَابِ بِرِعَايَةِ  
 حُدُودِ الشَّرِيعَةِ مِنْ كِتَابِ اللهِ تَعَالَى ، وَسُنَّةِ نَبِيِّهِ عَلَيْهِ  
 الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ ، وَمَا اجْتَمَعَ عَلَيْهِ الْبُهْتَدُونَ مِنَ الْأُمَّةِ.  
 وَهَذَا هُوَ الصِّرَاطُ الْمُسْتَقِيمُ الَّذِي دَعَا إِلَيْهِ عِبَادُهُ فَقَالَ جَلَّ وَ  
 عَزَّ : ( وَأَنَّ هَذَا صِرَاطٌ مُسْتَقِيمٌ فَاتَّبِعُوهُ ، وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ  
 فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيلِهِ ذَلِكُمْ وَصَّاكُمْ بِهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ )

وَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : عَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ

الرَّاشِدِينَ مِنْ بَعْدِي ، عَضُّوا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ - ( ٢ )

وَاعْلَمَ أَنَّ فَرِيضَةَ كِتَابِ اللهِ : الْعَمَلُ بِحُكْمِهِ مِنَ الْأَمْرِ

وَالنَّهْيِ ، وَالخَوْفُ وَالرَّجَاءُ لِوَعْدِهِ وَوَعِيدِهِ ، وَالْإِيْمَانُ بِمُتَشَابِهِهِ

، وَالْإِعْتِبَارُ بِقِصَصِهِ وَأَمْثَالِهِ . فَإِذَا آتَيْتَ بِذَلِكَ فَقَدْ خَرَجْتَ

مِنْ ظُلُمَاتِ الْجَهْلِ إِلَى نُورِ الْعِلْمِ ، وَمِنْ عَذَابِ الشُّكِّ إِلَى رَوْحِ

الْيَقِينِ ، قَالَ اللهُ جَلَّ ذِكْرُهُ : ( اللهُ وَلِيُّ الَّذِينَ آمَنُوا ،

يُخْرِجُهُم مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ )

وَإِنَّمَا يُبَيِّزُ ذَلِكَ وَيُرْغَبُ فِيهِ أَهْلُ الْعَقْلِ عَنِ اللَّهِ،  
 الَّذِينَ عَمِلُوا فِي أَحْكَامِ الظَّاهِرِ، وَتَنَزَّهُوا عَنِ الشُّبُهَةِ، قَالَ رَسُولُ  
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْحَلَالُ بَيِّنٌ، وَالْحَرَامُ بَيِّنٌ، وَبَيْنَ ذَلِكَ أُمُورٌ  
 مُشْتَبِهَاتٌ. تَرَكُهَا خَيْرٌ مِنْ أَخْذِهَا.

فَافْحَصْ عَنِ النِّيَّةِ، وَاعْرِفِ الْإِرَادَةَ، فَإِنَّ الْبُجَاازَةَ:  
 بِالنِّيَّةِ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ، وَإِنَّمَا  
 لِكُلِّ أَمْرٍ عِمَّا نَوَى.

وَالزَّمْ تَقْوَى اللَّهِ، فَإِنَّ " الْمُسْلِمَ مَنْ سَلِمَ النَّاسُ مِنْ  
 يَدِهِ وَلِسَانِهِ، وَالْمُؤْمِنَ مَنْ أَمِنَ النَّاسُ بِوَأْتِقَهُ ". قَالَ أَبُو بَكْرٍ  
 الصِّدِّيقُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: اتَّقِ اللَّهَ بِطَاعَتِهِ، وَأَطِيعِ اللَّهَ بِتَقْوَاهُ،  
 وَتَخَفْ يَدَاكَ مِنْ دِمَائِ الْمُسْلِمِينَ، وَبَطْنَكَ مِنْ أَمْوَالِهِمْ، وَ  
 لِسَانَكَ مِنْ أَعْرَاضِهِمْ.

وَخَاسِبُ نَفْسِكَ فِي كُلِّ خَطْرَةٍ.

وَرَأَيْتُ اللَّهَ فِي كُلِّ نَفْسٍ - قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ :  
 حَاسِبُوا أَنْفُسَكُمْ قَبْلَ أَنْ تُحَاسَبُوا ، وَزِنُوهَا قَبْلَ أَنْ تُوزَنُوا ،  
 وَتَزَيِّنُوا لِلْعُرْضِ الْكَبِيرِ يَوْمَ لَا تَخْفَى مِنْكُمْ خَافِيَةٌ -

وَخَفِ اللَّهَ فِي دِينِكَ ، وَأَرْجُهُ فِي جَمِيعِ أُمُورِكَ ، وَاصْبِرْ  
 عَلَى مَا أَصَابَكَ ، قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : لَا تَخَفْ إِلَّا ذَنْبَكَ ،  
 وَلَا تَرْجُ إِلَّا رَبَّكَ ، وَلَا يَسْتَحِي الَّذِي لَا يَعْلَمُ أَنْ يُسْأَلَ حَتَّى  
 يَعْلَمَ ، وَلَا يَسْتَحِي مَنْ يُسْأَلُ عَبَّأً لَا يَعْلَمُ أَنْ يَقُولَ : لَا أَعْلَمُ -

وَاعْلَمْ أَنَّ الصَّبْرَ مِنَ الْإِيْمَانِ بِمَنْزِلَةِ الرَّاسِ مِنَ الْجَسَدِ ،  
 فَإِذَا قُطِعَ الرَّاسُ ذَهَبَ الْجَسَدُ وَإِذَا سَبِعَتْ كَلِمَةٌ تُغْضِبُكَ فِي  
 عِرْضِكَ فَاعْفُ وَاصْفَحْ ، فَإِنَّ ذَلِكَ مِنْ عِزِّ الْأُمُورِ . قَالَ عُمَرُ بْنُ  
 الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : مَنْ خَافَ اللَّهَ لَمْ يَشْفِ غَيْظُهُ ، وَمَنْ  
 اتَّقَاهُ لَمْ يَصْنَعْ مَا يُرِيدُ ، وَلَوْ لَا يَوْمُ الْقِيَامَةِ لَكَانَ غَيْرَ مَا تَرَوْنَ -

وَرَاعِ هَبَّكَ ، وَاشْتَغِلْ بِإِصْلَاحِ نَفْسِكَ عَنْ عَيْبِ غَيْرِكَ ،

فَإِنَّهُ كَانَ يُقَالُ : كَفَى بِالْمَرْءِ عَيْبًا أَنْ يَسْتَبِينَ لَهُ مِنَ النَّاسِ

مَا يَخْفَى عَلَيْهِ مِنْ نَفْسِهِ، أَوْ يَبْقَى النَّاسَ فِيهَا يَأْتِي مِثْلَهُ، أَوْ  
يُؤْذِي جَلِيْسَهُ، أَوْ يَقُولُ فِي النَّاسِ مَا لَا يَعْنِيهِ۔

وَاسْتَعْبِلَ اللَّهُ عَقْلَكَ بِتَرْكِ التَّدْبِيرِ، وَاسْتَعِنَ بِاللَّهِ  
عَلَى صَرْفِ الْبِقَادِيرِ۔ قَالَ عَلِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: يَا ابْنَ آدَمَ! لَا  
تَفْرَحُ بِالْغِنَى، وَلَا تَقْنَطُ بِالْفَقْرِ، وَلَا تَحْزَنُ بِالْبَلَاءِ، وَلَا تَفْرَحُ  
بِالرِّخَاءِ، فَإِنَّ الذَّهَبَ يُجْرَبُ بِالنَّارِ، وَإِنَّ الْعَبْدَ الصَّالِحَ يُجْرَبُ  
بِالْبَلَاءِ، وَإِنَّكَ لَا تَنَالُ مَا تُرِيدُ۔

إِلَّا بِتَرْكِ مَا تَشْتَهِي، وَلَنْ تَبْدُغَ مَا تُؤْمَلُ إِلَّا بِالصَّبْرِ عَلَى مَا  
تُكْرَهُ، وَابْذُلْ جُهْدَكَ لِرِعَايَةِ مَا افْتَرَضَ عَلَيْكَ۔

وَارْضَ بِهَا أَرَادَكَ اللَّهُ بِهِ، قَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُ: اَرْضَ بِمَا قَسَمَ اللَّهُ لَكَ تَكُنْ مِنْ أَغْنَى النَّاسِ، وَاجْتَنِبْ  
مَا حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْكَ تَكُنْ مِنْ أَوْرَعِ النَّاسِ، وَأَدِّ مَا افْتَرَضَ اللَّهُ  
عَلَيْكَ تَكُنْ مِنْ أَعْبِدِ النَّاسِ۔

وَلَا تَشْكُ مَنْ هُوَ أَرْحَمُ بِكَ إِلَى مَنْ لَا يَرْحَبُكَ، وَاسْتَعِينُ

بِاللَّهِ تَكُنْ مِنْ أَهْلِ خَاصَّتِهِ. قَالَ عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ رَضِيَ

اللَّهُ عَنْهُ: أَظْهَرَ الْيَأْسَ مِنِّي فِي أَيْدِي النَّاسِ فَإِنَّهُ الْغِنَى، وَ

إِيَّاكَ وَالطَّبَعُ وَطَلَبَ الْحَاجَاتِ فَإِنَّهُ الْفَقْرُ، وَإِذَا صَلَّيْتَ فَصَلِّ

صَلَاةَ مُؤَدِّعٍ -

وَاعْلَمْ أَنَّكَ لَنْ تَجِدَ طَعْمَ الْإِيْمَانِ حَتَّى تُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ

خَيْرُهُ وَشَرُّهُ وَكُنْ بِالْحَقِّ عَامِلًا يَزِدُّكَ اللَّهُ نُورًا وَبصِيرَةً، وَلَا

تَكُنْ مِنْ يَأْمُرُ بِهِ وَيُنْأَى عَنْهُ، فَيُبْوءَ بِإِثْمِهِ، وَ يَتَعَرَّضُ

لِبَقْتِ رَبِّهِ، قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: (كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللَّهِ أَنْ تَقُولُوا

مَا لَا تَفْعَلُونَ)، وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ وَعَظَ وَلَمْ يَتَّعِظْ،

وَزَجَرَ وَلَمْ يَنْزَجِرْ، وَنَهَى وَلَمْ يَنْتَهَ: فَهُوَ عِنْدَ اللَّهِ مِنَ الْخَائِبِينَ

وَلَا تُخَالِطُ إِلَّا عَاقِلًا تَقِيًّا، وَلَا تُجَالِسُ إِلَّا عَالِمًا بَصِيرًا۔ وَقَدْ

سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَيُّ جُلَسَائِنَا خَيْرٌ؟ قَالَ: مَنْ ذَكَرَكَمَ بِاللَّهِ

رُؤْيَيْتُهُ، وَزَادَكُمْ فِي عِلْمِكُمْ مَنْطِقَهُ، وَذَكَرَكُمْ بِالْآخِرَةِ عِبَلُهُ۔

وَتَوَاضَعُ لِلْحَقِّ وَاخْضَعُ لَهُ، وَأَدِمَّ ذِكْرَ اللَّهِ تَنَلُ قُرْبَهُ

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: جُلَسَاءُ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: الْخَاضِعُونَ

الْمُتَوَاضِعُونَ الْخَائِفُونَ الذَّاكِرُونَ اللَّهَ كَثِيرًا۔

وَأَبْذُلِ النَّصِيحَةَ لِلَّهِ وَ لِلْمُؤْمِنِينَ، وَشَاوِرْ فِي أَمْرِكَ

الَّذِينَ يَخْشَوْنَ اللَّهَ. قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: (إِنِّي أَخْشَى اللَّهَ مِنْ

عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "الَّذِينَ النَّصِيحَةُ"۔

وَاعْلَمْ أَنَّ مَنْ نَصَحَكَ فَقَدْ أَحَبَّكَ، وَمَنْ دَاهَنَكَ فَقَدْ

عَشَّكَ، وَمَنْ لَمْ يَقْبَلْ نَصِيحَتَكَ فَلَيْسَ بِأَخٍ لَكَ. قَالَ عُمَرُ بْنُ

الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: لَا خَيْرَ فِي قَوْمٍ لَيْسُوا بِنَاصِحِينَ، وَلَا

خَيْرَ فِي قَوْمٍ لَا يُحِبُّونَ النَّاصِحِينَ۔



وَأَثَرِ الصِّدْقِ فِي كُلِّ مَوْطِنٍ تَعْنَمُ، وَاعْتَزِلِ الْفُضُولَ  
تَسْلَمُ، فَإِنَّ الصِّدْقَ يَهْدِي إِلَى الْبِرِّ، وَالْبِرُّ يَهْدِي إِلَى رِضَا اللَّهِ  
تَعَالَى، وَالْكَذِبَ يَهْدِي إِلَى الْفُجُورِ، وَالْفُجُورَ يُورِثُ سَخَطَ اللَّهِ۔  
وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: لَا تَتَكَلَّمُ فِيهَا لَا  
يَعْنِيكَ، وَلَا تُهَارِ سَفِيهَا وَلَا حَلِيهَا، وَاذْكُرْ أَخَاكَ تُحِبُّ أَنْ  
تُذَكَّرَ بِهِ۔

وَاعْمَلْ رَجُلٍ يَعْلَمُ أَنَّهُ مُجَازِيٌّ بِالْإِحْسَانِ، مَا خُوذُ  
بِالْإِجْرَامِ، وَأَدِمْ شُكْرَكَ، وَأَقْصِرْ مِنْ أَمَلِكَ، وَزُرِ الْقُبُورَ بِهَبِّكَ،  
وَجُلْ فِي الْحَشْرِ بِقَلْبِكَ۔

وَقَالَ أَبُو ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: اعْمَلْ كَأَنَّكَ تَرَى، وَعُدَّ  
نَفْسَكَ فِي الْمَوْتَى، وَاعْلَمْ أَنَّ الشَّرَّ لَا يُنْسَى، وَالْخَيْرَ لَا يَفْنَى،  
وَاعْلَمْ أَنَّ قَلِيلاً يُغْنِيكَ خَيْرٌ مِنْ كَثِيرٍ يُلْهِيكَ. وَإِيَّاكَ وَدَعْوَةَ  
الْمَظْلُومِ۔

ثُمَّ رُمِّ جِهَازَكَ وَافْرُغْ مِنْ زَادِكَ، وَكُنْ وَصِيَّ نَفْسِكَ، وَلَا  
تَجْعَلِ الرَّجَالَ أَوْصِيَاءَكَ، وَاعْقِلْ أَمْرَكَ، وَتَيَقِّظْ مِنْ سِنْتِكَ  
مَرَفَانِكَ مَسْئُولٌ عَنْ عُبْرِكَ. قَالَ أَبُو أَمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: لَوْ  
عَقَلَ ابْنُ آدَمَ عَنْ رَبِّهِ كَانَ خَيْرًا لَهُ مِنْ جِهَادِهِ-

وَاعْلَمْ أَنَّ مَنْ جَعَلَ هَبَّةَ الْآخِرَةِ كِفَاةً لِلَّهِ أَمْرَ دُنْيَاةٍ،  
كَمَا ذُكِرَ فِي الْحَدِيثِ الْهَرَوِيِّ: " تَفَرَّغُوا مِنْ هُومِ الدُّنْيَا مَا  
اسْتَطَعْتُمْ، فَإِنَّهُ مَنْ كَانَتْ الدُّنْيَا أَكْبَرَ هَبَّةٍ أَفْشَى اللَّهُ عَلَيْهِ  
ضَيْعَتَهُ، وَجَعَلَ فَقْرَهُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ، وَمَنْ كَانَتْ الْآخِرَةُ أَكْبَرَ  
هَبَّةٍ جَبَعَ اللَّهُ لَهُ أَمْرَهُ، وَجَعَلَ غِنَاهُ فِي قَلْبِهِ، وَمَا أَقْبَلَ عَبْدٌ  
بِقَلْبِهِ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ إِلَّا جَعَلَ اللَّهُ قُلُوبَ الْمُؤْمِنِينَ تَنْقَادُ  
إِلَيْهِ بِالرَّحْمَةِ وَالْبُودَةِ-

وَاحْذَرِيَا أَخِي الْبِرَاءَ فِي الْقُرْآنِ، وَالْجِدَالَ فِي الدِّينِ-

والكلام في التَّحْدِيدِ، وَكُنْ مِنَ الَّذِينَ قَالَ اللهُ عَزَّ وَ  
 جَلَّ فِيهِمْ: (وَإِذَا خَاطَبَهُمُ الْجَاهِلُونَ قَالُوا سَلَامًا)  
 وَالزَّمِ الْأَدَبَ، وَفَارِقِ الْهَوَى وَالْغَضَبَ، وَاعْمَلْ فِي  
 أَسْبَابِ التِّيَقُّظِ، وَاتَّخِذِ الرَّفْقَ حِزْبًا، وَالتَّائِي صَاحِبًا،  
 وَالسَّلَامَةَ كَهْفًا، وَالْفِرَاقَ غَنِيَّةً، وَالدُّنْيَا مَطِيَّةً، وَالْآخِرَةَ  
 مَنَزَلًا وَقَالَ الْحَسَنُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى لَمْ يَجْعَلْ  
 لِلْمُؤْمِنِ رَاحَةً دُونَ الْجَنَّةِ -

وَاحْذَرِ مَوَاطِنَ الْغَفْلَةِ، وَمَخَاتِلَ الْعَدُوِّ، وَطَرَبَاتِ  
 الْهَوَى، وَضَرَاوَةَ الشَّهْوَةِ، وَأَمَانِيَّ النَّفْسِ، فَإِنَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
 صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "أَعْدَى أَعْدَائِكَ نَفْسُكَ الَّتِي بَيْنَ جَنْبَيْكَ" وَإِنَّمَا  
 صَارَتْ أَعْدَى أَعْدَائِكَ لِطَاعَتِكَ لَهَا -

وَكُلُّ أَمْرٍ لَاحَ لَكَ ضَوْءُهُ بَيْنَهَا جِ الْحَقِّ، فَأَعْرِضْهُ عَلَى  
 الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ وَالْآدَابِ الصَّالِحَةِ -

فَإِنَّ خَفِيَ صَليكَ أَمْرٌ فَخُذْ فِيهِ رَأْيَ مَنْ تَرْضَى دِينَهُ وَعَقْلَهُ -

وَأَعْلَمُ أَنَّ عَلَى الْحَقِّ شَاهِدًا بِقَبُولِ النَّفْسِ لَهُ أَلَا تَرَى  
لِقَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اسْتَفْتِ قَلْبَكَ وَإِنْ أَفْتَاكَ الْبُفْتُونَ."  
وَقَيْدِ الْجَوَارِحِ بِأَحْكَامِ الْعِلْمِ، وَرَاعِ هَبَّكَ بِبِعْرِفَةِ قُرْبِ  
اللَّهِ مِنْكَ، وَقُمْ بَيْنَ يَدَيْهِ مَقَامَ الْعَبْدِ الْمُسْتَجِيرِ: تَجِدُهُ  
رَوْفًا رَحِيمًا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يُنَزِّلُ  
الْعَبْدَ مِنْ نَفْسِهِ بِقَدْرِ مَنَزَلَتِهِ مِنْهُ" وَذَلِكَ عَلَى قَدْرِ  
الْخَشْيَةِ لِلَّهِ، وَالْعِلْمِ بِهِ، وَالْبِعْرِفَةِ لَهُ.

وَأَعْلَمُ أَنَّهُ مَنْ آثَرَ اللَّهَ آثَرَهُ، وَمَنْ أَطَاعَهُ فَقَدَ أَحَبَّهُ،  
وَمَنْ تَرَكَ لَهُ شَيْئًا لَمْ يُعَذِّبْهُ بِهِ، كَمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:  
"دَعْ مَا يَرِيْبُكَ إِلَى مَا لَا يَرِيْبُكَ" فَإِنَّكَ لَنْ تَجِدَ شَيْءًا تَرَكَتَهُ اللَّهُ.  
وَاحْمِ الْقَلْبَ عَنِ سُوءِ الظَّنِّ بِحُسْنِ التَّوَاهُلِ، وَادْفَعْ  
الْحَسَدَ بِقِصْرِ الْأَمَلِ، وَانْفِ الْكِبْرَ بِاسْتِبْطَانِ الْعِزِّ، وَاتْرُكْ كُلَّ  
فَعْلٍ يَضْطَرُّكَ إِلَى اعْتِذَارٍ، وَجَانِبِ كُلِّ حَالٍ يَرْمِيكَ فِي لَتْكَفٍّ،  
وَصُنْ دِينَكَ بِالْاِقْتِدَاءِ، وَاحْفَظْ أَمَانَتَكَ بِطَلَبِ الْعِلْمِ، وَحَصِّنْ

عقلك بأدابِ أهلِ العِلْمِ، واستَعِدَّ الصَّبْرَ لِكُلِّ مَوْطِنٍ، وَالزَّمِ  
الْخَلْوَةَ بِالذِّكْرِ، وَاصْحَبِ النِّعَمَ بِالشُّكْرِ-

وَاسْتَعِنِ بِاللَّهِ فِي كُلِّ أَمْرٍ، وَاسْتَخِرِ اللَّهَ فِي كُلِّ حَالٍ،  
وَمَا أَرَادَكَ اللَّهُ لَهُ فَاتْرِكِ الْإِعْتِرَاضَ فِيهِ، وَكُلُّ عَمَلٍ تُحِبُّ أَنْ  
تَلْقَى اللَّهَ بِهِ فَالزِّمَهُ نَفْسَكَ، وَكُلُّ أَمْرٍ تَكْرَهُهُ لِغَيْرِكَ فَاعْتِزِلْهُ  
مِنْ أَخْلَاقِكَ وَكُلُّ صَاحِبٍ لَا تَزْدَادُ بِهِ خَيْرًا فِي كُلِّ يَوْمٍ فَانْبِذْ  
عَنْكَ صُحْبَتَهُ. وَخُذْ بِحِظِّكَ مِنَ الْعَفْوِ وَالتَّجَاوُزِ-

وَاعْلَمْ أَنَّ الْمُؤْمِنَ يُخْتَبَرُ صِدْقُهُ فِي كُلِّ حَالٍ، مُطَّلَبٌ  
نَفْسُهُ بِالْبَلْوَى، رَقِيبٌ لِلَّهِ عَلَى نَفْسِهِ فَاتَّبِعْ عَلَى مَحَجَّةِ  
الْحَقِّ فَإِنَّكَ مُرَادُ الْعَوْنِ-

وَاصْدُقْ فِي الطَّلَبِ تَرِثْ عِلْمَ الْبَصَائِرِ، وَتَبْدُلْكَ عِيُونَُ  
الْمُعَارِفِ، وَتَهَيِّزْ بِنَفْسِكَ عِلْمَ مَا يَرِدُ عَلَيْكَ بِخَالِصِ التَّوْفِيقِ،

فَانَّمَا السَّبْقُ لِبَنِّ عَمِلٍ ، وَالْخَشْيَةُ لِبَنِّ عِلْمٍ ، وَالتَّوَكُّلُ لِبَنِّ  
وَثْقٍ ، وَالْخَوْفُ لِبَنِّ اَيْقَنَ ، وَالْبَزِيدُ لِبَنِّ شَكَرٍ -

وَاعْلَمْ أَنَّ مَا يَصِلُ الْعَبْدُ اِلَيْهِ مِنَ الْفَهْمِ : بِقَدْرِ تَقْدِيمِ

عَقْلِهِ ، وَمَوْجُودِ عَلَيْهِ بِتَقْوَاهُ لِلَّهِ وَطَاعَتِهِ فَمَنْ وَهَبَ اللَّهُ لَهُ

الْعَقْلَ ، وَأَحْيَاهُ بِالْعِلْمِ بَعْدَ الْاِيْيَانِ ، وَبَصَّرَاهُ بِالْيَقِينِ عِيُوبَ

نَفْسِهِ : فَقَدْ نُظِمَتْ لَهُ خِصَالُ الْبِرِّ ، فَاطْلُبِ الْبِرَّ فِي التَّقْوَى ،

وَخُذِ الْعِلْمَ مِنْ أَهْلِ الْخَشْيَةِ وَاسْتَجْلِبِ الصِّدْقَ بِبَبَاحِثِ

الصِّدْقِ فِي مَوَاطِنِ التَّفَكُّرِ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ : ( وَكَذَلِكَ نُرِي

اِبْرَاهِيمَ مَلَكُوتَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلِيَكُونَ مِنَ الْبٰوْقِنِيْنَ )

وَقَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : " تَعَلَّمُوا الْيَقِيْنَ فَاِنِ اَتَعَلَّمْتُمْ :

وَاعْلَمْ أَنَّ كُلَّ عَقْلٍ لَا يَصْحَبُهُ ثَلَاثَةٌ اَشْيَاءُ فَهُوَ عَقْلٌ

مَكَّارٌ : اِيْثَارُ الطَّاعَةِ عَلَى الْبَعْصِيَّةِ ، وَ اِيْثَارُ الْعِلْمِ عَلَى الْجَهْلِ ،

وإيثار الدين على الدنيا، وكل علم لا يصحبه ثلاثة أشياء  
فهو مزيد في الحجة: كفى الأذى بقطع الرغبة، ووجود العمل  
بالخشية، وبذل الإنصاف بالتبذل والرحمة.

واعلم أنه ما تزين أحد بزينة كالعقل (٢)، ولا لبس  
ثوباً أجبل من العلم، لأنه ما عرف الله إلا بالعقل، ولا أطيع  
إلا بالعلم.

واعلم أن أهل المعرفة بالله بنوا أصول الأحوال على  
شاهد العلم، وتفقهوا في الفروع، ألا ترى لقول النبي ﷺ:  
"من عمل بها علم، ورثه الله علم ما لم يعلم" وعلامة ذلك  
هو تزايد العلم بالاشفاق، ومزيد العلم بالإقتدار، فكلما  
ازداد عليها ازداد خوفاً، وكلما ازداد عبلاً ازداد تواضعاً.

والأصل الذي بنوا به في طريقهم: التزام الأمر  
بالمعروف والنهي عن المنكر بالصدق، وتقدير العلم على

حُظُوظِ النُّفُوسِ، وَالْاِسْتِغْنَاءُ بِاللَّهِ عَنِ جَمِيعِ خَلْقِهِ۔

فَاطْلُبْ آثَارَ مَنْ زَادَهُ الْعِلْمُ خَشْيَةً، وَالْعَبْلُ بِصَيْرَةٍ  
وَالْعَقْلُ مَعْرِفَةٌ، فَإِنْ حَجَبَكَ عَنْ مِنْهَا جِهَةٌ فَقَدْ الْاَدَبِ، فَارْجِعْ  
بِالذِّمِّ عَلَى نَفْسِكَ، وَلَنْ يَخْفَى عَلَى أَهْلِ الْعِلْمِ صِفَةُ الْبُخْلِصِينَ۔  
وَاعْلَمْ أَنَّ فِي كُلِّ فِكْرَةٍ اَدْبَاءً، وَفِي كُلِّ اِشَارَةٍ عِلْمًا، وَإِنَّمَا  
يُيَيزُ ذَلِكَ مَنْ فَهِمَ عَنِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ مُرَادَةً، وَجَنَى فَوَائِدَ  
الْيَقِينِ مِنْ خِطَابِهِ۔

وَعَلَامَةٌ ذَلِكَ فِي الصَّادِقِ : إِذَا نَظَرَ اِعْتَبَرَ، وَإِذَا صَبَتَ  
تَفَكَّرَ، وَإِذَا تَكَلَّمَ ذَكَرَ، وَإِذَا مُنِعَ صَبَرَ، وَإِذَا أُعْطِيَ شَكَرَ، وَإِذَا  
ابْتُلِيَ اسْتَرْجَعَ، وَإِذَا جُهِلَ عَلَيْهِ حَلَّمَ، وَإِذَا عَلِمَ تَوَاضَعَ، وَإِذَا  
عَلَّمَ رَفَقَ، وَإِذَا سِيلَ بَدَّلَ۔

شَفَاءٌ لِلْقَاصِدِ، وَعَوْنٌ لِلْمُسْتَرْشِدِ، حَلِيفٌ صِدْقِي، وَكَهْفٌ

بِرٍّ، قَرِيبُ الرِّضَا فِي حَقِّ نَفْسِهِ، بَعِيدُ الْهَيْبَةِ فِي حَقِّ اللَّهِ تَعَالَى۔

نَيْتُهُ أَفْضَلُ مِنْ عَمَلِهِ، وَعَمَلُهُ أَبْدَعُ مِنْ قَوْلِهِ، مَوْطِنُهُ



الْحَقُّ، وَمَعْقِلُهُ الْحَيَاءُ، وَمَعْلُومُهُ الْوَرَعُ، وَشَاهِدُهُ الثِّقَّةُ، لَهُ  
بَصَائِرُ مِنَ النُّورِ يُبْصِرُ بِهَا، وَحَقَائِقُ مِنَ الْعِلْمِ يَنْطِقُ مِنْهَا،  
وَدَلَائِلُ مِنَ الْيَقِينِ يُعْبِرُ عَنْهَا۔

وَإِنَّا يُوَاصِلُ بِذَلِكَ مَنْ جَاهَدَ لِلَّهِ تَعَالَى نَفْسَهُ،  
وَاسْتَقَامَتْ لِمَطَاعَتِهِ نِيَّتُهُ، وَخَشِيَ اللَّهَ فِي سِرِّهِ وَعَلَانِيَّتِهِ،  
وَقَصَرَ الْأَمَلَ، وَشَرَّ مِئْزَرَ الْحَذَرِ، وَأَقْلَعَ بِرِيحِ النَّجَاةِ فِي بَحْرِ  
الْإِبْتِهَالِ۔

فَأَوْقَاتُهُ غَنِيْبَةٌ، وَأَحْوَالُهُ سَلِيْبَةٌ، لَمْ يَغْتَرَّ بِزُخْرَفِ دَارِ  
الْعُرُوْرِ، وَلَمْ يَلُّهُ بِبَرِيْقِ سَرَابٍ نَسِيْبَهَا عَنْ أَهْوَالِ يَوْمِ النُّشُوْرِ۔  
وَاعْلَمَ أَنَّ الْعَاقِلَ لَهَا صَحَّ عَلَيْهِ وَتَبَّتْ يَقِيْنُهُ: عَلِمَ أَنَّ  
لَا يُنْجِيْهِ مِنْ رَبِّهِ إِلَّا الصِّدْقُ، فَسَعَى فِي طَلْبِهِ، وَبَحَثَ عَنْ  
أَخْلَاقِ أَهْلِهِ رَغْبَةً فِي أَنْ يَحْيَى قَبْلَ مَمَاتِهِ، لِيَسْتَعِدَّ لِذَارِ  
الْخُلُوْدِ بَعْدَ وَفَاتِهِ، فَبَاعَ نَفْسَهُ وَمَالَهُ مِنْ رَبِّهِ حَيْثُ سَبِعَهُ  
يَقُوْلُ: (إِنَّ اللَّهَ اشْتَرَى مِنَ الْبُؤْمِنِيْنَ أَنْفُسَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ بِأَنْ  
لَهُمُ الْجَنَّةَ)

فَعَلِمَ بَعْدَ الْجَهْلِ، وَاسْتَعْنَى بَعْدَ الْفَقْرِ، وَأَنْسَ بَعْدَ  
الْوَحْشَةِ، وَقُرِبَ بَعْدَ الْبُعْدِ، وَاسْتَرَخَ بَعْدَ التَّعَبِ، فَأَتَلَفَ  
أَمْرُهُ، وَاجْتَبَعَ هَبُّهُ.

فَشِعَارُهُ الثِّقَةُ، وَحَالُهُ الْبُرَاقِبَةُ، أَلَا تَرَى لِقَوْلِ رَسُولِ  
اللَّهِ: "اعْبُدِ اللَّهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ، فَإِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ"  
يَحْسَبُهُ الْجَاهِلُ صَبِيئًا عَيْيًّا، وَحِكْمَتُهُ أَصْبَتَتْهُ، وَيَحْسَبُهُ  
الْأَحَقُّ مَهْذَارًا، وَالنَّصِيحَةُ لِلَّهِ أَنْطَقَتْهُ. وَيَحْسَبُهُ غَنِيًّا،  
وَالتَّعَفُّفُ أَغْنَاهُ، وَيَحْسَبُهُ فَقِيرًا، وَالتَّوَاضُّعُ أَدْنَاهُ.

لَا يَتَعَرَّضُ لَهَا لَا يَعْنِيهِ، وَلَا يَتَكَلَّفُ فَوْقَ مَا يَكْفِيهِ،  
وَلَا يَأْخُذُ مَا لَيْسَ بِحُتَّاجٍ إِلَيْهِ، وَلَا يَدْعُ مَا وَكَّلَ بِحِفْظِهِ،  
النَّاسُ مِنْهُ فِي رَاحَةٍ، وَهُوَ مِنْ نَفْسِهِ فِي تَعَبٍ، قَدْ أَمَاتَ بِالْوَرَعِ  
حِرْصَهُ، وَحَسَمَ بِالتُّقَى طَبْعَهُ، وَأَفْنَى بِنُورِ الْعِلْمِ شَهْوَاتِهِ.

فَهَكَذَا فُكِّنَ، وَلِيَشُلْ هَوْلًا فَاصْحَبَ، وَلَا تَأْرِهَمُ فَاتَّبَعُ،

وَبِأَخْلَاقِهِمْ فَتَاذَبُّ، فَهَوْلَاءِ الْكَذُّرُ الْهَامُونَ، بَايَعُهُمْ بِالْدُّنْيَا  
 مَغْبُوبُونَ، وَهُمْ الْعُدَّةُ فِي الْبَلَاءِ، وَالثَّقَاتُ مِنَ الْإِخْلَاءِ، إِنْ  
 افْتَقَرْتَ أَغْنَوْكَ، وَإِنْ دَعَا الرَّبَّ لَمْ يَنْسُوكَ (أُولَئِكَ حِزْبُ اللَّهِ  
 أَلَا إِنَّ حِزْبَ اللَّهِ هُمُ الْمُفْلِحُونَ)

وَاعْلَمْ - وَسَعَّ اللَّهُ بِأَلْفِهِمْ قَلْبَكَ، وَأَنَارَ بِأَلْعِمِ  
 صَدْرَكَ، وَجَمَعَ بِالْيَقِينِ هَبَّكَ - أَنَّى وَجَدْتُ كُلَّ بَلَاءٍ دَاخِلٍ  
 عَلَى الْقَلْبِ - ضُرُورَةً - مِنْ نَتَائِجِ الْفُضُولِ، وَأَصْلُ ذَلِكَ  
 الدُّخُولُ فِي الدُّنْيَا بِالْجَهْلِ، وَنِسْيَانُ الْبَعَادِ بَعْدَ الْعِلْمِ  
 وَالنَّجَاةُ مِنْ ذَلِكَ تَرْكُ كُلِّ مَجْهُولٍ فِي الْوَرَعِ -

وَأَخْذُ كُلِّ مَعْلُومٍ فِي الْيَقِينِ -

وَوَجَدْتُ فَسَادَ الْقَلْبِ فَسَادَ الدِّينِ، أَلَا تَرَى قَوْلَ رَسُولِ اللَّهِ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَلَا وَإِنَّ فِي الْجَسَدِ مُضْغَةً إِذَا صَلَحَتْ صَلَحَ الْجَسَدُ كُلُّهُ،  
 وَإِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ كُلُّهُ، أَلَا وَهِيَ الْقَلْبُ" وَمَعْنَى الْجَسَدِ -

هاهنا-: الدِّينُ، لَأَنَّ بِالذِّينِ صَلَاحَ الْجَوَارِحِ وَفَسَادَهَا-

وَأَصْلُ فَسَادِ الْقَلْبِ تَرْكُ الْمُحَاسَبَةِ لِلنَّفْسِ،  
وَالِاغْتِرَارُ بِطُولِ الْأَمَلِ، فَإِذَا أَرَدْتَ صَلَاحَ قَلْبِكَ فَقِفْ مَعَ  
الِإِرَادَةِ، وَعِنْدَ الْخَوَاطِرِ، فَخُذْ مَا كَانَ لِلَّهِ، وَدَعْ مَا كَانَ لِغَيْرِهِ،  
وَاسْتَعِنْ عَلَى قِصْرِ الْأَمَلِ بِدَوَامِ ذِكْرِ الْهَوْتِ-

وَوَجَدْتُ أُصُولَ الْفُضُولِ الْمُتَحَرِّكَةَ مِنَ الْقَلْبِ تَطَهَّرُ  
عَلَى السَّبْعِ وَالْبَصْرِ وَاللِّسَانِ وَالْغِذَاءِ وَاللِّبَاسِ . وَفُضُولُ  
السَّبْعِ يُخْرِجُ إِلَى السَّهْوِ وَالْغَفْلَةِ، وَفُضُولُ الْبَصْرِ يُخْرِجُ إِلَى  
الْغَفْلَةِ وَالْحَيْرَةِ، وَفُضُولُ اللِّسَانِ يُخْرِجُ إِلَى التَّزْيِيدِ وَالْبِدْعَةِ، وَ  
فُضُولُ الْغِذَاءِ يُخْرِجُ إِلَى الشَّرَاهِ وَالرَّغْبَةِ، وَفُضُولُ اللِّبَاسِ  
يُخْرِجُ إِلَى الْمُبَاهَاةِ وَالْخِيَلَاءِ-

وَاعْلَمْ أَنَّ حِفْظَ الْجَوَارِحِ فَرِيضَةٌ، وَتَرْكُ الْفُضُولِ فَضِيلَةٌ  
وَالْتَّوْبَةُ قَبْلَ ذَلِكَ فَرِيضَةٌ، وَقَدْ فَرَضَهَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ، فَقَالَ جَلَّ  
ذِكْرُهُ: (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا تَوْبُوا إِلَى اللَّهِ تَوْبَةً نَصُوحًا)، مَعْنَى

(نصوحاً): تَرَكَ الْعَوْدَ فِيهَا تَابَ مِنْهُ الْعَبْدُ إِلَى رَبِّهِ وَقَالَ رَسُولُ  
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يَا أَيُّهَا النَّاسُ تُوبُوا إِلَى رَبِّكُمْ قَبْلَ أَنْ تَمُوتُوا،  
 وَتَقْرَبُوا إِلَى اللَّهِ بِالْعَمَلِ الصَّالِحِ مِنْ قَبْلِ أَنْ تُشْغَلُوا" -

وَلَا تَصِحُّ التَّوْبَةُ إِلَّا بِأَرْبَعَةِ أَشْيَاءَ: حَلُّ إِصْرَارِ الْقَلْبِ  
 عَنِ الْمَعَاوِدَةِ، وَالِاسْتِغْفَارُ بِالنَّدَمِ، وَرَدُّ التَّيْبَعَاتِ وَالْمِظَالِمِ،  
 وَحِفْظُ الْجَوَارِحِ مِنَ الْحَوَاسِّ السَّبْعِ: السَّمْعُ وَالْبَصَرُ وَاللِّسَانُ  
 وَالشَّمُّ وَالْيَدَانِ وَالرِّجْلَانِ وَالْقَلْبُ وَهُوَ أَمِيرُهَا، وَبِهِ صَلَاحُ  
 الْجَسَدِ وَفَسَادُهُ -

وَقَدْ جَعَلَ اللَّهُ عَلَى كُلِّ جَارِحَةٍ أَمْرًا وَنَهْيًا فَرِيضَةً  
 مِنْهُ، وَجَعَلَ بَيْنَهُمَا سَعَةً وَإِبَاحَةً تَرَكُّهَا فَضِيلَةٌ لِلْعَبْدِ -

فَفَرَضُ الْقَلْبِ - بَعْدَ الْإِيْيَانِ وَالتَّوْبَةِ - إِخْلَاصُ  
 الْعَمَلِ لِلَّهِ، وَرَاعِيْتَقَادُ حُسْنِ الظَّنِّ عِنْدَ الشُّبْهَةِ، وَالثِّقَّةُ بِاللَّهِ،  
 وَالْخَوْفُ مِنْ عَذَابِهِ، وَالرَّجَاءُ لِفَضْلِهِ -

وقدرُوى في معنى القلبِ أخبارٌ كثيرةٌ، منها: أَنَّ رَسُولُ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِنَّ مِنْ الْمُؤْمِنِينَ مَنْ يَلِينُ لَهُ قَلْبِي" وَقَالَ

عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ: "إِنَّ الْحَقَّ يَأْتِي وَعَلَيْهِ نُورٌ، فَعَلَيْكُمْ

بِسَرَائِرِ الْقُلُوبِ" وَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: لِلْقُلُوبِ

شَهْوَةٌ وَأَقْبَالٌ، وَفَتْرَةٌ وَإِدْبَارٌ، فَاعْتَنِبُوهَا عِنْدَ شَهْوَتِهَا وَأَقْبَالِهَا،

وَذَرُوهَا عِنْدَ فَتْرَتِهَا وَإِدْبَارِهَا۔

قَالَ ابْنُ الْبَارِكِ رَحِمَهُ اللَّهُ: الْقَلْبُ مِثْلُ الْبِرِّاءَةِ: إِذَا

طَأَّتْ فِي الْيَدِ صَدِئَتْ، وَكَالِدَابَّةِ: إِذَا غَفِلَ عَنْهَا عَدَلَتْ وَقَالَ

بَعْضُ الْحُكَمَاءِ: الْقَلْبُ مِثْلُ بَيْتٍ لَهُ سِتَّةُ أَبْوَابٍ ثُمَّ قِيلَ لَكَ:

احْذَرِ الْأَيْدِ حُلَّ عَلَيْكَ مِنْ أَحَدِ الْأَبْوَابِ شَيْءٌ فَيُفْسِدَ عَلَيْكَ

الْبَيْتَ، فَالْقَلْبُ هُوَ الْبَيْتُ، وَالْأَبْوَابُ: الْعَيْنَانِ وَاللِّسَانُ

وَالسَّمْعُ وَالْبَصَرُ وَالْيَدَانِ وَالرِّجْلَانِ، فَمَتَى انْفَتَحَ بَابٌ مِنْ  
هَذِهِ الْأَبْوَابِ بِغَيْرِ عِلْمِ ضَاعَ الْبَيْتُ!

وَفَرَضُ اللِّسَانِ، الصِّدْقُ فِي الرِّضَا وَالْغَضَبِ، وَكُفُّ  
الْأَذَى فِي السِّرِّ وَالْعَلَانِيَةِ، وَتَرْكُ التَّنَزُّيدِ بِالْخَيْرِ وَالشَّرِّ، وَقَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ ضَمِنَ لِي مَا بَيْنَ لَحْيَيْهِ وَمَا بَيْنَ  
رِجْلَيْهِ ضَمِنْتُ لَهُ عَلَى اللَّهِ الْجَنَّةَ" وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ لِبُعَاذِ بْنِ  
جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: "وَهَلْ يَكُوبُ النَّاسُ فِي النَّارِ عَلَى مَنَاخِرِهِمْ  
إِلَّا حَصَائِدُ السِّنْتِهِمْ؟!"

وَقَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَنْذِرْكُمْ فُضُولَ الْكَلَامِ، حَسْبُ أَحَدِكُمْ مَا  
يَبْلُغُ بِهِ حَاجَتَهُ، فَإِنَّ الرَّجُلَ يُسْأَلُ عَنْ فُضُولِ كَلَامِهِ كَمَا  
يُسْأَلُ عَنْ فُضُولِ مَالِهِ" وَقَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ اللَّهَ عِنْدَ لِسَانِ كُلِّ  
قَائِلٍ، فَاتَّقِ اللَّهَ امْرُوءًا عِلِمَ مَا يَقُولُ"

وفرض البصر: الغض عن البحاريم، وترك التطدع فيها

حجب وستر قال حذيفة رضى الله عنه: قال رسول الله ﷺ

: النظر سهم من سهام ابليس، فمن تركه من خوف الله آتاه

الله إيماناً يجد حلاوته في قلبه " وقال أبو الدرداء رضى الله

عنه: من غض بصره عن النظر الحرام: زوج من الحور العين

حيث أحب، ومن الطدع فوق بيوت الناس حشاه الله يوم

القيامة أعمى!

وقال داود الطائي لرجل - وقد أهدى النظر إلى بعض

من ينظر إليه - فقال: يا هذا أردد بصرك إليك، فإنه بلغني

أن الرجل يسأل عن فضول نظره كما يسأل عن فضول عمله

ويقال: "لك النظره الأولى، وليست لك الآخرة" فها هجم على



النَّظْرُ فَهُوَ مَوْضُوعٌ عَنِ الْعَبْدِ، وَمَا اسْتَبَدَّ بِهِ النَّظْرُ بِمَعْقُولِ  
الْفَهْمِ فَالْعَبْدُ مَا خُوذُ بِهِ-

وَفَرَضُ السَّمْعِ: تَبَعٌ لِلْكَلامِ وَلِنَّظْرٍ، فَكُلُّ مَا لَا يَحِلُّ لَكَ  
الْكَلَامُ فِيهِ وَلِنَّظْرٍ إِلَيْهِ: فَلَا يَحِلُّ لَكَ اسْتِتْبَاعُهُ وَلَا التَّلَدُّدُ  
بِهِ. وَالْبَحْثُ عِبَاكْتِمَ عَنْكَ تَجَسُّسٌ-

وَسَبَاعُ اللَّهِ وَالْغِنَاءِ وَأَذَى الْبُسْلِيِّينَ: حَرَامٌ كَالْبَيْتَةِ  
وَالدَّمِ وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُبَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: نُهِينَا عَنِ  
الْغَيْبَةِ وَالْإِسْتِتْبَاعِ إِلَيْهَا، وَعَنِ النَّهْيَةِ وَالْإِسْتِتْبَاعِ لَهَا-  
وَسُئِلَ الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ سَبَاعِ الْغِنَاءِ؟ قَالَ: إِذَا  
مَيَّزَ اللَّهُ بَيْنَ الْحَقِّ وَالْبَاطِلِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، أَيْنَ يَقَعُ الْغِنَاءُ؟  
قِيلَ: فِي حَوْزِ الْبَاطِلِ، قَالَ: فَأَفْتِ نَفْسَكَ-

وَلَيْسَ مِنْ جَارِحَةٍ أَشَدُّ ضَرًّا عَلَى الْعَبْدِ - بَعْدَ لِسَانِهِ

- مِنْ سَمْعِهِ، لِأَنَّهُ أَسْرَعُ رَسُولٍ إِلَى الْقَلْبِ، وَأَقْرَبُ وَقُوعًا فِي

الْفِتْنَةِ. وَقَدْ ذُكِرَ عَنْ وَكَيْعِ بْنِ الْجَرَّاحِ قَالَ: سَبَعْتُ كَلْبَةً مِنْ

مُبْتَدِعٍ مُنْذُ عِشْرِينَ سَنَةً، مَا اسْتَطِيعُ إِخْرَاجَهَا مِنْ أُذُنِي!

وَكَانَ طَاوُوسٌ إِذَا آتَاهُ مُبْتَدِعٌ سَدَّ أُذُنَيْهِ، لِئَلَّا يَسْمَعَ كَلَامَهُ.

وَفَرَضُ الشَّمِّ: تَبَعٌ لِلسَّمْعِ وَالْبَصَرِ، فَكُلُّ مَا حَلَّ

اسْتِبَاعُهُ وَنَظَرُهُ، جَازَ لَكَ شَبَّهُ. وَ قَدْ رُوِيَ عَنْ عُبَرَ بْنِ

عَبْدِ الْعَزِيزِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ أَتَى بِسِكِّ، فَأَمْسَكَ عَنْهُ أَنْفَهُ.

فَقِيلَ لَهُ فِي ذَلِكَ؟ فَقَالَ: وَهَلْ يُنْتَفَعُ مِنْهُ إِلَّا بِرَأِيحَتِهِ.

وَفَرَضُ الْيَدَيْنِ وَالرِّجْلَيْنِ: أَنْ لَا تَبْسُطَهُمَا إِلَى مَحْظُورٍ،

وَلَا تَقْبِضَهُمَا عَنْ حَقٍّ. وَقَالَ مَسْرُوقٌ: مَا خَطَا الْعَبْدُ خَطْوَةً إِلَّا

كُتِبَتْ حَسَنَةً أَوْ سَيِّئَةً وَكُتِبَتْ ابْنَةُ سُلَيْبَانَ إِلَى عَبْدِ عَدَةَ بِنْتِ

خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ: (زُورِينِي)، فَكَتَبْتُ إِلَيْهَا عَبْدَةَ: (أَمَّا  
 بَعْدُ، فَإِنَّ أَبِي رَحِمَهُ اللَّهُ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يَسِيرَ مَسِيرًا لَيْسَ هُوَ  
 فِيهِ ضَامِنًا عَلَى اللَّهِ، أَوْ يَأْكُلَ طَعَامًا إِذَا سُئِلَ عَنْهُ يَوْمَ  
 الْقِيَامَةِ لَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ فِيهِ مَخْرَجٌ، وَقَدْ كَرِهْتُ مِنْ ذَلِكَ مَا  
 كَرِهَ أَبِي. وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ)

فِي أَنْ قَالَ قَائِلٌ: مَا السَّبِيلُ إِلَى الْعَمَلِ بِذَلِكَ؟ قِيلَ:  
 لَزُومُ مِنْهَا جِ الْأَثْبَةِ الْمُتَّقِينَ، وَالنَّظْرُ فِي آدَابِ الْمُسْتَرَشِدِينَ  
 لِمَعْرِفَةِ الْخَطُوءِ، وَالتَّيَقُّظُ بِالْبُحَاسِبَةِ وَالْعَمَلُ بِالْإِنْصَافِ،  
 وَالتَّحَرُّزُ بِكَيْفِ الْأَذَى، وَبِذَلِكَ الْفَضْلِ بِتَرْكِ الْبِنَةِ، وَحُسْنُ  
 السَّبْتِ بِغَيْرِ حَسَدٍ، وَالْقَنَاعَةُ بِحُبِّ الْخُيُولِ، وَطُولُ الصَّبْرِ  
 رَغْبَةٌ فِي السَّلَامَةِ (١)، وَالتَّوَاضُّعُ لِلْمَخْلُوقِ بِلَا وَحْشَةٍ، وَالْأَنْسُ

بِالذِّكْرِ فِي الْخُلُوعَةِ، وَتَفَرُّغِ الْقَلْبِ لِلْخِدْمَةِ، وَاجْتِبَاعِ الْهَمِّ

بِالْمُرَاقَبَةِ، وَطَلْبِ النَّجَاهِ فِي طَرِيقِ الْإِسْتِقَامَةِ۔

قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ : (إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللَّهُ ثُمَّ

اسْتَقَامُوا فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ) وَقَالَ سُفْيَانُ بْنُ

عَبْدِ اللَّهِ الثَّقَفِيُّ : يَا رَسُولَ اللَّهِ حَدِّثْنِي بِأَمْرٍ أَعْتَصِمُ بِهِ، قَالَ :

"قُلْ آمَنْتُ بِاللَّهِ، ثُمَّ اسْتَقِمْ" وَقَالَ عُرْبِينُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ

عَنْهُ : (اسْتَقَامُوا) : لِلَّهِ بِطَاعَتِهِ، وَلَمْ يَرَوْغُوا رَوْعَانَ الشَّعَابِ

وَقَالَ أَبُو الْعَالِيَةِ الرَّيَّاحِيُّ : (اسْتَقَامُوا) : أَخْلَصُوا لِلَّهِ الدِّينَ

وَالدَّعْوَةَ وَالْعَمَلَ وَأَصْلُ الْإِسْتِقَامَةِ فِي ثَلَاثَةٍ : اتِّبَاعُ الْكِتَابِ،

وَالسُّنَّةِ، وَلِزُومِ الْجَبَاعَةِ۔

وَاعْلَمْ أَنَّ أَنْجَى طَرِيقٍ لِلْعَبْدِ : الْعَمَلُ بِالْعِلْمِ، وَالتَّحَرُّزُ

بِالْخَوْفِ، وَالْغِنَى بِاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَاشْتَغَلْ بِإِصْلَاحِ حَالِكَ،

وَأَفْتَقِرْ إِلَى رَبِّكَ، وَتَنَزَّهُ عَنِ الشُّبُهَاتِ، وَأَقْبِلْ حَوَائِجَكَ إِلَى  
النَّاسِ، وَأَحِبَّ لَهُمْ مَا تُحِبُّ لِنَفْسِكَ، وَاكْرَهُ لَهُمْ مِثْلَ ذَلِكَ، وَلَا  
تُكْشِفَنَّ سِتْرًا-

وَلَا تُحَدِّثَنَّ نَفْسَكَ بِخَطِيئَةٍ، وَلَا تُصِرَّ عَلَى صَغِيرَةٍ،  
وَأَفْرَعْ إِلَى اللَّهِ عِنْدَ كُلِّ فَاقَةٍ، وَأَفْتَقِرْ إِلَيْهِ فِي كُلِّ حَالٍ، وَتَوَكَّلْ  
عَلَيْهِ فِي كُلِّ أَمْرٍ وَاعْتَزِلِ الْهَوَى، وَلَا تَقْنَعْ مِنْ نَفْسِكَ  
بِالتَّرْبُصِ، وَأُخِيلْ ذِكْرَكَ، وَأِدْمِ لِلَّهِ شُكْرَكَ، وَأَكْثِرْ مِنْ  
الِاسْتِغْفَارِ، وَاعْتَبِرْ بِالْأَفْكَارِ-

وَعَلَيْكَ بِاتَانِي عِنْدَ مَوَارِدِ الْعَجَلَةِ، وَحُسْنِ الْأَدَبِ فِي  
الْبُخَالِطَةِ وَلَا تَغْضَبْ لِنَفْسِكَ عَلَى النَّاسِ، وَاعْظَبْ لِلَّهِ عَلَى نَفْسِكَ  
وَلَا تُكَافِئَنَّ أَحَدًا بِإِسَاءَةٍ، وَاحْذَرِ الْبِدْحَةَ لِلْجَاهِلِ بِنَفْسِهِ، وَلَا  
تَقْبَلْهَا لِنَفْسِكَ مِنْ أَحَدٍ وَأَقْبِلِ الضَّحِكَ وَجَانِبِ الْهَزَاحِ-

وَأَكْتُمِ الْأَوْجَاعَ، وَأُظْهِرِ التَّعَفُّفَ، وَاسْتَبْطِنِ الثِّقَةَ،

وَأَسْتَشْعِرِ الْيَأْسَ وَحُسْنَ الْفَقْرِ، وَأَصْبِرْ عَلَى مَا أَصَابَكَ، وَارْضَ  
 بِمَا قَسَمَ اللَّهُ لَكَ، وَكُنْ مِنْ وَعْدِ اللَّهِ عَلَى يَقِينٍ وَمِنْ آثَارِكَ فِي  
 وَجَلٍ. وَلَا تَتَكَفَّنَنَّ مَا قَدْ كُفِيْتَهُ، وَلَا تُضِيعَنَّ مَا وَكَّلْتَ بِطَلْبِهِ،  
 وَافْتَقِرْ إِلَى اللَّهِ فِي كُلِّ عَطَائِهِ، وَارْغَبْ فِي النِّجَاةِ مِنْهُ.

وَأَعْفُ عَنِّ ظَلَمَكَ، وَأَعْطِ مَنْ حَرَامَكَ، وَصِلْ فِي اللَّهِ  
 مَنْ قَطَعَكَ وَآثِرْ فِي اللَّهِ مَنْ أَحَبَّكَ، وَابْذُلْ نَفْسَكَ وَمَالَكَ  
 لِإِخْوَانِكَ، وَارْزُقْ حُقُوقَ الْهَوْلِ فِي دِينِكَ، وَلَا يَعْظُبُكَ كَبِيرٌ مِنَ  
 الْبَعْرُوفِ تَفْعَلُهُ، وَلَا تَحْقِرَنَّ صَغِيرًا مِنَ الْبَنِكَ تَفْعَلُهُ.

وَاحْذَرِ التَّزْيِينَ بِالْعِلْمِ، كَمَا تَحْذَرُ الْعُجْبَ بِالْعَمَلِ، وَلَا  
 تَعْتَقِدَنَّ بَاطِنًا مِنَ الْآدَبِ يَنْقُضُهُ عَلَيْكَ ظَاهِرٌ مِنَ الْعِلْمِ،  
 وَأَطِعِ اللَّهَ فِي مَعْصِيَةِ النَّاسِ، وَلَا تُطِعِ النَّاسَ فِي مَعْصِيَةِ اللَّهِ  
 تَعَالَى، وَلَا تَدَّخِرَنَّ مِنْ جُهْدِكَ عَنِ اللَّهِ شَيْئًا، وَلَا تَرْضَ مِنْ  
 نَفْسِكَ لِلَّهِ عَمَلًا، وَقُمْ بَيْنَ يَدَيْهِ فِي صَلَاتِكَ جُهْلَةً.

وَأَدِّ زَكَاةَ مَا أُفْتَرَضَ اللَّهُ عَلَيْكَ بِالنَّشَاطِ وَالرَّغْبَةِ،

وَاحْفَظْ صَوْمَكَ مِنَ الْكُذِبِ وَالغَيْبَةِ۔

وَارْزُقْ حَقَّ الْجَارِ وَالْمِسْكِينِ وَالْقَرِيبِ، وَأَدِّبْ أَهْلَكَ

وَارْفُقْ بِمَا مَلَكَتْ يَمِينُكَ، وَكُنْ قَوَّامًا بِالنَّشَاطِ كَمَا أَمَرَكَ،

وَإِذَا حُرِّكَتْ لَخَيْرٍ فَتَعَجَّلْهُ، وَمَا اشْتَبَهَ عَلَيْكَ فَدَعُهُ وَالزَّمِ

الرَّحْمَةَ لِلْمُؤْمِنِينَ، وَقُلِ الْحَقُّ حَيْثُ كُنْتَ۔

وَلَا تُكْثِرِ الْإِيهَانَ وَإِنْ كُنْتَ صَادِقًا، وَاحْذَرِ التَّوَسُّعَ فِي

الْمُنْطِقِ وَإِنْ كُنْتَ بَلِيغًا، وَإِيَّاكَ وَالتَّكُفُّفَ فِي الدِّينِ وَإِنْ كُنْتَ

عَالِمًا وَقَدِّمِ الْعِلْمَ قَبْلَ كُلِّ مَقَالٍ۔

وَالزَّمِ الْإِشْفَاقَ بَعْدَ الْإِجْتِهَادِ، وَدَارِ النَّاسَ مَا سَلِمَ لَكَ

الدِّينُ، وَاحْذَرِ الْبُدَاهَنَةَ أَصْلًا۔

وخالقِ الناسِ بِخُلُقِ حَسَنِ . وَلَا تَسْتَحِينَنَّ أَنْ تَقُولَ

فِيهَا لَا تَعْلَمُ : اللَّهُ أَعْلَمُ .

وَلَا تَنْشُرْ حَدِيثَكَ عِنْدَ مَنْ لَا يُرِيدُهُ ، وَلَا تَبْذُلْ دِينَكَ

عِنْدَ مَنْ يُبَغِّضُهُ إِلَيْكَ . وَلَا تَتَعَرَّضْ مِنَ الْبَلَاءِ مَا لَا طَاقَةَ لَكَ

بِهِ ، وَأَكْرِمْ نَفْسَكَ عَنِ يُهَيِّنُهَا ، وَنَزِّهْ هَيْبَتَكَ عَنِ دَنَاءَةِ الْإِخْلَاقِ ،

وَلَا تُؤَاخِرِ إِلَّا أَمِينًا ، وَلَا تُبْدِ أَسْرَارَكَ لِكُلِّ النَّاسِ ، وَلَا تُجَاوِزْ بِالْبِرِّ

حَالَهُ ، وَلَا تَدْخُلْ فِي أَمْرٍ لَمْ تُدْعَ إِلَيْهِ .

وَوَقِّرْ مَجَالِسَ اللَّبَاءِ ، وَاعْرِفْ قَدْرَ الْحُكَمَاءِ .

وَلَا تَدْعِ الْبُكَافَةَ وَالصَّنَائِعَ ، وَاعْرِضْ عَنِ الْجُهَالِ ،

وَاحْلَمْ عَنِ السُّفْهَاءِ ، وَشَاوِرْ فِي أَمْرِكَ الَّذِينَ يَخْشَوْنَ اللَّهَ .

وَانْصُرْ أَخَاكَ مَظْلُومًا ، وَرُدَّهُ إِلَى الْحَقِّ إِنْ كَانَ ظَالِمًا ،

وَابْذُلْ لَهُ حَقَّهُ مِنْكَ ، وَلَا تُطَالِبْهُ فِي حَقِّكَ مِنْهُ ، وَيَسِّرْ عَلَى

الْغَرِيمِ ، وَارْفُق بِالْأَمَلَةِ وَالْيَتِيمِ ، وَأَكْرِمِ الصَّابِرِينَ مِنْ

الْفُقَرَاءِ ، وَارْحَمْ أَهْلَ الْبَلَاءِ مِنَ الْأَغْنِيَاءِ ، وَلَا تُحْسَدَنَّ أَحَدًا

عَلَى نِعْمَةٍ .



وَلَا تَذْكُرْ أَحَدًا بِغَيْبَتِهِ، وَسُدِّ عَلَى نَفْسِكَ بَابَ سُوءِ  
الظَّنِّ بِخَوْفِ الْمَسْأَلَةِ، وَافْتَحْ بَابَ حُسْنِ الظَّنِّ بِسَعَةِ التَّأْوِيلِ،  
وَأغْلِقْ بَابَ الطَّمَعِ بِالْإِيَّاسِ وَاسْتَفْتِحْ بَابَ الْغِنَى بِالْقِنَاعَةِ،  
وَنَزِّهْ ذِكْرَ اللَّهِ عَنِ إِضَافَةِ الْبَكَارِهِ-

وَحَصِّلِ الْأَوْقَاتَ، وَاعْرِفْ مَا يَذْهَبُ بِهِ لَيْلُكَ وَنَهَارُكَ  
وَجِدِّدْ فِي كُلِّ وَقْتٍ تَوْبَةً، وَاجْعَلْ عُبْرَكَ ثَلَاثَ سَاعَاتِ سَاعَةٍ  
لِلْعِلْمِ، وَسَاعَةً لِلْعَمَلِ، وَسَاعَةً لِحُقُوقِ نَفْسِكَ وَمَا يَلْزَمُكَ  
وَاعْتَبِرْ بَيْنَ مَضَى، وَتَفَكَّرْ فِي مُنْصَرَفِ الْفَرِيقَيْنِ بَيْنَ يَدَيِ  
اللَّهِ تَعَالَى: فَرِيقِي فِي الْجَنَّةِ بِرِضَاةٍ، وَفَرِيقِي فِي السَّعِيرِ بِسَخَطِهِ،  
وَاعْرِفْ قُرْبَ اللَّهِ مِنْكَ، وَأَكْرِمِ الْحَفْظَةَ الْكَاتِبِينَ-

وَتَنَاوَلْ نِعَمَ اللَّهِ بِالْفَهْمِ، وَرُدِّهَا إِلَيْهِ بِحُسْنِ الشَّنَاءِ

وَالشُّكْرِ-

وَاحْذَرِ مِنَ التَّهَامِ النَّفْسِ بِرُؤْيَةِ الْبَقَامَاتِ، وَتَسْفُهُ  
 الْحَقِّ بَغْطِ النَّاسِ فَإِنَّهُ سُمُّ قَاتِلٌ، وَاعْتَزِلْ خَوْفَ السُّقُوطِ مِنْ  
 أَعْيُنِ النَّاسِ لَخَوْفِ مَقْتِهِمْ، وَخَوْفِ الْفَقْرِ: بِقَرَبِ الْأَجْلِ،  
 وَأَخْفِ أَثْرَكَ مَا اسْتَطَعْتَ.

وَابْذُلِ الْجُهْدَ عِنْدَ الْمَشُورَةِ، وَأَحِبَّ فِي اللَّهِ بِعَزْمٍ،  
 وَاقْطَعْ فِي اللَّهِ بِحَزْمٍ، وَلَا تُخَالِلْ إِلَّا تَقِيًّا عَالِيًّا، وَلَا تُخَالِطْ إِلَّا  
 عَاقِلًا بَصِيرًا. وَكُنْ مُقْتَدِيًّا بِبَنِ قَبْلَكَ مِنَ الْأَثَمَةِ، وَمُعَلِّبًا  
 لِمَنْ بَعْدَكَ مِنَ الْأُمَّةِ. إِمَامًا لِلْمُتَّقِينَ، كَهَفَا لِلْمُسْتَرشِدِينَ.  
 وَلَا تُظْهِرَنَّ إِلَى أَحَدٍ شَكْوَى، وَلَا تَأْكُلْ بِدِينِكَ الدُّنْيَا  
 وَخُذْ بِحِظِّكَ مِنَ الْعُزْلَةِ، وَلَا تَأْخُذَنَّ إِلَّا حِلَالًا، وَجَانِبِ  
 الْإِسْرَافِ، وَاقْنَعْ مِنَ الدُّنْيَا بِالْكَفَافِ.

وَاطْلُبِ الْأَدَبَ فِي بَسَاتِينِ الْعِلْمِ، وَالْأُنْسَ فِي مَوَاطِنِ  
 الْخَلْوَةِ، وَالْحَيَاءَ فِي شِعَابِ النَّفْسِ، وَالْاِعْتِبَارَ فِي أَوْدِيَةِ

التَّفَكُّرُ، وَالْحِكْمَةُ فِي رِيَاضِ الْخَوْفِ. وَاعْرِفْ دَوَامَ احْسَانِ اللَّهِ  
إِلَيْكَ مَعَ مُخَالَفَتِكَ لِأَمْرِهِ، وَحِلْمَهُ عَنكَ مَعَ إِعْرَاضِكَ عَنِ  
ذِكْرِهِ، وَسِتْرَهُ عَلَيْكَ مَعَ قِلَّةِ حَيَايِكَ مِنْهُ، وَغِنَاهُ عَنكَ مَعَ  
فَقْرِكَ إِلَيْهِ۔

أَيْنَ عَالَمٌ بِرَبِّهِ؟ أَيْنَ خَائِفٌ مِنْ ذَنْبِهِ؟ أَيْنَ مَسْرُورٌ  
بِقُرْبِهِ؟ أَيْنَ مَشْغُولٌ بِذِكْرِهِ؟ أَيْنَ مُشْفِقٌ مِنْ بُعْدِهِ؟ هُوَذَا  
مَغْفُورٌ لَهُ يَا مَغْرُورًا!! أَلَمْ يَرَكَ الْجَلِيلُ قَدْ هَتَكَ السُّتُورَ؟!  
وَاعْلَمْ يَا أَخِي أَنَّ الذُّنُوبَ تُورِثُ الْغَفْلَةَ، وَالْغَفْلَةَ تُورِثُ  
الْقَسْوَةَ، وَالْقَسْوَةَ تُورِثُ الْبُعْدَ مِنَ اللَّهِ، وَالْبُعْدَ مِنَ اللَّهِ  
يُورِثُ النَّارَ! وَإِنَّمَا يَتَفَكَّرُ فِي هَذِهِ: الْأَحْيَاءُ، وَأَمَّا الْأَمْوَاتُ  
فَقَدْ أَمَاتُوا أَنْفُسَهُمْ بِحُبِّ الدُّنْيَا۔

وَاعْلَمْ أَنَّهُ كَمَا لَا يُغْنِي ضَوْءُ النَّهَارِ: الْأَعْيَى، كَذَلِكَ لَا  
يُضِيءُ بِنُورِ الْعِلْمِ إِلَّا أَهْلُ التُّقَى. وَكَمَا أَنَّ الْهَيْتَ لَا يَنْفَعُهُ  
الدَّوَاءُ، كَذَلِكَ لَا يُفِيدُ الْأَدَبُ فِي أَهْلِ الدَّعْوَى. وَكَمَا لَا يُنْبِتُ

الوَائِلُ الصَّافِ، كَذَلِكَ لَا تُشِيرُ الْحِكْمَةُ بِقَلْبٍ مُحِبِّ الدُّنْيَا،  
 وَمَنْ أَلِفَ هَوَاهُ قَلَّ أَدْبُهُ، وَمَنْ خَالَفَ دَلَالَةَ عَلَيْهِ كَثُرَ جَهْلُهُ.  
 وَمَنْ لَمْ يَنْفَعَهُ دَوَاءٌ كَيْفَ يُدَاوِي غَيْرَهُ؟!

وَاعْلَمْ أَنَّ أَرْوَاحَ النَّاسِ أَبْدَانًا أَهْلُ الزُّهْدِ فِي الدُّنْيَا  
 وَاتَّعَبَ النَّاسِ قُلُوبًا وَأَكْثَرَهُمْ شُغْلًا أَهْلُ الْإِهْتِمَامِ بِالدُّنْيَا.  
 وَأَعْوَنُ الْأَخْلَاقِ عَلَى الزُّهْدِ قِصْرُ الْأَمَلِ وَأَقْرَبُ جَلَالَاتِ أَهْلِ  
 الْبَعْرِفَةِ: ذِكْرُ الْقِيَامِ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ. قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: (إِنَّ  
 اللَّهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا)

وَاعْلَمْ أَنَّهُ لَا طَرِيقَ أَقْرَبُ مِنَ الصِّدْقِ، وَلَا دَلِيلَ أَنْجَحُ  
 مِنَ الْعِلْمِ، وَلَا زَادَ أَبْلَغُ مِنَ التَّقْوَى، وَمَا رَأَيْتُ أَنْفَى لِلْوَسْوَسِ  
 مِنْ نَزْكِ الْفُضُولِ، وَلَا إِتْوَرَ لِلْقَلْبِ مِنْ سَلَامَةِ الصِّدْرِ. وَوَجَدْتُ  
 كِرَامَةَ الْمُؤْمِنِ تَقْوَاهُ، وَحِلْبَةَ صَبْرَهُ، وَعَقْلَهُ تَجَهُّلَهُ، وَمَوَدَّتَهُ  
 تَجَاوُزَهُ وَعَفْوَهُ وَشَرَفَهُ تَوَاضَعَهُ وَرِفْقَهُ.

وَاعْلَمْ أَنَّ مَحَبَّةَ الْغِنَى - مَعَ الْخْتِيَارِ لِلَّهِ لِعِبْدِهِ

الفقر - تَسَخُّطٌ، وَمَحَبَّةُ الْفَقْرِ - مع اختيار الله لعبده الغنى  
- جَوْرٌ، وَكُلُّ ذَلِكَ هَرَبٌ مِنَ الشُّبْكِ لِقِلَّةِ الْعُرْفَةِ، وَتَضْيِيعِ  
لِلْأَوْقَاتِ مِنْ قِصْرِ الْعِلْمِ -

وَذَلِكَ أَنَّ إِيْمَانَ الْغَنِيِّ لَا يُصْلِحُهُ الْفَقْرُ، وَإِيْمَانَ الْفَقِيرِ  
لَا يُصْلِحُهُ الْغَنِيُّ، كَمَا جَاءَ فِي الْخَبَرِ أَنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَقُولُ " إِنَّ مِنْ  
عِبَادِي مَنْ لَا يُصْلِحُ إِيْمَانَهُ إِلَّا الْفَقْرُ، وَلَوْ أَغْنَيْتُهُ لَأَفْسَدَهُ  
ذَلِكَ، وَإِنَّ مِنْ عِبَادِي مَنْ لَا يُصْلِحُ إِيْمَانَهُ إِلَّا الْغَنِيُّ، وَلَوْ  
أَفْقَرْتُهُ لَأَفْسَدَهُ ذَلِكَ " -

وَكَذَلِكَ فِي الصِّحَّةِ وَالسَّقَمِ، فَمَنْ عَرَفَ اللَّهَ لَمْ يَتَّهَبْهُ،  
وَمَنْ فَهِمَ عَنِ اللَّهِ رَضِيَ بِقَضَائِهِ . وَلَوْ لَمْ يَكُنْ لِأَهْلِ الْعِلْمِ إِلَّا  
هَذِهِ الْآيَةُ لَكَفَّتْهُمْ: ( وَرَبُّكَ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ وَيَخْتَارُ، مَا كَانَ  
لَهُمُ الْخَيْرَةُ )

وَاحْذَرِ أَخْلَاقَ الْجَاهِلِينَ، وَمُجَالَسَةَ الْبُذْنِيِّينَ،  
وَدَعَاوَى الْمُعْجَبِينَ، وَرَجَائِ الْمُبْتَغِيِّينَ، وَيَأْسَ الْقَانِطِينَ وَكُنْ

بِالْحَقِّ عَامِلًا، وَبِاللَّهِ وَاثِقًا، وَبِالْمَعْرُوفِ أَمِيرًا، وَعَنِ الْمُنْكَرِ  
 نَاهِيًا فَإِنَّ مَنْ صَدَقَ اللَّهُ نَصَحَهُ، وَمَنْ تَزَيَّنَ لغيرِهِ فَضَحَهُ،  
 وَمَنْ تَوَكَّلَ عَلَيْهِ كَفَاهُ، وَمَنْ وَثِقَ بغيرِهِ مَقْتَهُ، وَمَنْ خَافَهُ  
 أَمَّنَهُ، وَمَنْ شَكَرَهُ زَادَهُ، وَمَنْ أَطَاعَهُ أَكْرَمَهُ، وَمَنْ آثَرَهُ أَحَبَّهُ۔  
 واحذر أن تدين بالله بالعقل، وتعمل بالهوى، وتترك  
 الحق، وتبوء بالباطل، وتتبنى المغفرة و أنت باليقين  
 أصله، وعلًا بالصدق فرعه، وأثر بالورع نباته، وقام  
 بالاشفاق برهانه، وحجب بالخشية استارته، فلا ترض من  
 نفسك بالتواني، فإنه لا عذر لاحد في التفريط، ولا لاحد عن  
 الله غنى۔

وَاعْلَمْ أَنَّ مِنْ سَعَادَةِ الْبِرِّ: حُسْنَ النِّيَّةِ فِيمَا عِنْدَ  
 اللَّهِ تَعَالَى، وَالتَّوْفِيقَ لِحَبَابِهِ. وَمَنْ أَرَادَ اللَّهُ بِهِ خَيْرًا وَهَبَ لَهُ  
 الْعَقْلَ، وَحَبَّبَ إِلَيْهِ الْعِلْمَ۔

وَحَبَاهُ بِالْإِشْفَاقِ، وَاسْتَعْبَلَهُ بِالرَّفْقِ، وَأَغْنَاهُ

بِالْقَنَاعَةِ، وَبَصْرَةَ عَيْبِهِ۔

وَاعْلَمْ - رَحِمَكَ اللَّهُ - أَنَّ الصِّدْقَ وَالْإِخْلَاصَ : أَصْلُ

كُلِّ حَالٍ ، فَمِنَ الصِّدْقِ يَتَشَعَّبُ الصَّبْرُ وَالْقَنَاعَةُ وَالزُّهْدُ

وَالرِّضَا وَالْأُنْسُ . وَعَنِ الْإِخْلَاصِ يَتَشَعَّبُ الْيَقِينُ وَالْخَوْفُ

وَالْمَحَبَّةُ وَالْإِجْلَالُ وَالْحَيَاءُ وَالتَّعْظِيمُ۔

وَلِكُلِّ مُؤْمِنٍ فِي هَذِهِ الْبِقَامَاتِ مَوْطِنٌ يُعْرَفُ بِهِ حَالُهُ،

فَيُقَالُ لَهُ : خَائِفٌ، وَفِيهِ الرَّجَاءُ، وَ: رَاجٍ، وَفِيهِ الْخَوْفُ، وَ:

صَابِرٌ، وَفِيهِ الرِّضَا، وَ: مُحِبٌّ، وَفِيهِ الْحَيَاءُ . وَقُوَّةُ كُلِّ حَالٍ وَ

ضَعْفُهُ : بِحَسَبِ إِيهَانِ الْعَبْدِ وَمَعْرِفَتِهِ۔

وَلِكُلِّ أَصْلٍ مِنْ هَذِهِ الْأَحْوَالِ ثَلَاثُ عَلَامَاتٍ يُعْرَفُ

بِهَا الْحَالُ:

فَالصِّدْقُ فِي ثَلَاثَةِ أَشْيَاءَ لَا تَتِمُّ إِلَّا بِهِ : صِدْقُ الْقَلْبِ

بِالْإِيهَانِ تَحْقِيقاً، وَصِدْقُ النِّيَّةِ فِي الْأَعْمَالِ، وَصِدْقُ اللَّفْظِ فِي

الْكَلَامِ۔

وَالصَّبْرُ فِي ثَلَاثَةِ أَشْيَاءَ لَا تَتِمُّ إِلَّا بِهِ: الصَّبْرُ عَنِ  
مَحَارِمِ اللَّهِ، وَاصْبِرْ عَلَى اتِّبَاعِ أَمْرِ اللَّهِ، وَالصَّبْرُ عِنْدَ الْبَصَائِبِ  
اِحْتِسَاباً لِلَّهِ۔

وَالْقَنَاعَةُ فِي ثَلَاثَةِ أَشْيَاءَ: قِلَّةُ الْغِذَاءِ بَعْدَ وَجُودِهِ،  
وَصِيَانَةُ الْفَقْرِ عِنْدَ الْعَدَمِ وَقِلَّةُ الْأَسْبَابِ، وَاسْكُونُ إِلَى  
أَوْقَاتِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ مَعَ حُلُولِ الْفَاقَةِ۔

وَالْقَنَاعَةُ أَوَّلُ وَآخِرُ، فَأَوَّلُهَا: تَرْكُ الْفُضُولِ مَعَ وُجُودِ  
الِاتِّسَاعِ، وَآخِرُهَا وُجُودُ الْغِنَى مَعَ فَقْدِ الْأَسْبَابِ، وَمِنْ هَهُنَا  
قَالَ بَعْضُهُمْ: الْقَنَاعَةُ أَعْلَى مِنَ الرِّضَا وَإِنَّمَا أَرَادَ قَنَاعَةَ  
التَّهَامِ، لِأَنَّ الرَّاضِيَ لَا يَتَعَرَّضُ فِي الْبَنَعِ وَالْعَطَاءِ، وَالْقَانِعُ غَنِيٌّ  
بِرَبِّهِ، لَا يُحِبُّ الزِّيَادَةَ مَعَهُ مِنْ حِظِّ هُوَلَهُ إِلَّا مِنْهُ لَهُ۔

وَالزُّهْدُ فِي ثَلَاثَةِ أَشْيَاءَ - لَا يُسَيِّ زَاهِدًا إِلَّا بِهَا -:  
خَلْعُ الْأَيْدِي مِنَ الْأَمْلَاكِ، وَنَزَاهَةُ النَّفْسِ عَنِ الْحَلَالِ،



وَأَسْهُو عَنِ الدُّنْيَا بِكَثْرَةِ الأَوْقَاتِ -

وَيَكُونُ الرَّجُلُ مُتَزَهِّدًا بِثَلَاثَةٍ أُخْرَى: حَبِيَّةُ النَّفْسِ

عِنْدَ تَرَامِي الإِرَادَاتِ، وَالهَرَبُ مِنْ مَوَاطِنِ الغِنَى، وَأَخْذُ

البَعْلُومِ عِنْدَ الحَاجَةِ -

وَالأُنْسُ فِي ثَلَاثَةٍ أَشْيَاءَ: أُنْسٌ بِالعِلْمِ وَالذِّكْرِ فِي

الخُلُوعَةِ، وَأُنْسٌ بِالْيَقِينِ وَالعِرْفَةِ مَعَ الخُلُوعَةِ، وَأُنْسٌ بِاللهِ عَزَّ

وَجَلَّ كُلِّ حَالٍ -

وَالرِّضَا: نِظَامُ المَحَبَّةِ، وَنَفْسُ التَّوَكُّلِ: رُوحُ اليَقِينِ،

وَقَدْ ذَكَرَ عَنِ أَيُّوبَ السِّخْتِيَانِي وَالفُضَيْلِ بنِ عِيَّاضِ رَحْمَةَ اللهِ

عَلَيْهَا أَنَّهُمَا كَانَا يَقُولَانِ: الرِّضَا: التَّوَكُّلُ -

فَهَذِهِ شُعْبُ الصِّدْقِ البَاخُوذَةُ بِأَوْصَافِ العِلْمِ وَكَانَ

سُفْيَانُ الثَّوْرِي رَحِمَهُ اللهُ يَقُولُ: إِذَا كَبَلَ صِدْقُ الصَّادِقِ لَمْ

يَبْلِكُ مَا فِي يَدَيْهِ -

وَأَمَّا شُعْبُ الإِخْلَاصِ فَلَا يُسَمَّى المُخْلِصُ مُخْلِصًا حَتَّى

يُفَرِّدُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنَ الْأَشْبَاهِ وَالْأَنْدَادِ، وَالصَّاحِبَةِ وَالْأَوْلَادِ -  
 ثُمَّ إِرَادَتُهُ اللهُ بِإِقَامَةِ التَّوْحِيدِ، وَجَبَّعُ الْهَمَّ لَهُ وَبِهِ فِي  
 النَّفْلِ وَالْفَرَضِ -

وَصِحَّةُ الْيَقِينِ فِي ثَلَاثَةِ أَشْيَاءَ: سَكُونُ الْقَلْبِ إِلَى  
 الثِّقَةِ بِاللَّهِ، وَالانْقِيَادُ لِأَمْرِ اللَّهِ، وَالِشْفَاقُ وَالْوَجَلُ مِنْ سَابِقِ  
 الْعِلْمِ -

وَلِلْيَقِينِ أَوَّلٌ وَآخِرٌ، فَأَوَّلُهُ: أَطْبَانِينَةٌ، وَآخِرُهُ: إِفْرَادُ  
 اللَّهِ بِالْكَفَايَةِ، لِقَوْلِهِ جَلَّ وَعَزَّ: (يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ حَسْبُكَ اللَّهُ  
 وَمَنْ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ)، وَالْحَسْبُ هُوَ: الْكَافِي، وَالْمُكْتَفَى  
 هُوَ: الْعَبْدُ الرَّاضِي بِمَا قَضَى -

وَأَنَا قَلْنَا: آخِرُ الْيَقِينِ مِنْ وَجُودِ أَوْصَافِ الْعَبْدِ فِي  
 مَقَامِ الْإِيْمَانِ لَا فِي آخِرِ الْيَقِينِ مِنَ الْعِلْمِ، وَلَنْ يَبْلُغَ ذَلِكَ  
 أَحَدٌ مِنْ خَلْقِ اللَّهِ، كَمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَنْ يَبْلُغَ أَحَدٌ

مِنْ خَلْقِ اللَّهِ كُنْهًا" قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا بَلَّغْنَا أَنَّ عِيسَى  
ابْنَ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ يَيْشِي عَلَى الْبَاءِ؟ قَالَ: "لَوْ أزدَادَ  
يَقِينًا وَخَوْفًا لَيْشَى فِي الْهَوَاءِ"

ولا يكونُ الخوفُ إلا بعد اليقين، وهل رأيتُ خائفًا لِمَا  
لَمْ يَسْتَيْقِنْهُ؟

والخوفُ في ثلاثة أشياء: خوفُ الإيهان، وَعَلَامَتُهُ  
مُفَارَقَةُ الْعَاصِي وَالذَّنُوبِ، وَهُوَ خَوْفُ الْهَرِيدِينَ، وَخَوْفُ  
السَّلَفِ، وَعَلَامَتُهُ الْخَشْيَةُ وَالْإِشْفَاقُ وَالْوَرَعُ، وَهُوَ خَوْفُ الْعُلَمَاءِ،  
وَخَوْفُ الْقَوْتِ، وَعَلَامَتُهُ بَدَلُ الْجُهْدِ فِي طَلَبِ مَرْضَاةِ اللَّهِ بِوَجُودِ  
الْهَيْبَةِ وَالْإِجْلَالِ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَهُوَ خَوْفُ الصِّدِّيقِينَ.

ومقامُ رابعٌ في الخوفِ خَصَّ اللَّهُ بِهِ الْمَلَائِكَةَ وَالْأَنْبِيَاءَ  
عَلَيْهِمُ السَّلَامُ، وَهُوَ خَوْفُ الْإِعْظَامِ، لِأَنَّهُمْ آمِنُونَ فِي أَنْفُسِهِمْ  
بِأَمَانِ اللَّهِ لَهُمْ، فَخَوْفُهُمْ تَعَبُّدُهُمْ لِلَّهِ إِجْلَالًا وَإِعْظَامًا.

والمحبة في ثلاثة أشياء - لا يُسنى محبا لله عز وجل  
إلا بها - محبة المؤمنين في الله عز وجل، وعلامة ذلك: كف  
الأذى عنهم، وجلب المنفعة إليهم -

ومحبة الرسول لله ﷺ عز وجل، وعلامة ذلك  
اتباع سنته، قال الله جل ذكره: (قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ  
فَاتَّبِعُونِي يُحِبُّكُمْ اللَّهُ)

ومحبة الله عز وجل في إيثار الطاعة على العصية،  
ويقال: ذكر النعمة يورث المحبة -

وللمحبة أول و آخر، فأولها: محبة الله بالأيادي  
والهتف، قال ابن مسعود رضي الله عنه: جيلت القلوب على  
حب من أحسن إليها -

وأغلاها المحبة لوجوب حق الله عز وجل، قال علي بن  
الفضيل رحمة الله عليه: إننا يحب الله عز وجل لأنه هو الله -  
وقال رجل لطاووس: أوصني قال: أوصيك أن تحب

اللَّهُ حُبًّا حَتَّى لَا يَكُونَ شَيْءٌ أَحَبَّ إِلَيْكَ مِنْهُ، وَخَفَهُ خَوْفًا حَتَّى لَا يَكُونَ شَيْءٌ أَخَوْفَ إِلَيْكَ مِنْهُ، وَارْجُ اللَّهَ رَجَاءً يَحُولُ بَيْنَكَ وَبَيْنَ ذَلِكَ الْخَوْفِ، وَارْضَ لِلنَّاسِ مَا تَرْضَى لِنَفْسِكَ، قُمْ فَقَدْ جَبَعْتُ لَكَ التَّوْرَةَ وَالْإِنْجِيلَ وَالزَّبُورَ وَالْفُرْقَانَ -

وَالْإِجْلَالَ وَالتَّعْظِيمَ مِنَ الْحَيَاءِ بِمَنْزِلَةِ الرَّاسِ مِنَ الْجَسَدِ، الَّذِي لَا غِنَى لِأَحَدِهَا عَنْ صَاحِبِهِ، وَإِذَا اسْتَحْيَا الْعَبْدُ مِنْ رَبِّهِ أَجَلَّهُ وَأَفْضَلَ الْحَيَاءِ الْمُرَاقِبَةُ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ -

وَالْمُرَاقِبَةُ فِي ثَلَاثَةِ أَشْيَاءَ: مُرَاقِبَةُ اللَّهِ فِي طَاعَتِهِ بِالْعَمَلِ، وَمُرَاقِبَةُ اللَّهِ فِي مَعْصِيَتِهِ بِالتَّوَكُّلِ، وَمُرَاقِبَةُ اللَّهِ فِي الْهَمِّ وَالْخَوَاطِرِ، لِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَعْبُدِ اللَّهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ، فَإِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ" -

وَمُرَاقِبَةُ الْقَلْبِ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ أَشَدُّ تَعَبًا عَلَى الْبَدَنِ مِنْ مُكَابَدَةِ قِيَامِ اللَّيْلِ، وَصِيَامِ النَّهَارِ، وَإِنْفَاقِ الْبَالِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ -

وقد ذُكِرَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: إِنَّ لِلَّهِ فِي أَرْضِهِ آيَةً، وَإِنَّ مِنْ آيَاتِهِ فِيهَا الْقُلُوبَ، فَلَا يَقْبَلُ مِنْهَا إِلَّا مَا صَفَّى وَصَلَّبَ وَرَقَّ.

وَمَعْنَى ذَلِكَ: أَنْ يُصَفِّي الْقَلْبَ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ بِاتِّبَاعِ أَمْرِهِ وَنَهْيِهِ وَمُشَاهَدَةِ الصِّدْقِ وَالشِّفَاقِ، وَصَفَاءُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَبُولِ مَا آتَى بِهِ قَوْلًا وَعَمَلًا وَنِيَّةً، وَصَفَاءُ لِلْمُؤْمِنِينَ بِكَيْفِ الْأَذَى وَإِيصَالِ النِّفْعِ.

وَأَمَّا مَعْنَى قَوْلِهِ: "وَصَلَّبَ" فَبَعْنَاهُ: قَوِيٌّ فِي إِقَامَةِ الْحُدُودِ لِلَّهِ تَعَالَى، وَالْأَمْرِ بِالْبَعْرِوفِ وَالنَّهْيِ عَنِ الْمُنْكَرِ. وَقَوْلِهِ: "وَرَقَّ" فَالرِّقَّةُ عَلَى وَجْهَيْنِ: رِقَّةٌ بِالْبُكَاءِ، وَرِقَّةٌ بِالرَّافَةِ، وَبِاللَّهِ التَّوْفِيقِ، وَهُوَ حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ.

